امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 62/72 | مورخہ ۱۲/ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۳/جون ۲۰۲۲ء روز سوموار | شمارہ نمبر 22

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل، یادوں کے چراغ
- تحفظ ناموس رسالت کے تقاضے......
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم غیرمسلم......
- بیوی کے ساتھ حسن معاشرت
- محنت کامیابی کی کنجی ہے
- امانت داری مومنانہ صفت
- اخبار جہاں، ملی سرگرمیاں، ہفتہ رفتہ

ناموس رسالت پر آنچ - نہیں برداشت کر سکتا مسلمان

بین السطور

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

مسلمانوں کی دل آزاری اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو ختم کرنے اور نفرت کو پروان چڑھانے کی غرض سے فرقہ پرست طاقتوں نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخیاں کی ہیں، اس گستاخی کی وجہ سے پوری دنیا کے مسلمان اور سیکولر انسان ہیجان اور غصے میں مبتلا ہیں، ہندوستان میں مسلمانوں پر ڈھائے گیے ظلم وستم کی لمبی داستان ہے، ان کی عزت وآبرو پر حملے عام ہیں، ماب لنچنگ کے ذریعہ قتل کے شکار بھی مسلمان ہوتے رہے ہیں، ان کے گھروں پر بلڈوزر چلایا گیا اور چلایا جارہا ہے، ان حالات وواقعات پر مسلمانوں نے تھوڑے بہت احتجاج کے علاوہ عموماً صبر سے کام لیا، تحمل اور برداشت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا، ہمارے اس برداشت کو ہماری کمزوری سمجھی گئی، بعض مسجد پر بھی بلڈوزر چلائے گیے، مسلمانوں نے ان سب کو برداشت کرلیا، لیکن فرقہ پرستی کی یہ آگ اب ناموس رسالت اور تقدس عائشہؓ تک پہونچ گئی ہے، یہ معاملہ ایسا ہے جس نے مسلمانوں کے لیے صبر وتحمل کے سارے بند توڑ دیے ہیں، پھر بھی مسلمانوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا، حالاں کہ یہ ہماری غیرت وحمیت پر حملہ ہے، ایمان وعقیدہ پر حملہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہماری زندگی کا ماحصل اور ہمارے ایمان کا حصہ ہے، کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا، جب تک اس کے دل میں دنیا کی ساری چیز، حتی کہ جان ومال والدین اور اولاد سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم محبوب نہ ہوں، صحابہ کرام نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھا تھا، اسی وجہ سے وہ اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر پروانوں کی طرح آپ پر نثار ہونے کا جذبہ رکھتے تھے، موقع آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ڈھال بن جاتے تھے، محبت کی ایسی مثال دنیا میں کسی اور شخص کے لیے دیکھنے میں نہیں آئی۔

ناموس رسالت اور محبت نبوی کی اسی اہمیت کی وجہ سے بھاجپا کے ترجمان کی اس گھنونی حرکت اور جاہلانہ تبصرہ کی وجہ سے ہندوستانی مسلمان کے ساتھ پورا عالم عرب کھڑا ہو گیا ہے اور جو لوگ اس حرکت پر تالیاں پیٹ رہے تھے وہ سوچنے پر مجبور ہو گیے ہیں کہ عرب ممالک سے جو تجارتی تعلقات ہیں ان کا کیا ہوگا، کئی ملکوں کے تاجروں نے ہندوستانی مصنوعات کو سوپر مارکیٹ سے

سمیٹ کر رکھ دیا ہے، اور وہ اس کے لیے تیار نہیں ہیں کہ ہم ہندوستانی مصنوعات کی خرید وفروخت کرکے ایک ایسے ملک کو نفع پہونچائیں

جہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر مسلسل حملے ہو رہے ہیں اس سلسلے میں مسقط عمان کے مفتی اعظم الشیخ احمد بن حمد الخلیلی کا کردار سب سے نمایاں رہا ہے، واقعہ یہ ہے

کہ ان کی سخت مذمت اور پوری امت مسلمہ سے ہندوستانی جارحیت کو روکنے کے لیے مداخلت کی اپیل کی وجہ سے عرب حکمراں جاگ پائے، ورنہ وہ تو اپنے ملک پر حملے کے وقت بھی سوتے ہی رہتے ہیں۔

کئی ملکوں میں یہ بھی بات چل رہی ہے کہ وہاں سے ہندوستانی ملازمین کو واپس بھیج دیا جائے اگر ایسا ہوتا ہے تو ملک کو دُہری معاشی مار برداشت کرنی ہوگی، ایک تو جوزر مبادلہ ان حضرات کے ذریعہ ملک میں آتا ہے وہ بند ہو جائے گا، اور دوسرے پہلے سے بے روزگاری کی مار سہہ رہے اس ملک میں بے روزگاروں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوگا، جس سے ملک میں غریبی بڑھے گی اور دوسرے مسائل پیدا ہوں گے، اس لیے حکومت کو فوری اقدام کرنے چاہیے، صرف مجرمین کو پارٹی سے نکال دینا کافی نہیں ہے اور پھر دہلی پولیس نے اس ملعونہ کو جو سیکوریٹی دی ہے اس سے اس کو نکالے جانے کا احساس ختم ہو گیا ہے، پارٹی سے نکالا جانا اندرونی سزا تو ہو سکتی ہے، لیکن یہ دوسروں کے لیے نا قابل قبول ہے، اس لیے ضروری ہے کہ توہین رسالت کرنے والے دونوں مجرمین کو ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی اس کی جرأت نہ کر سکے۔ اس کے لیے ہندوستانی قانون میں تبدیلی کرنی ہو تو حکومت کو کرنی چاہیے؛ تاکہ مذاہب کے بڑوں کے ناموس کی حفاظت کی جا سکے، مسلمان کو تو یہ قرآنی حکم ہے کہ معبودان باطل کو برا نہ کہو، اس دل گداز اور قلب کو پارہ پارہ کردینے والے واقعہ پر بھی مسلمانوں نے ان کے مذہبی سربراہوں کو بُرا بھلا نہیں کہا، اس حکم کو دوسرے مذاہب کے لوگ بھی مانیں تو اس قسم کے افسوسناک واقعہ سے بچا جا سکتا ہے، لیکن جن کی جڑیں نفرت کے کھاد سے ہی مضبوط ہوتی ہیں وہ بھلا کیوں اس پر عمل کریں گے۔

اس کی وجہ سے جو ملک کی بدنامی ہوئی ہے اور عرب ملکوں سے رشتے کمزور ہوئے ہیں، اس کی بھرپائی میں اب برسوں لگ جائیں گے۔

مسلمانوں کے لیے کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ ایف آئی آر درج کرائیں، حکومت کے متعلقہ افسران کو میمورنڈم دیں اور ضرورت محسوس ہوئی تو اکابرین امارت شرعیہ سے مشورہ کرلیں، سڑکوں پر نکلنے سے احتراز کریں اور بغیر قائد کے مشورے کے کچھ نہ کریں۔

حکومت دونوں ترجمان کے خلاف قانون کی مجوزہ سزا کو یقینی بنائے

امیر شریعت کا سخت اظہار ناراضگی، پولیس کو ذمہ داری نبھانی چاہیے اور عدالت کو نوٹس لینا چاہیے

رسول اللہ کی شان میں گستاخی کے معاملہ پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ نے کہا کہ صرف نوپور شرما کو معطل کرنا اور نوین کمار جندال کو پارٹی سے نکال دینا کافی نہیں ہے۔ ان پر حکومت کی طرف سے مقدمہ چلایا جانا چاہیے اور عدالتوں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان دونوں کو قانون کے تحت زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ اور اس دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب ان کی توہین ہوتی ہے تو ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے ہم میں سے کچھ اپنی تکلیف کا اظہار غم کے ذریعے کرتے ہیں اور کچھ غصے کے ذریعے، یوروپی عدالت برائے انسانی حقوق (ای سی ایچ آر) تک نے یہ فیصلہ دیا کہ اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین آزادی اظہار کے دائرے میں نہیں آتی۔

رسول اللہ ساری دنیا کے لیے رحمت ہیں، جن کی اتباع کرنے اور ان سے عقیدت رکھنے والے لوگ پوری دنیا میں موجود ہیں، اس ملک میں بھی تقریباً تیس کروڑ مسلمان آباد ہیں جو اپنا ایمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھتے ہیں اور ان سے عقیدت ومحبت کو اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں۔ ان کے جذبات کو ٹھیس پہونچانے کی غرض سے جان بوجھ کر منظم سازش کے ساتھ پیغمبر اسلام کی مقدس شخصیت کو مجروح کرنے کا عمل بعض شرپسندوں کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ حالیہ دنوں میں اس میں افسوس ناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ حکمراں پارٹی کی قومی ترجمان نوپور شرما اور اس کے سینئر رہنما نوین جندال کے ذریعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات برسر عام کہے گئے جس سے نہ صرف یہاں کے کروڑوں مسلمانوں کو صدمہ ہوا؛ بلکہ پوری دنیا میں اس کے خلاف امن پسند لوگوں نے احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔

ملک کی عدلیہ کئی معاملات میں خود سے آگے بڑھ کر انصاف کی راہ ہموار کرتی رہی ہے، اسے بھی چاہئے کہ اس معاملہ کو از خود دیکھے۔ یہ معاملہ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ سبھی چھوٹے بڑے پولیس افسران کی نگاہ کے سامنے ہے، پولیس کئی معاملات میں نقص امن کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کے مجرموں پر معاملہ خود درج کرتی ہے، مجھے حیرت ہے کہ پولیس کی چوکسی اس معاملہ میں کہاں گئی اور وہ کیا چاہتی ہے؟ جبکہ کئی جگہوں پر اس گستاخی کے خلاف لوگوں نے مقدمات بھی درج کیے ہیں، پھر بھی اس پر کوئی کارروائی ہوتی نظر نہیں آئی۔ یہ افسوس ناک ملک کو تباہی تک لے جانے والی غفلت یا دانستہ لاپرواہی ہے۔

مذکورہ معاملہ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جس طرح کی گستاخی کی گئی ہے وہ کسی بھی مسلمان کے لیے نا قابل برداشت ہے۔

اس لیے حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان دونوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے اور انہیں پابند سلاسل کیا جائے تاکہ اس طرح کی گھٹیا سوچ رکھنے والے دریدہ دہنوں کو عبرت ہو اور نفرت کی تجارت کرنے والوں پر کچھ بندش لگ سکے۔

اللہ کی باتیں —— رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

دین اور علم دین کا دائمی رشتہ

"اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے، جس نے سب کچھ پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھیے آپ کے پروردگار بڑے کرم کرنے والے ہیں، جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی، انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی، جن کو وہ نہیں جانتا تھا" (سورۃ العلق، آیت:۵)

وضاحت: اسلام نے دنیا میں قدم رکھتے ہی جو پہلا اعلان کیا وہ علم وقلم کی برتری اور ضرورت کا اعلان تھا، حالانکہ اس وقت عرب کے معاشرے میں بہت سی برائیاں اور خرابیاں تھیں، ظلم وبربریت اپنی انتہا کو پہونچی ہوئی تھی، بدکاری وبے حیائی عام تھی، مگر اس قسم کی کسی قباحت وشناعت سے باز رہنے کی کوئی بات نہیں کی گئی، بلکہ پہلی وحی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں نازل ہوئی اور سیکڑوں برس کے بعد آسمان وزمین کا پہلی مرتبہ جو رشتہ قائم ہوا وہ علم ومعرفت کا ہوا کہ پڑھو، تاکہ علم کے ذریعہ جہالت کی تاریکی دور کی جائے، انسانی حقوق کی حفاظت کا شعور پیدا ہو سکے اور حق وباطل میں امتیاز پیدا ہو سکے، اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا کہ انسان کے لئے وہی علم نافع ہوگا جس کا رشتہ اللہ سے جڑا ہوا ہوگا، اس لئے کہ یہ علم اس کا دیا ہوا اور اسی کی رہنمائی میں انسان ترقی کرسکتا ہے، اس پیغام ربانی میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو جو امت دی جانے والی ہے وہ امت علم آموز امت ہوگی، وہ اس دنیا میں علم کی اشاعت کرنے والی ہوگی اور انہیں جو عہد ملے گا وہ عہد بھی علم وحکمت کا عہد ہوگا، چنانچہ عہد نبوت سے اب تک اس امت کے بڑے بڑے مصلحین ومجددین نے علم وقلم کے ذریعہ دین کی خدمت انجام دیں، ایک سرے سے دوسرے سے تک مدرسوں اور خانقاہوں کو قائم کیا، ان گنت کتب خانے بنوائے، درس وتدریس کے علمی حلقے جمائے اور اس وقت بھی دنیا میں ترقی وتمدن کی جو بہاریں، ترقیات اور سربلندیاں نظر آرہی ہیں وہ انہیں انسانوں کے پڑھنے، پڑھانے، سیکھنے سکھانے کا نتیجہ ہے، اس لئے قرآن مجید میں بار بار علم کی عظمت کو نہایت دلکش پیرایہ میں پیش کیا گیا اور تحصیل علم پر انسانوں کو راغب کیا گیا اور انہیں بنیادوں پر تمام مخلوقات پر فضیلت دی گئی، اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم دین کے بغیر کوئی کامل مومن نہیں ہوسکتا، اس وقت دینا کے بدلتے ہوئے منظرناموں میں اس کی اہمیت اور ضرورت مزید دوچند ہوگئی ہے، اگر ہم تعلیم وتعلم کے میدان میں پیچھے رہ گئے تو نہ عمل میں نورانیت پیدا ہوگی اور نہ ہی زندگی بہتر ہو سکے گی، اس لئے مسلمان علم کو متاع گم گشتہ سمجھے اور علم وحکمت کے میدان میں مضبوط قدموں کے ساتھ آگے بڑھے، اس وقت ضرورت متقاضی ہے کہ ہر مسجد کو ابتدائی دینی تعلیم کے لئے مرکز بنائیں، خود کفیل نظام تعلیم کو فروغ دیں، تاکہ مسلم معاشرہ کا کوئی بچہ ناخواندہ اور جاہل نہ رہے اور اس کے ذریعہ وہ مستقبل کی طرف اپنا سفر جاری رکھ سکے، ان کا ایمان بھی محفوظ ہو اور عزت وترقی سے بھی ہمکنار ہو اور چونکہ اردو زبان وثقافت سے ہمارا تہذیبی رشتہ وابستہ ہے، اس لئے اس کو فروغ دینے، بول چال کی زبان بنانے پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دیں۔

دورنگی چھوڑ دے، یک رنگ ہوجا

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن سب سے برا اس شخص کو پاؤگے جو دو چہروں والا ہوگا کہ ان لوگوں کے پاس ایک رخ سے آتا ہو اور دوسروں کے پاس دوسرے رخ سے جاتا ہو" (مشکوۃ شریف)

مطلب: دو شخصوں کا دوست بن کر ایک کی بات دوسرے تک پہونچانا اور ان دونوں کے تعلقات کو خراب کرنا دورخا پن ہے، ایسے لوگوں کے بارے میں حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں جس کے دورخ ہوں گے، قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی، یہ اس کی اس عادت ذمیمہ کی تمثیل ہوگی کہ وہ لوگوں سے دورنگ کی باتیں کیا کرتا تھا، علامہ سید سلیمان ندویؒ نے لکھا ہے کہ دورخ کے لئے صرف ایک کی بات دوسرے تک پہونچانا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر ایک شخص کے سامنے ایک کی تعریف کرے اور اس کے پاس سے نکلے تو اس کی ہجو کرنے لگے تو بھی وہ دورخا کہلائے گا، منافق کی جو خصوصیات پائی جاتی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، اسی لئے صحابہ کرام اس کو بھی نفاق سمجھتے تھے، ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا گیا کہ ہم لوگ امراء اور حکام کے پاس جاتے ہیں، تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے نکلتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں، بولے ہم لوگ عہد رسالت میں اس کا شمار منافق میں کیا کرتے تھے (سیرۃ النبی:٦) عہد نبوت میں منافقین اپنے نفاق کو چھپا کر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہم تو ایمان لے آئے ہیں اور جب منافقوں کے سرداروں سے ملتے تھے تو انہیں یقین دلاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو مسلمانوں کے ساتھ محض مذاق کررہے ہیں، ایسے منافق قیامت کے دن سخت سزا کے حق دار ہوں گے اور دنیا میں ذلت وحقارت کی زندگی گذاریں گے، اس سے معلوم ہوا کہ چاپلوسی اور منافقت یہ بہت بری خصلت ہے، اس سے ہر مومن بندہ کو بچنا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو نفاق اور مداہنت کے اس دلدل سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ راہیں بتلائی ہیں، ایک بار جب بنوعامر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وتعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بالکل نہیں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اس مقام سے بلند کردو جو مجھے اللہ نے عطا کیا ہے، میں محمد ہوں، عبداللہ کا بیٹا، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کی تعریف کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، اگر کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنا ضروری ہو تو یوں کہو میں اسے ایسا سمجھتا ہوں اگر واقعی ان میں وہ خوبیاں موجود ہوں، اس کا حساب کرنے والا اور اجر دینے والا تو اللہ ہے اور یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں شخص اللہ کے نزدیک اچھا ہے، دومنہ والے کا بھی یہی طرز عمل ہوتا ہے ایک کے ساتھ مل بیٹھ کر اس کی تعریف کرتے ہیں اور دوسرے کی برائی بیان کرتے ہیں اور پھر دوسرے کے پاس جاتے ہیں تو پہلے والے کی برائی بیان کرتے ہیں اور سامنے والے کی تعریف کرتے ہیں، جس کی شریعت میں ممانعت آئی ہے، جس سے ہر کوئی کو بچنا چاہئے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

احرام اور اس کا طریقہ

س: میں حج کے سفر پر جارہا ہوں، کولکاتا سے میری فلائٹ ہے، جدہ ایرپورٹ پر اترنا ہوگا پھر حرم محترم جاکر عمرہ کرنا ہوگا، سوال یہ ہے کہ میں احرام کہاں سے باندھوں، اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

ج: آپ چونکہ حج تمتع کریں گے اس لئے پہلے آپ کو عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، احرام باندھنے سے قبل بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے بدن کی خوب اچھی طرح صفائی کرلیں، بغل وزیر ناف بالوں کو صاف کرلیں، ہاتھوں اور پیروں کے ناخن کاٹ لیں کوئی مانع نہ ہو تو بیوی سے ہمبستری کرلیں، خوب اچھی طرح غسل کرلیں، بدن میں خوشبو لگالیں اس کے بعد احرام کے دو کپڑے زیب تن کرلیں، سلے ہوئے کپڑے اتار دیں، کوئی اوقات مکروہہ نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھیں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قل یا ایها الکفرون** اور دوسری رکعت میں **قل هو الله احد** پڑھیں۔ سلام کے بعد اللہ تعالی سے سفر کی آسانی اور حج وعمرہ کی قبولیت کی دعا مانگیں، اس کے بعد آپ چاہیں تو عمرہ کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ کر احرام میں داخل ہوجائیں، ایسی صورت میں احرام کی پابندی اسی وقت سے عائد ہوجائے گی جس کا خیال بہرحال رکھنا ضروری ہوگا اور اگر چاہیں تو نیت اور تلبیہ کو موخر کردیں اس عمل کو جہاز میں میقات میں داخل ہونے سے قبل انجام دیں۔ یاد رکھیں آپ اللہ تعالی کے اس مقدس گھر کی زیارت کے لئے جارہے ہیں جو روئے زمین پر اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے، جسکی تعمیر مقدس فرشتوں نے پھر اللہ کے اولوالعزم پیغمبروں نے کی، اس گھر کی زیارت کے لئے آپ کو میقات سے گزرنا ہوگا میقات مکہ مکرمہ کے چاروں جانب وہ جگہیں ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ سے باہر رہنے والا جب بھی مکہ مکرمہ کے قصد وارادہ سے داخل ہو خواہ مقصد حج یا عمرہ ہو یا دوست واحباب، اعزہ واقارب سے ملاقات یا اور کوئی تجارتی اغراض ان کو ان مواقیت سے احرام باندھنا اور بیت اللہ کا حق ادا کرنا واجب ہے۔

یہ میقات آپ کو جدہ سے قبل راستہ میں آئے گا، جبکہ آپ جہاز میں ہوں گے، جہاں کا عملہ آپ کو متنبہ کرے گا کہ آپ میقات میں داخل ہونے والے ہیں اس لئے احرام کا عمل مکمل کرلیں، اگر آپ اس سے قبل احرام کا عمل مکمل کرچکے ہوں گے تب تو کوئی بات نہیں تلبیہ کا ورد کرتے رہیں، اور اگر احرام کی پابندی سے بچنے کے لئے آپ نے صرف احرام کے کپڑے پہن رکھے ہیں عمرہ کی نیت کے ساتھ تلبیہ نہیں پڑھا ہے تو اب ان کاموں کو کرلیں، سر سے ٹوپی یا چادر ہٹالیں کیونکہ احرام کی حالت میں سر کھلا رکھنا ضروری ہے۔ عمرہ کی نیت کرلیں۔ **اللهم انی ارید العمرة فیسرها لی وتقبلها منی** اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کررہا ہوں تو اسے آسان فرما اور میری جانب سے قبول فرما۔ اس کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں۔ **لبیک اللهم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک** تلبیہ کے کلمات اچھی طرح پہلے سے یاد کرلیں، اس کے معنی ومفہوم کو سمجھ لیں، کیونکہ راہ عشق کے مسافر کا عشق ومحبت میں ڈوبا ہوا یہی وہ ترانہ ہے جس میں بندہ کی طرف سے خود سپردگی اور عجز وانکساری کا اظہار ہے، یہ ترانہ زبان پر جاری رہے گا اور طواف سے قبل تک جاری رہے گا، اس درمیان احرام کی مکمل پابندی عائد رہے گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک آپ عمرہ کے افعال سے فراغت کے بعد حلق یا قصر نہ کرالیں۔

ممنوعات احرام: حالت احرام میں بہت سی چیزیں ممنوع ہیں، جن سے بچنا ضروری ہے، ورنہ کفارہ لازم ہوگا۔ مثلاً عطر اور خوشبو کا لگانا یا خوشبو والی چیز کا استعمال کرنا، مرد کا سلا ہوا کپڑا جیسے قمیص، کرتا، پاجامہ، ٹوپی، دستانہ پہننا، اسی طرح ایسا جوتا پہننا جو پیر کی ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانک لے، مرد کا سر اور چہرہ اور عورتوں کا چہرہ ڈھانکنا، ناخن کاٹنا یا کٹوانا جسم سے بال دور کرنا، سر کا بال مونڈنا یا کاٹنا، بیوی سے ہمبستری کرنا یا بوس وکنار کرنا جس سے ہمبستری کی خواہش پیدا ہو، خشکی کے جانور کو پکڑنا، شکار کرنا یا شکار میں مدد کرنا، جوئیں مارنا، جھگڑا لڑائی کرنا یہ ساری چیزیں ممنوع ہیں۔

میقات سے بلا احرام تجاوز کرنا

س: اگر کسی وجہ سے میقات سے پہلے احرام نہیں باندھ سکا، نیند آگئی یا کسی نے میقات کے بارے میں بتایا نہیں یہاں تک کہ جدہ گیا تو اب کیا کرنا ہوگا؟

ج: اگر کسی وجہ سے آپ میقات سے قبل احرام نہیں باندھ سکے اور جدہ پہونچ گئے تو آپ کو میقات سے بلا احرام آگے بڑھنے کی وجہ سے دم دینا ہوگا، البتہ اگر آپ اپنے میقات یا اس کے محاذی کسی اور میقات میں واپس آکر احرام باندھ لیتے ہیں تو دم ساقط ہوجائے گا؛ لیکن اگر اپنے میقات یا محاذی کسی اور میقات میں واپسی ممکن نہ ہو تو بدرجہ مجبوری جدہ ہی سے احرام باندھ لیں اور دم دیدیں، یہ دم حرم ہی میں دینا ہوگا۔

سلے ہوئے کپڑے میں احرام باندھنا

س: احرام کے کپڑے ہینڈ بیگ میں رکھا کہ جہاز میں میقات سے پہلے پہن کر احرام باندھ لوں گا، لیکن ساتھیوں کی غلطی سے وہ بیگ جہاز کے لگیز میں چلا گیا، اب ساتھ میں احرام کا کوئی کپڑا نہیں ہے اور نہ ہی ساتھیوں کے پاس اپنی ضرورت سے زائد احرام کے کپڑے ہیں، ایسی صورت میں احرام باندھنے کی شکل کیا ہوگی؟

ج: صورت مسئولہ میں شخص مذکور جس کے پاس احرام کے کپڑے نہیں ہیں اس پر لازم ہے کہ میقات سے قبل سر سے ٹوپی اتار لے بدن سے قمیص اتار کر بدن پر ڈال لے، اور اسی پاجامہ یا لنگی (جو پہن رکھا ہے) میں عمرہ کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لے، جدہ پہونچنے کے بعد سلا ہوا کپڑا اتار دے اور احرام کے کپڑے پہن لے، البتہ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہننا چونکہ ممنوع ہے اس لئے اس کے ذمہ کفارہ لازم ہے، اب اگر اس نے ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ دیر تک سلا ہوا کپڑا پہنا رہا تو اس پر تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز واجب ہے یا تو دم دے (ایک بکرا ذبح کرے) یا تین روزے رکھے، یا چھ مسکینوں کو صدقہ فطر کے بقدر صدقہ دے، ہر مسکین کو ایک صدقہ فطر کے بقدر دینا ہوگا۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہنا ہے تو ایک صدقہ فطر کے بقدر صدقہ دے۔ (الفتاوی الہندیہ ۱؍۲۴۲)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار
نقیب

پھلواری شریف

جلد نمبر 62/72 شمارہ نمبر 22 مورخہ ۱۲رذیقعدہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۳رجون ۲۰۲۲ء روز سوموار

ناموس رسالت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی تمام نبیوں کے سردار اور رسولوں میں سب سے افضل ہیں، قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے، ہم نے رسولوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی، چنانچہ آپ کی حیثیت انبیاء ورسل کے سلسلۃ الذہب میں سید الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، محبوب رب العالمین کی ہے، یہ مقام ومرتبہ کسی اور کو حاصل نہیں، ہمارے لیے سارے انبیاء ورسل قابل اکرام واحترام اور ان پر اتنا یقین رکھنا ضروری ہے کہ وہ سب اللہ کے رسول ہیں، ایمان مفصل میں ہمیں یہی سکھایا گیا ہے، اس اعتبار سے سب کے ناموس کی حفاظت ایمانی واسلامی تقاضہ ہے، ہمیں تو یہ بھی سکھایا گیا کہ جو لوگ اللہ کے علاوہ کی پوجا کرتے ہیں ان کو بھی بُرا بھلا نہ کہو، کیوں کہ تمہارے بُرا بھلا کہنے کی وجہ سے دشمنی اور جہالت میں وہ لوگ اللہ کو بُرا بھلا کہنے لگیں گے۔

چوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت، محبت وعقیدت اور ان پر جان نچھاور کرنے کا جذبہ ہماری ایمانی زندگی کی بقا کے لیے ضروری ہے، اس لیے مسلمان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے سامنے، بچھ جاتے ہیں اور آپ کے در پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، بلکہ مدینہ جا کر وہیں مرجانے کی تمنا کرتے ہیں، یہ جذبہ قابل قدر ہے؛ لیکن ہماری ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اگر کوئی سر پھرا ناموس رسالت پر حملہ کرے تو ہم اس کے اس حرکت قبیحہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور بتا دیں کہ ہمارے لیے یہ نا قابل برداشت ہے، ایسے لوگوں پر دنیا وآخرت میں لعنت کے ساتھ دردناک عذاب ہے، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ ورسول کو تکلیف پہونچاتے ہیں، دنیا وآخرت میں ان پر لعنت اور دردناک عذاب ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان والوں کا جو رشتہ ہے اس کا ذکر سورہ احزاب میں اللہ رب العزت نے کیا ہے، فرمایا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مؤمنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات ان کی مائیں ہیں، ایک دوسری آیت میں آپ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ہم نے تمہیں شاہد اور خوشی اور ڈر سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا گیا، تا کہ تم لوگ اللہ رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے لکھا ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہا درجہ کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا گیا ہے۔

ہمیں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ تعظیم وتوقیر کا یہ حکم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی حیات تک محدود نہیں ہے، بلکہ مفسرین نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ وصال کے بعد بھی آپ کی تعظیم وتوقیر مسلمانوں پر واجب ہے، اور جو لوگ بے ادبی اور گستاخی کے مرتکب ہوں گے ان کے اعمال صالحہ بے خبری میں برباد ہو جائیں گے، اور جن لوگوں نے آداب کو ملحوظ رکھا، ان کے لیے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے سورۃ حجرات کی ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے دو آدمیوں کو مسجد نبوی میں بلند آواز سے بات کرتے ہوئے پایا تو فرمایا کہ تم کہاں ہو، کچھ معلوم ہے، دریافت کیا: کہاں سے آئے؟ بتایا کہ طائف سے، فرمایا: اگر تم مدینہ کے ہوتے تو بلند آواز سے مسجد نبوی میں بات کرنے پر تمہیں سخت سزا دیتا۔ ابن کثیرؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ قبر اطہر کے پاس آواز بلند کرنا ویسے ہی آج بھی ممنوع ہے، جیسا ظاہری حیات نبوی میں تھا، اللہ کو تو یہ بھی پسند نہیں ہے کہ اس کے محبوب کی شان میں ذو معنی الفاظ استعمال کیے جائیں، ایک معنی اچھا ہو اور دوسرا کم تر اور حقیر ثابت کرتا ہو، تو اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال کرنا ممنوع ہے، اسی لیے اللہ رب العزت نے فرمایا: ایمان والو "راعنا" مت کہا کرو "انظرنا" کہا کرو، اس لیے کہ راعنا اگر تھوڑا دبا کر کہا جائے تو وہ "راعینا" ہو جاتا ہے، ہمارے چرواہے کے معنی میں، فقہاء نے لکھا ہے کہ ناموس رسالت پر حرف زنی کرنے والوں کی سزا اسلامی حکومت میں قتل ہے، خود فتح مکہ کے موقع سے عام معافی کے باوجود جن چار لوگوں کو قتل کیا گیا وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے تھے۔

تحفظ دین-وقت کی بڑی ضرورت

ہندوستانی مسلمان تاریخ کے بدترین دور سے گذر رہے ہیں، ان کی جان ومال، عزت وآبرو پر حملے اس کثرت سے ہونے لگے ہیں کہ یقین ہی نہیں آتا کہ یہ وہی ملک ہے، جہاں سارے مذاہب کے لوگوں کو یکساں حقوق دیے گیے تھے اور مختلف مذاہب وتہذیب کے لوگ جہاں شیر وشکر ہو کر رہتے تھے، ایک دوسرے کے دکھ درد کے شریک اور ایک دوسرے کی خوشیوں سے خوش ہوا کرتے تھے، زمانہ بدلا، وہ لوگ چلے گیے، جنہوں نے اس ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانے کے لیے ہر طرح کی قربانی دی تھی اور زندگی کا بڑا حصہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے گذار دیا تھا، انہوں نے صرف ایک خواب دیکھا تھا کہ اس ملک میں ذات، برادری، مذہب اور علاقائیت کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں ہوگی، یہاں کی گنگا جمنی تہذیب میں ہر مکتب فکر اور مذاہب کے لیے آزادی ہوگی، یہ وہ ملک تھا جسے جنت نشان اور سارے جہاں سے اچھا کہا جاتا تھا۔

زمانہ بدلا، حالات نے کروٹ لی، پارٹیوں کے نظریات تبدیل ہوئے اور اقلیتوں پر مسائل ومصائب کے پہاڑ توڑے جانے لگے، دھیرے دھیرے انہیں خصوصا مسلمانوں کو اس سطح پر لا کھڑا کیا گیا کہ وہ ہریجن اور دلتوں سے بھی نیچے چلے گیے، ہریجن اور دلتوں کو اوپر اٹھانے کے لیے انہیں رزرویشن دیا گیا تھا، مسلمان کو اس سے بھی محروم رکھا گیا، تمام وہ برادریاں جو دوسرے مذاہب کی ہیں اور معاشی طور پر پس ماندہ ہیں، ان کو رزرویشن کا فائدہ ملا، لیکن وہی کام کرنے والا مسلمان اس سے محروم کر دیے گئے، صرف اس لیے کہ وہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں، اور اسلام میں برادری کا وہ تصور نہیں ہے جو دوسرے مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے اس سطح تک پہونچ جانے کے بعد دستور میں دیے گیے حقوق سے انہیں محروم کرنے کی سازش رچی گئی، مختلف بہانوں سے انہیں ملازمتوں سے دور رکھا گیا، ان کی مسجدوں پر حملے کیے گئے، بابری مسجد توڑ دی گئی، اور عدالت نے غیر مسلموں کے حوالہ اس کی زمین کر دیا، ائمہ ومؤذن کو شہید کیا گیا، ہجومی تشدد کے ذریعہ کبھی لو جہاد، کبھی گئو کشی اور کبھی بغیر کسی سبب کے مسلمانوں کو قتل کرنے کا سلسلہ دراز ہوا، تعلیمی نظام کے بھگوا کرن کی تحریک چلائی گئی، بعض ریاستوں میں یوگا اور سورج نمسکار کو اسکولوں میں لازم قرار دیا گیا، اذان پر پابندی کی بات کی گئی اور مساجد سے مائک کے استعمال تک کے لیے پرمیشن اور اجازت لینے کا حکم جاری کیا گیا، ہماری مذہبی شناخت چھین لینے کی مسلسل اور منظم کوشش اب بھی جاری ہے، کبھی ڈاڑھی منڈوانے کا حکم دیا جا رہا ہے، کبھی نقاب اور حجاب پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، طلاق کے نظام کو ختم کیا جا رہا ہے، ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے جنہوں نے مذہب کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکا ہے، اس طرح اب مسلمانوں کو ان حالات کا سامنا ہے، جس میں ان کے دینی عقائد ونظریات پر ضرب لگائی جا رہی ہے اور یہ سب کچھ حکومت کی نگرانی اور سایے میں ہو رہا ہے، اس طرح دین اسلام کو دیش نکالا دینے کی تحریک زوروں پر چل رہی ہے، اور کہا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان چھوڑ دینا چاہیے، ان کی جگہ قبرستان یا پاکستان ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ مسلمان ہندوستان میں اکابر امت کے مشورہ سے ایسی جد وجہد اور تحریک کا آغاز کریں جس سے حکومتی سطح سے دین میں کی جانے والی مداخلت کا سد باب کیا جا سکے، اور بتایا جائے کہ مسلمان یہاں کی دوسری بڑی اکثریت ہے، اس لیے دستور میں اسے جو تحفظات دیے گیے ہیں، اس کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور اس کام کے لیے ہم ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ دین بچانے کے لیے حکمرانوں کے فیصلے کی مخالفت کے ساتھ، دین کو اپنی زندگی میں اتارنے کی بھی ضرورت ہے، دین بچانے اور اس کے تحفظ کے لیے پہلا کام خود کرنے کا ہے اور وہ ہے کہ ہم بدعملی اور بے عملی سے دور رہیں، اسلام نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے، اسے بجالائیں، جن کاموں سے روکا ہے، اس سے رک جائیں، ہر پل ہمیں اس کا خیال رہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے، اللہ دیکھ رہا ہے، اور اگر ہم نے دین سے دوری اختیار کی تو اس کی سزا ہمیں ملے گی، یہ احساس جس قدر غالب ہوگا، دین ہمارے کیرکٹر، کردار، اعمال وافعال میں محفوظ ہو جائے گا، جب ذاتی زندگی میں ہم شریعت پر عمل پیرا ہوں گے تو ہمیں نئی طاقت وتوانائی ملے گی اور دین میں مداخلت کرنے والوں کے خلاف ہمارے جذبے اور حوصلے جواں ہوں گے اور بقول علامہ اقبال ؎

جوانو! یہ صدائیں آ رہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہو جائیں جو ہو عزم سفر پیدا

نئے نصاب تعلیم کی منصوبہ بندی

صحیح تعلیم ہمارے دل ودماغ کو مثبت اور صحیح رخ دینے کا کام کرتی ہے، اسی وجہ سے ہر دور میں حکمراں طبقے نے ایک ایسا نظام تعلیم رائج کرنے کی کوشش کی جو اس کے خیالات اور طریقۂ کار کو تحفظ فراہم کر سکے۔ لارڈ میکالے سے لے کر بھاجپا حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی تک، اسی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لارڈ میکالے نے کہا تھا کہ ہم تعلیم سے ایک ایسی نسل تیار کرنا چاہتے ہیں جو جسم اور شکل وصورت کے اعتبار سے ہندوستانی ہو لیکن اس کی فکر اور سوچ انگریزی حکومت کے مفاد کے مطابق سوچے اور کام کرے۔ اس کے جواب میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے فرمایا تھا کہ ہم ایک ایسی تعلیم کو رواج دیں گے جس سے یہاں کے مسلمان پورے طور پر اسلام کے سانچے میں ڈھل سکیں۔ وہ دیکھنے میں ہندوستانی ہوں، لیکن وہ اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے نمائندہ ہوں۔

آزاد ہندوستان میں کئی بار نظام تعلیم اور نصاب تعلیم بنائے گئے، کانگریسی دور اقتدار میں سیکولر انداز کی تعلیمی پالیسی بنی اور تمام مذاہب کے بڑوں کو اس میں جگہ دی گئی، لیکن اب دور دوسرا ہے، نئی تعلیمی پالیسی آئی ہے، اس میں ہندو میتھالوجی اور دیومالائی روایات کو فروغ دینے کے لیے نظام اور نصاب بنایا گیا ہے۔ تاریخ کی کتابوں سے مسلم دور حکومت کے روشن باب کو نکال دیا گیا ہے اور مفروضہ اور بے اصل واقعات کو نصابی کتابوں میں بھرا جا رہا ہے۔ جنہوں نے کبھی کچھ نہیں کیا، انگریزوں کے تلوے چاٹنے اور معافی مانگنے میں جن کی عمریں گذر گئیں، آج وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کو کچل کر رکھ دیں، اور مسلم تہذیب وثقافت کے اس ملک میں فروغ اور مسلم بادشاہوں کی اس ملک میں جو قربانیاں ہیں اور ملک کو متحد رکھنے کے لیے جو کچھ انہوں نے کیا، اس سے سرے سے انکار کر دیا جائے، واقعہ یہ ہے کہ جتنا بڑا ہندوستان مسلمانوں نے اپنے وقت میں بنایا تھا اور حکومت کی تھی، اس میں کچھ تو انگریزوں نے توڑ پھوڑ کی اور کچھ کو بعد کے سیاستدانوں نے اپنی حکومت قائم کرنے کی غرض سے تقسیم کر دیا، اس لیے ضرورت اس بات کی محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارا اپنا ایک نصاب تعلیم ہو۔ جس کے ذریعہ بنیادی تعلیم کے ساتھ اسلامی ماحول میں بچے اور بچیوں کو معیاری عصری تعلیم دی جائے۔ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ کیا تعلیم کی دوئی جس نے بقول مولانا مناظر احسن گیلانیؒ ملت کو دو نیم کر دیا ہے، اس کے تدارک کی کوئی شکل نکالی جا سکتی ہے، خود امارت شرعیہ کے جو اسکول ومکاتب چل رہے ہیں، ان میں اس کا تجربہ کیا جائے۔ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی خواہش ہے کہ ہم ایسا نصاب تیار کرنے کے لیے کام شروع کریں۔ حضرت امیر شریعت کی صدارت میں نصابی کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ 9 جون 2022 کو امارت شرعیہ میں ہوئی ہے، جس میں ماہرین تعلیم اور نصاب پر نگاہ رکھنے والے بالغ نظر افراد نے بنیادی خاکوں پر گفتگو میں حصہ لیا اور طے پایا کہ قرآن کریم، عربی اور انگریزی زبان کی تعلیم اور بنیادی دینی تعلیم کو اس نصاب میں اہمیت دی جائے اور ہماری نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں بھی اس کے گرد ہی گھومیں، ہم ثقافت کے نام پر رقص بچوں کو نہیں سکھائیں گے۔ اور کوئی ایسی چیز ہمارے نصاب کا حصہ نہیں بنے گی جو شرعی اصول وہدایت کے خلاف ہے۔

یہ ایک اچھی پیش رفت ہے، ہمیں امید ہے کہ اس نہج پر جو نصاب تیار ہوگا، وہ ہماری تعلیمی، تہذیبی، مذہبی اور ثقافتی ضرورت کو پورا کرے گا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

یادوں کے چراغ

✍: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

پروفیسر اسلم آزاد

سابق صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی، نامور شاعر، ادیب اور نقاد، مسلم مسائل پر بے باکانہ اظہار خیال کے لیے مشہور، سابق ایم ایل سی، بہار قانون ساز کونسل میں جنتادل یونائیڈ کے سابق ڈپٹی لیڈر پروفیسر اسلم آزاد کا طویل علالت کے بعد ۸؍نومبر ۲۰۲۲ء بروز بدھ بوقت گیارہ بجے دن آل انڈیا میڈیکل انسٹی چیوٹ (AIMS) پٹنہ میں انتقال ہوگیا، گذشتہ سال کورونا کے شکار ہونے کے بعد سے ان کی صحت مسلسل گرتی جارہی تھی، دہلی کے سرگنگا رام اور میکس اسپتال میں جانچ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کینسر کے شکار ہیں، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو وہ پٹنہ لوٹ آئے، مشہور معالج وجے پرکاش کا علاج جاری رہا، طبیعت زیادہ بگڑی تو ان کو تین دن قبل پٹنہ ایمس میں بھرتی کرایا گیا تھا، جہاں انہوں نے آخری سانس لی، ان کا جنازہ ان کے آبائی گاؤں مولانگر پوپری ضلع سیتامڑھی لے جایا گیا، نماز جنازہ بدھ کے روز ہی رات کے نو بجے مولانا سعید احمد نقشبندی صاحب نے پڑھائی اور وہیں مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، پس ماندگان میں اہلیہ تین لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوڑا، سب برسر روزگار ہیں۔

پروفیسر اسلم آزاد بن کاتب محمد عباس سابق مکھیا موتی نگر کے گھر ۱۲؍دسمبر ۱۹۴۸ء کو موتی نگر، آواپور ضلع سیتامڑھی میں پیدا ہوئے، ان کی ابتدائی تعلیم پوپری میں ہوئی، وہاں سے وہ پٹنہ منتقل ہوگیے اور ۱۹۶۹ء میں پٹنہ یونیورسیٹی سے ایم اے کیا اور تحقیق کی دشوار گذار وادیوں کو عبور کرکے 'اردو ناول آزادی کے بعد' کے موضوع پر ۱۹۷۴ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری پائی، تعلیم وتدریس، ادب وشاعری، سماجی اور سیاسی خدمات سے انہیں خاص دلچسپی تھی۔

انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۸۳ء میں لوک دل کے ریاستی نائب صدر کی حیثیت سے کیا، ۱۹۸۹ء تک وہ اس عہدہ پر فائز رہے، ۱۹۹۱ء میں وہ سماج وادی جنتا پارٹی کے ریاستی جنرل سکریٹری رہے، ۱۹۸۵ء میں انہوں نے رونی سید پور حلقہ سے لوک دل کے اسمبلی امیدوار اور ۱۹۹۱ء میں سیتامڑھی لوک سبھا حلقہ سے سماج وادی جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر انتخاب میں حصہ لیا، ۱۱؍مئی ۲۰۰۶ء سے ۲۰۱۲ء تک وہ جنتادل کی طرف سے ایم ایل سی رہے۔

حصول تعلیم کے بعد پروفیسر اسلم آزاد نے تدریسی زندگی کا آغاز بھی ۱۹۷۵ء میں پٹنہ سے کیا اور ترقی کرتے ہوئے ۱۹۹۰ء میں پہلی مرتبہ پٹنہ یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو مقرر ہوئے، ۲۰۱۲ء میں ملازمت کی مدت پوری کرکے سبکدوش ہوئے۔

اللہ رب العزت نے انہیں تصنیف وتالیف کی اچھی صلاحیت عطا فرمائی تھی ایک شاعر، ادیب، نقاد اور مضمون نگار کی حیثیت سے ان کی اپنی شناخت تھی، ان کے مضامین اور اشعار ملک وغیر ملک کے رسائل وجرائد میں چھپا کرتے تھے، ان کی تصنیفات وتالیفات میں اردو ناول آزادی کے بعد، عزیز احمد بحیثیت ناول نگار، قرۃ العین حیدر بحیثیت فکشن نگار، آنگن ایک تنقیدی مطالعہ، اردو کے غیر مسلم شعراء اور ان کی شاعری کا مجموعہ 'نشاط کرب'' اور ''مختلف'' خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

اسلم آزاد مجھ سے ذاتی طور پر محبت کرتے تھے، برسوں کے تعلقات تھے، جب ملتے تو مجھے ادبی مضامین لکھنے پر ابھارتے، جو تحریریں چھپ چکی ہوتیں اس پر حوصلہ افزائی کے کلمات کہتے، انہوں نے میری کتاب ''یادوں کے چراغ جلد دوم'' کے فلیپ پر جو حوصلہ افزا کلمات لکھے وہ ان کی محبت اور تعلق کا بہترین نمونہ ہے، لکھتے ہیں: ''مولانا محمد ثناء الہدیٰ قاسمی بہار کے نامور عالم دین، ادیب اور دانشور ہیں بے حد سنجیدہ، مہذب اور باوقار شخصیت کے حامل، ان کی ادبی اور علمی نگارشات کو پڑھ کر میں ورطۂ حیرت میں غرقاب ہوگیا، کیوں کہ کسی عالم دین سے ادبی موضوعات پر اتنے گہرے مطالعہ کی مجھے قطعی امید نہیں تھی۔''

یادوں کے چراغ میں ۶۹؍شخصیات پر لکھے گیے مضامین شامل ہیں، جنہیں سوانحی خاکہ کہا جا سکتا ہے، یہ مضامین متعلقہ شخصیتوں کی حیات کے بیش تر حصوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ سارے مضامین بے حد معلوماتی اور وقیع ہیں، ان کی زبان شستہ، سلیس، رواں اور بے حد تخلیقی ہے''۔

ایسے محبت کرنے والے شخص کا جدا ہوجانا ادبی اور سیاسی دنیا کا بڑا نقصان تو ہے ہی، مجھے لگتا ہے کہ یہ میرا ذاتی نقصان ہے، میں نے ایک محبت کرنے والے شخص کو کھو دیا ہے، بے غرض، بے لوث، محبت کرنے والے اب ملتے کہاں ہیں۔ اسلم آزاد نے کہا تھا

میرے سجدوں سے منور ہے تیری راہ گذر
میری پیشانی پہ روشن ہے صداقت میری

کتابوں کی دنیا

✍: انوار الحسن وسطوی

(تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں)

''آدھی ملاقات'' ایک مطالعہ ایک تأثر

زیر نظر کتاب ''آدھی ملاقات'' مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جنہیں انہوں نے اکابرین، معاصرین اور متعلقین کے نام وقتاً فوقتاً ارسال کیے تھے، اس سے قبل مفتی صاحب موصوف اپنے نام آئے خطوط کا مجموعہ ''نامے میرے نام'' (جلد اول) مطبوعہ ۲۰۱۶ء) نذر قارئین کر چکے ہیں، خطوط کو سنجوگ کر رکھنا مکتوب نگار اور مکتوب الیہ دونوں کے لئے مشکل کام ہے، لیکن اس موبائل اور انٹرنیٹ کے دور میں بھی کچھ ایسے باذوق مل جائیں گے جو خطوط کی اہمیت کے معترف بھی ہیں اور اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں، ایسی ہی نادر روزگار شخصیتوں میں ایک نام مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب کا بھی ہے۔ تقریباً چار درجن کتابوں کے مصنف مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے تعلق سے میرے لیے کچھ کہنا یا لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، انہوں نے مضمون نگاری، تنقید نگاری، سوانح نگاری، صحافت نگاری کے ساتھ ساتھ مکتوب نگاری کے میدان میں بھی اپنا کمال دکھایا ہے جس کا اندازہ ان کی پیش نظر کتاب ''آدھی ملاقات'' کے مطالعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

''آدھی ملاقات'' تین ابواب پر مشتمل ہے، باب اول میں وہ خطوط شامل ہیں جو مکتوب نگار کے ذریعہ اکابرین کے نام ارسال کیے گئے تھے، اس فہرست میں کل تیرہ نام شامل ہیں، جو اس طرح ہیں: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، مولانا سید نظام الدینؒ، مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ مولانا مفتی سعید احمد پالن پوریؒ، مولانا سعید الرحمٰن اعظمی، مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا سید جلال الدین عمری، مولانا سید محمد شمس الحقؒ، مولانا سید سلمان الحسینی ندوی، مولانا عمید الزماں کیرانویؒ قاری مشتاق احمدؒ اور ڈاکٹر منظور عالم (جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل)

اکابرین کے نام لکھے گئے ان خطوط میں سب سے زیادہ نو (۹) خطوط حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ امیر شریعت سادس کے نام ہیں، اس کے بعد حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ امیر شریعت سابع کے نام خطوط ہیں، جن کی تعداد آٹھ (۸) ہے، ان خطوط کے مطالعہ سے مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی کی علمی، دینی، فلاحی اور ملی خدمات اور اکابرین کی نظر میں ان کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ باب دوم میں خطوط کی تعداد کل اڑسٹھ (۶۸) ہے۔ یہ خطوط وہ ہیں جنہیں مکتوب نگار نے اپنے معاصرین کے نام ارسال کیے ہیں، ان معاصرین میں علماء، ادباء، اساتذہ، دانشور، سیاست داں اور صحافی سب شامل ہیں، ہر خط کا مزہ اور لہجہ جداگانہ ہے، جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، یہ خطوط ذاتی نوعیت کے بھی ہیں اور کچھ کا تعلق علمی، ادبی، لسانی اور ملی سرگرمیوں سے ہے، اس فہرست میں راقم السطور کے نام بھی مفتی صاحب کے پانچ (۵) خطوط شامل ہیں۔

باب سوم کے خطوط اہل خانہ اور متعلقین کے نام ہیں، جن میں مکتوب نگار کے والد، والدہ، بڑے بھائی، چھوٹے بھائی، اہلیہ، بیٹی اور دیگر رشتہ دار شامل ہیں، اس فہرست میں ان کے ابا جان ماسٹر محمد نور الہدیٰ رحمانیؒ کے نام بھیجے گئے خطوط کی تعداد تیس (۳۰) ہے، اس کے بعد چھوٹے بھائی ماسٹر رضاء الہدیٰ کے نام بھیجے گئے خطوط ہیں جن کی تعداد انیس (۱۹) ہے، خطوط کے اس ہجوم میں اہلیہ (عشرت خاتون) کے نام ارسال کیے گئے بھی دو (۲) خطوط شامل ہیں، جن کی نوعیت ذاتی ہوتے ہوئے بھی آفاقی ہے، ایک خط کی افادیت کے پیش نظر اسے یہاں نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر شوہر اپنی شریک حیات سے اس کے وفادار ہونے کی توقع رکھتا ہے، تاکہ ازدواجی زندگی خوش وخرم گزرے، مختصر سے اس خط میں ڈھیر ساری نصیحتیں موجود ہیں، جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس خط کا مطالعہ قاری کے لیے سودمند ہوگا۔

''زندگی کی پریشانی اور الجھنوں کو ہنس ہنس کر جھیلنا سیکھو، یاد رکھو! زندگی ایک امتحان ہے اور اس میں وہی کامیاب ہوتا ہے جو اپنی انانیت اور کبر کو ختم کرنے کے لیے تیار رہے، جو دوسروں کی بڑائی کو تسلیم کرکے چلے، یہاں جیتے جی اپنے کو ہلاک کرنا پڑتا ہے اور کبھی تو اپنے ہاتھوں قبر بنا کر اس میں لیٹ جانا پڑتا ہے، جب زندگی اس ایثار کی عادی ہوجائے تب جاکر آدمی کامیاب ہوتا ہے، خصوصاً عورت کی تو پوری زندگی ایثار وقربانی سے عبارت ہوتی ہے، زندگی بھر وہ گھر لگاتی رہتی ہے، اور پگڑی کسی اور کی اونچی ہوتی ہے، لیکن یقین جانو، اسی ایثار سے گھر بنتا ہے، اونچے اونچے گنبد اور فلک بوس عمارتیں جب ہی کھڑی ہو سکتی ہیں جب کچھ اینٹیں اپنے کو زمین میں دفن کرنے کو تیار ہو سکیں، وہ اینٹ کسی کو نظر نہیں آتی، لیکن صحیح اور سچی بات یہ ہے کہ اسی پر ساری عمارت اور گنبد کھڑا ہوتا ہے، اس لیے میری جان! قربانی یہ نہیں ہے کہ آدمی لڑکر مرجائے، گھریلو جھگڑوں سے عاجز ہوکر خودسوزی اور خودکشی کرلے، اختلاف کی وجہ سے الگ دنیا آباد کرے، قربانی یہ ہے کہ آدمی ان تمام کو انگیز کرکے ایک ایسے نتیجہ خیز عمل کا آغاز کردے جس میں وہ غیر مشہور ہوکر خود چاہے دفن ہوجائے لیکن اپنے خاندان کی پگڑی کو اوپر رکھے۔'' (صفحہ ۲۱۸)

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی کا ایک خط اپنی بیٹی حافظہ رضیہ عشرت کے نام بھی ہے، وہ خط بھی بہت خوب اور قابل مطالعہ ہے، بیٹی کی جدائی ہر باپ پر کس قدر شاق گزرتی ہے، یہ وہی محسوس کرسکتا ہے جو اس مرحلہ سے گزرا ہو، جدائی پر بیٹی کو باپ کی جانب سے کیا نصیحت ملنی چاہیے اس کی عکاسی مکتوب نگار کے اس خط سے ہوتی ہے، لاحظہ ہو مذکورہ خط کا ایک اقتباس:

''...... یہ تو سسرال والوں کی باتیں تھیں، اس علاقے میں تمہارا پالا ایک اور شخص سے پڑے گا جسے عورتیں سرتاج کے نام سے تعبیر کرتی ہیں، وہ واقعی سرتاج ہوتا بھی ہے، جسے عام اصطلاح میں شوہر کہتے ہیں یہ کچھ زیادہ ہی نازک مزاج ہوتے ہیں، ذرا سی بات کا بُرا مان جاتے ہیں اور پھر نوبت کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے، ان کے معاملات میں لچک پیدا کرنا، اتنی لچک کہ تم خود کو ان کی مرضی کے مطابق ڈھال سکو، ان کے پسندیدہ رہن سہن، طور طریقے، نظریات وخیالات کو اپنانے کی کوشش کرنا، باہمی اختلافات، نرمی اور آپس کی بات چیت سے سلجھا لینا کہ کامیاب زندگی کے لیے یہ نیک شگون ہے، خدا کرے کہ تمہاری پوری زندگی پھولوں کی سیج کی طرح خوشگوار گزرے، تم زندگی کی مسافر ہو اور تمہارا غریب باپ رہنمائی کے لیے یہ ہدایات دے رہا ہے۔'' (صفحہ ۲۲۱-۲۲۲)

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی ایک جید عالم دین اور کہنہ مشق صحافی کے ساتھ ساتھ ایک معروف انشا پرداز بھی ہیں، ان کی انشاء پردازی کا ایک عمدہ نمونہ ان کی دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی ہے۔ ''آدھی ملاقات'' کا علمی وادبی رنگ وآہنگ مسلم ہے، چنانچہ قاری کو اس سے محظوظ اور مستفیض ہونے کے لیے ایک بار اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے، مفتی صاحب نے اپنی اس کتاب کے ذریعہ موبائل اور انٹرنیٹ کے اس دور میں خطوط کی اہمیت سے نئی نسل کو روشناس کرانے اور اس ورثہ کو نئی نسل کو منتقل کرنے کی ایک عمدہ کاوش کی ہے، جس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں، مفتی صاحب نے اپنی اس کتاب کے تعلق سے اپنے ''حرف چند'' میں بجا تحریر فرمایا ہے:

''گویا آدھی ملاقات سے موسوم خطوط کا یہ مجموعہ قوس قزح کی طرح ہے، جس کا ہر رنگ آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا کرتا ہے، بعض خطوط کے مندرجات سے ادارے کی اس دور کی سرگرمیوں اور افراد کی مشغولیت کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، کم وبیش پچاس سال کے دورانیہ میں لکھے گئے یہ خطوط میری انداز نگارش اور بدلتے ہوئے اسلوب سے بھی آپ کو واقف کراتے ہیں۔'' (صفحہ ۱۰)

۲۳۶ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت صرف ایک سو پچیس روپے ہے، جسے مکتبہ امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ، نور اردو لائبریری، حسن پور گنگھٹی، بکساما، ویشالی، بہار، الہدیٰ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ آشیانہ کالونی روڈ نمبر ۶، باغ ملی حاجی پور اور بک امپوریم اردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ ۴ سے حاصل کیا جاسکتا ہے، مصنف سے براہ راست رابطہ کا نمبر ہے 9431003131

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

حکایات اہل دل

قلم: مولانا رضوان احمد ندوی

انعامات الٰہیہ کی صحیح پہچان حاصل کریں

ہارون رشید اپنے دربار میں بیٹھے ہوئے تھے، پینے کا پانی منگوایا، قریب میں مجذوب صفت بزرگ حضرت بہلول رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے، جب ہارون رشید پانی پینے لگے تو انہوں نے ہارون رشید سے کہا کہ ایک منٹ رک جائیں وہ رک گئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا امیر المؤمنین! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آپ کو اس وقت پیاس لگ رہی ہے اور پانی کا گلاس آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ بتائیں کہ اگر آپ کسی جنگل یا صحراء میں ہوں اور وہاں پانی موجود نہ ہو اور پیاس شدت کی لگ رہی ہو تو آپ ایک گلاس پانی حاصل کرنے کے لئے کتنی دولت خرچ کردیں گے، ہارون رشید نے جواب دیا کہ اگر شدید پیاس کی حالت میں پانی نہ ملے تو چونکہ پانی نہ ملنے کی صورت میں بسا اوقات موت ہے تو اپنی جان بچانے کے لئے میرے پاس جتنی دولت ہوگی، خرچ کردوں گا تاکہ جان بچ جائے، یہ جواب سننے کے بعد بہلول مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب آپ بسم اللہ پڑھ کر پانی پی لیجئے۔

جب امیر المؤمنین پانی پی چکے تو حضرت بہلول مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین! میں ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں انہوں نے پوچھا کیا سوال ہے؟ بہلول مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوال یہ ہے کہ یہ پانی جو آپ نے پیا ہے اگر یہ پانی آپ کے جسم کے اندر ہی رہ جائے اور باہر نہ نکلے اور پیشاب بند ہوجائے، مثانے کے اندر پیشاب بھرا ہوا ہے اور باہر نکلنے کی صورت نہیں ہے تو اس کو باہر نکالنے کے لئے آپ کتنی دولت خرچ کریں گے، ہارون رشید نے جواب دیا کہ اگر پیشاب نہ آئے بلکہ پیشاب آنا بند ہوجائے اور مثانہ پیشاب سے بھر جائے تو یہ صورت بھی ناقابل برداشت ہے، اس لئے اگر کوئی شخص اس کے علاج کے لئے جتنی دولت مانگے گا، میں دیدوں گا، بہلول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین! اس کے ذریعہ میں یہ حقیقت بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی پینے اور اس کو باہر نکالنے کے برابر بھی نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سارا انتظام مفت میں دے رکھا ہے، مفت میں پانی مل رہا ہے اور مفت میں بدن سے خارج ہورہا ہے اس کے خارج کرنے کے لئے کوئی قیمت رہی ہے ذرا سوچئے۔ (اصلاحی واقعات: ص: ۲۳)

تہجد کی نماز پڑھ لو

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ لکھا ہے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روزانہ تہجد کی نماز کے لئے اٹھا کرتے تھے، ایک دن تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلی حتی کہ وقت نکل گیا چونکہ اس سے پہلے کبھی تہجد کی نماز نہیں چھوٹی تھی، پہلی مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا تھا کہ تہجد کی نماز چھوٹ گئی، چنانچہ اس کی وجہ سے ان کو اس قدر ندامت ہوئی کہ وہ سارا دن روتے روتے گذار دیا کہ یا اللہ مجھ سے آج رات تہجد کی نماز چھوٹ گئی، جب اگلی رات کو سوئے تو تہجد کے وقت ایک بزرگوار نے تشریف لاکر آپ کو تہجد کی نماز کے لئے جگانا شروع کیا کہ اٹھ کر تہجد پڑھ لو، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ گئے اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں وہی بدنام زمانہ ابلیس ہوں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کام تو انسان کو غفلت میں مبتلا کرنا ہے، نماز کے لئے اٹھانے سے تمہارا کیا کام؟ شیطان نے کہا اس سے بحث مت کرو، جاؤ تہجد کی نماز پڑھ لو اور اپنا کام کرو، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پہلے بتاؤ وجہ کیا ہے؟ مجھے کیوں اٹھا رہے تھے، جب تک بتاؤ گے نہیں میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، جب بہت اصرار کیا تو شیطان نے بتایا کہ بات دراصل یہ ہے کہ گذشتہ رات آپ پر میں نے غفلت طاری کردی تھی تاکہ آپ کی تہجد کی نماز چھوٹ جائے۔

چنانچہ آپ کی نماز چھوٹ گئی، لیکن اس کے نتیجے میں آپ نے سارا دن روتے روتے گذار دیا اور اس رونے کے نتیجے میں اتنے درجات بلند ہوگئے کہ اگر آپ اٹھ کر تہجد پڑھ لیتے تو آپ کے اتنے درجات بلند نہ ہوتے یہ تو ہمارا بڑے خسارے کا سودا ہوا اس لئے میں نے سوچا کہ آج آپ کو اٹھادوں تاکہ اور زیادہ درجات کی بلندی کا راستہ پیدا نہ ہو۔

گلاب کے پھول پر شبنم

عشق ومحبت کی یہ داستان بھی عجیب ہے کہ غار ثور میں جس سوراخ پر سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پاؤں رکھا تھا اس میں ایک سانپ تھا، اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں مبارک پر کاٹ لیا، جیسے ہی سانپ نے کاٹا، ابوبکر صدیقؓ کو تکلیف ہوئی اور زہر اثر کیا، ادب کی وجہ سے زبان سے کوئی لفظ نہ نکالا؛ کہ کہیں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند میں خلل نہ پڑجائے؛ لیکن درد کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آگئے اور سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دینی تھی کہ جب آنسو گرا تو زمین پر نہیں، بلکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رخسار مبارک پر گرا، چہرۂ اقدس پر آنسو پڑتے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر! تو کیوں روتا ہے، سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو تھے بتادیا کہ اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! میرا پاؤں اس سوراخ پر تھا، کسی موذی چیز نے پاؤں پر کاٹ لیا، جس کے زہر کی وجہ سے آنسو نکل آئے اور آنسو بھی گرے تو کہاں گرے؟ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور پر گرے، کسی شاعر نے اس پر بھی مضمون باندھ دیا۔

آنسو گرا ہے روئے رسالت مآبؐ پر قربان ہونے آئی ہے شبنم گلاب پر (خطبات ذوالفقار، ص: ۶؍۶۳)

سبحان اللہ! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آنسو شبنم کی مانند اور میرے آقا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رخسار گلاب کے پھول کی مانند، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا، ابوبکر! کیوں روتے ہو؟ عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس زہر کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے، اس لئے میں رو رہا ہوں، چنانچہ تاجدار مدینہ سرور کائنات فخر موجودات سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لعاب مبارک اس زخم کے اوپر لگایا جس کی وجہ سے تکلیف بھی جاتی رہی اور زخم بھی ٹھیک ہوگیا۔

رزق کا انتظام دشمن کے محل میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے فرعون کو بتادیا گیا کہ تمہاری مملکت میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا، جو تمہارے تخت وتاج کو چھین لے گا، اس نے کہا، اچھا! میں اس کا بندوبست کرتا ہوں، آئندہ دوسال تک وہ بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کرواتا رہا، جو بچہ پیدا ہوتا اسے ذبح کروادیتا، مردوں کے الگ باغیچے بنادیئے تاکہ یہ ادھر ہی کھیلیں، کھائیں، پئیں، سوئیں، عورتوں کے الگ باغیچے بنادیئے تاکہ وہ بھی ادھر ہی کھائیں، پئیں، سوئیں، بنی اسرائیل کے مرد وعورت کا ملنا جلنا منع کردیا گیا، دوسال تک کوئی خاوند اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا تھا، مقصد یہ تھا کہ نہ ماں باپ ملیں گے نہ بچہ ہوگا، اگر اس دوران کوئی بچہ پیدا ہو بھی گیا تو میں اسے قتل کروادوں گا، مگر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے غیبی طور پر یہ انتظام کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ماں کے پیٹ میں پرورش پاتے رہے، جب ولادت ہوئی تو آپ علیہ السلام کی ماں ڈری کہ ایسا نہ ہو کہ اس بچے کو بھی ذبح کردیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْهِ" اور ہم نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف کہ تو اس کو دودھ پلا: "فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ" اور اگر تجھے ڈر لگے کہ سپاہی اس کو نہ لے جائیں تو پھر اس کو ایک تابوت میں بند کر اور تابوت کو دریا میں ڈال دے: "فلیلقه الیم بالساحل" دریا سے یہ تابوت ساحل کے پاس جا لگے گا، پکڑے گا کون؟ "یاخذه عدو لی وعدو له" وہ جو میرا بھی دشمن اور اس کا بھی دشمن۔

ام موسیٰ کہتی ہے واہ خدایا! تیرے وعدے بھی عجیب! تو بچے کو بچانا چاہتا ہے تو میں کسی کونے میں رکھ دوں گی تاکہ یہ پولیس والوں کو نظر ہی نہ آئے یا پھر کوئی پولیس والا اس گھر میں آہی نہ سکے، تو نے بچانے کا وعدہ بھی کیا تو کتنا عجیب کہ اس کو تابوت میں ڈال اور تابوت کو دریا میں ڈال، اب سوچئے! اگر اس میں ہوا کے داخل ہونے کا بندوبست کریں تو سوراخ رکھنے پڑیں گے، اگر سوراخ رکھے گئے تو پانی اس میں داخل ہوجائے گا، گویا ضدین جمع ہوگئیں، بہرحال ماں نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے بچے کو تابوت میں ڈال دیا عقل کی بات بالکل نہ سنی، وہ جانتی تھی کہ یہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے جو میرا بھی پروردگار ہے اور بچے کا بھی پروردگار ہے، وہی بچے کی پرورش بھی فرمائے گا، چنانچہ کیا ہوا؟ اس بچے کو فرعون اور اس کی بیوی نے پکڑا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "والقیت علیک محبة منی" میں نے اپنی طرف سے محبت القا کردی، چنانچہ فرعون کی بیوی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ بہت خوبصورت لگ رہے تھے، کہنے لگی "لاتقتلوه" اس کو قتل نہیں کرنا "عسیٰ ان ینفعنا" ہوسکتا ہے یہ ہمیں نفع پہنچائے "او نتخذه ولدا" یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیتے ہیں، دیکھا! قدرت کا کرشمہ قوم کے بچے مروانے والا خود اپنے دل کے ہاتھوں مرا پڑا ہے۔

فرمان شاہی جاری ہوا تو بچے کو دودھ پلانے والی عورتیں آئیں مگر بچہ دودھ ہی نہیں پیتا، فرعون پریشان ہے کہ بچہ دودھ نہیں پیتا، عقل کا اندھا اس کی مت ماری گئی، ساری قوم کے بیٹوں کو مرواتا رہا یہ سمجھ نہ آئی کہ اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں سے بچے کی پرورش کروا رہے ہیں، دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا حال بھی عجیب تھا "و اصبح فواد ام موسیٰ فرغا ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنا علی قلبها لتکون من المؤمنین" اگر اللہ اس کے دل کو تسلی نہ دیتے تو وہ اپنا راز فاش کر بیٹھتی، لیکن اللہ نے دل کو طاقت دی، سنبھالا دے دیا، بیٹی کو بھیجتی ہے کہ دیکھ، فرعون کے گھر کیا ہورہا ہے، وہ فرعون کے گھر جاکر دیکھتی ہے کہ بچہ دودھ نہیں پی رہا، فرعون سے کہنے لگی، میں ایسے لوگوں کا پتہ نہ بتادوں جو اس بچے کی پرورش بھی کریں گے اور اس کے خیر خواہ بھی ہوں گے، مفسرین نے لکھا ہے کہ فرعون کے دل میں خیال گذرا کہ یہ خیر خواہوں کا نام لینے والی کون آئی، چنانچہ فرعون نے بچی سے پوچھا کہ کون ہیں اس کے خیر خواہ؟ بچی ایسی ذہین تھی کہ فوراً کہنے لگی کہ ساری قوم آپ کی خیر خواہ ہے، جو بھی دودھ پلائے گی اس کی خیر خواہ ہوگی، فرعون بچی کی بات سے مطمئن ہوگیا، بچی نے گھر آکر ماں کو صورت حال سے آگاہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں بھی بچے کو دودھ پلانے تشریف لے گئیں، بچے کو چھاتی سے لگایا تو بچے نے دودھ پینا شروع کردیا، فرعون خوشیاں منانے لگا، اسے یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ ہوسکتا ہے یہ اس بچے کی ماں ہو، کہتا ہے کہ اچھا ہوا، بچے نے تیرے دودھ پینا شروع کردیا ہے؟ تو اس بچے کو گھر لے جا اس کی پرورش ٹھیک سے کرنا، اس کی ہر چیز کا خیال رکھنا، میں تجھے سرکاری فنڈ سے اتنا وظیفہ دیتا رہوں گا، اللہ نے جو وعدہ فرمایا تھا وہ سچ کردکھایا؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "فرددنه الی امه کی تقر عینها ولاتحزن" کہ ہم نے لوٹا دیا اس کو ماں کے پاس تاکہ ماں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے دل میں کوئی غم نہ ہو "ولتعلم ان وعده الله حق" اور وہ جان لے کہ اللہ کے وعدے سچے ہیں "ولکن اکثر الناس لایعلمون" لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے، ام موسیٰ علیہ السلام اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور سرکار سے وظیفہ ملتا تھا، یوں اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر توکل کرنے والوں کو دوگنا منافع عطا دیتے ہیں۔ (خطبات ذوالفقار: ۲؍۶۹)

خدا کا در تھام لیجئے

حافظ ابن قیم نے ایک عجیب بات لکھی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ایک گلی سے گذر رہا تھا، ایک دروازہ کھلا، میں نے دیکھا کہ کوئی آٹھ نو سال کا بچہ ہے اور اس کی ماں اس سے خفا ہوکر اس کو تھپڑ لگا رہی ہے، اس کو دھکے دے رہی ہے کہہ رہی ہے تو نافرمان بن گیا ہے، میری کوئی بات نہیں سنتا، کوئی کام نہیں کرتا، دفع ہوجا، چلا جا یہاں سے، یہ کہہ کر ماں نے جو دھکا دیا تو وہ بچہ گھر سے باہر آگیا، فرماتے ہیں کہ ماں نے کنڈی لگالی، اب میں وہیں کھڑا رہ گیا کہ دیکھوں اب ہوتا کیا ہے؟ فرماتے ہیں بچہ رو رہا تھا چونکہ مار پڑی تھی، خیر وہ اٹھا اور کچھ سوچتا ایک طرف کو چلنے لگا، چلتے چلتے وہ ایک گلی کے موڑ پر پہونچا، وہاں کھڑے ہوکر وہ کچھ سوچتا رہا اور سوچنے کے بعد اس نے پھر واپس آنا شروع کردیا اور چلتے چلتے اپنے گھر کے دروازے پر آکر بیٹھ گیا، تھکا ہوا تھا، رو بھی کافی دیر سے رہا تھا، دہلیز پر سر رکھا، نیند آگئی، وہیں سوگیا، چنانچہ کافی دیر کے بعد اس کی والدہ نے کسی کام کے لئے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتی ہے کہ بیٹا اسی دہلیز پر سر رکھے پڑا ہوا ہے، والدہ کا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا، وہ پھر ناراض ہونے لگی اور کہنے لگی چلا جا یہاں سے، دور ہوجا میری نگاہوں سے، جب اس نے پھر اسے ڈانٹا اب وہ بچہ کھڑا ہوگیا، آنکھ میں آنسو آگئے، کہنے لگا، امی جب آپ نے گھر سے دھتکار دیا تھا تو میں نے سوچا تھا کہ میں کسی جگہ چلا جاؤں، میں بازار میں جاکر بھیک مانگ لوں گا، مجھے کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جائے گا، امی میں نے سوچا تھا کہ کسی کے جوتے صاف کردوں گا، کچھ کھانے کو مل جائے گا، امی! میں کسی کے گھر کا نوکر رہ جاؤں گا، مجھے جگہ بھی مل جائے گی، مجھے کھانا بھی مل جائے گا، امی یہ سوچ کر میں گلی کے اس موڑ تک چلا گیا تھا، مجھے دل میں یہ خیال آیا کہ مجھے دنیا کی سب نعمتیں مل جائیں گی، لیکن امی جو محبت مجھے آپ دے سکتی ہیں یہ محبت کہیں نہیں مل سکتی، امی یہ سوچ کر میں واپس آگیا ہوں، امی میں اسی در پر پڑا ہوں تو مجھے دھکے دے یا مار، میں کہیں نہیں جاسکتا، جب اس بچے نے یہ بات کہی ماں کی ممتا جوش میں آئی، اس نے بچے کو سینے سے لگالیا اور کہا میرے بیٹے، اگر تیرے دل میں یہ کیفیت ہے کہ جو محبت میں تجھے دے سکتی ہوں وہ کوئی نہیں دے سکتا تو میرے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

اس طرح اگر ہم دربار خدا کو تھام لیں تو خدائے پاک اپنی رحمت ومغفرت سے ہمیں چھپالیں گے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

تحفظ ناموس رسالت کے تقاضے اور ہماری ذمہ داریاں

(مفتی) محمد خالد حسین نیموی قاسمی

اللہ رب العالمین کے بعد جس ہستی کا ہم پر سب سے زیادہ احسان ہے؛ وہ سرور کائنات رحمت عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے، مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعلق ہے؛ وہ تعلق تمام دوسرے انسانی تعلقات سے بالاتر ہے۔ دنیا کا کوئی رشتہ اُس رشتے سے اور کوئی تعلق، اس تعلق سے جو نبی کریم اور اہل ایمان کے درمیان ہے، ذرہ برابر بھی کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے ان کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق ورحیم اور ان کی اپنی ذات سے بڑھ کر خیر خواہ ہیں. لہٰذا وہی سب سے زیادہ قریب بھی ہیں یہاں تک کہ جان سے بھی زیادہ قریب، حقدار اور ولی بھی ہیں.

سورہ احزاب کی چھٹی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُه اُمَّهٰتُهُمْ'' یعنی یہ نبی (مکرم) مومنوں کے لیے اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حق دار ہیں اور آپ کی اَزواجِ (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں، ایک مسلمان پر دوسروں کے جو حقوق ہیں انہیں ادا کرنے کے حوالے سے دیگر تمام انسانوں کے مقابلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ قریب ہیں، اس آیت کریمہ کی مزید وضاحت مندرجہ ذیل روایت سے ہوتی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " میں دنیا اور آخرت میں ہر مومن کا سب سے زیادہ قریبی ہوں، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُه اُمَّهٰتُهُمْ'' تو جس مسلمان کا انتقال ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے عصبہ (یعنی وارثوں) کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں کہ میں ان کا مددگار ہوں۔ (صحیح بخاری)

دوسرا حکم جو مذکورہ آیت کریمہ میں بیان کیا گیا اس کا تعلق امہات المومنین سے ہے. اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بموجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں. چوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مومنوں کی مائیں فرمایا گیا، لہٰذا امہات المومنین کی تعظیم وحرمت میں اور ان سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہونے میں وہی مقام ہے جو سگی ماں کا ہے، اس آیت نے ازواج مطہرات کو صراحتاً امت کی مائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارتاً امت کے روحانی باپ قرار دے دیا، یعنی لوگوں میں ماں کے لیے جو احترام اور تقدس اور بزرگی کے جذبات پائے جاتے ہیں، اس سے بھی زیادہ نبی کریم کی ازواج مطہرات کے لیے تقدس واحترام کا جذبہ ہونا چاہیے، اس آیت کے ذیل میں علامہ شبیر احمد عثانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: ''یقیناً امتی کا ایمانی وروحانی وجود نبی کی روحانیت کبریٰ کا پرتو اور ظل ہوتا ہے اور جو شفقت وتربیت نبی کی طرف سے ظہور پذیر ہوتی ہے، ماں باپ تو کیا تمام مخلوق میں اس کا نمونہ نہیں مل سکتا۔ باپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا کی عارضی حیات عطا فرمائی تھی؛ لیکن نبی کے طفیل ابدی اور دائمی حیات ملی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری وہ ہمدردی اور خیر خواہانہ شفقت وتربیت فرماتے ہیں جو خود ہمارا نفس بھی نہیں کر سکتا، اسی لیے پیغمبر کو ہماری جان ومال میں تصرف کرنے کا وہ حق پہنچتا ہے جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ''میں ہر مومن کی جان سے زیادہ اس کے قریب ہوں'' (صحیح مسلم) ایک اور مقام پر آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔'' میں ہر مومن سے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں''۔ (صحیح بخاری)

اس اولویت کا تقاضہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ کا حق تمام ایمان والوں پر سب سے زیادہ ہے تو ان کی محبت بھی اہل ایمان کے دلوں میں سب سے زیادہ ہونی چاہیے، یہاں تک کہ اپنی ذات سے، اپنے ماں باپ سے، اپنی اولاد سے بلکہ تمام انسانوں سے زیادہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کرنا لازم ہے، ارشاد ہے: ''لا یؤمن احدکم حتیٰ اکونَ احبَّ الیه من والده وولده والنّاس اجمعین'' (بخاری ومسلم)

تم میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے دل میں میری محبت اپنے والد اپنے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ کی محبت میرے دل میں کائنات کے تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے، سوائے میرے نفس کے، تو آقا نے فرمایا کہ اپنے نفس سے بھی زیادہ میری محبت ہونی چاہیے، تو انھوں نے کہا کہ اب اپنے نفس سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے نفس سے، اس کے مال سے، اس کی اولاد سے اور دنیا کے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، جس ذات سے جتنی محبت ہوتی ہے اس کی عزت وناموس اس کے لیے اتنی ہی اہم ہوتی ہے، جو سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اس کے ناموس کے تحفظ کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار رہتا ہے.. رسول اللہ کی ذات چوں کہ اہل ایمان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اس لیے محبت کے تقاضے کے عین مطابق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین نے محبت رسول اور اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو کر سر فروشی اور جاں سپاری اور فدائیت کے ایسے انمٹ نقوش قائم کیے ہیں جو قیامت تک کے لیے مشعل راہ ہیں... امت مسلمہ کے بچے اپنے رسول کے لیے جان نثاری کے جذبات سے لبریز تھے اس حوالے سے سینکڑوں واقعات کتب سیر میں موجود ہیں، یہاں صرف ایک واقعہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا: میں بدر والے دن صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں جانب نظر ڈالی تو دیکھا کہ میرے دونوں طرف دو نوجوان انصاری لڑکے کھڑے ہیں، میں نے تمنا کی کاش! میرے نزدیک کوئی طاقتور اور مضبوط آدمی ہوتے۔ ان میں سے ایک مجھے میرے پہلو میں ہاتھ مار کر کہنے لگا: "چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟" میں نے کہا: ہاں، بھتیجے! تمہیں اس کی کیا غرض ہے؟ اُس نے کہا: "مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ رسول اللہ کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے اتنی دیر تک جدا نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے جس کو جلدی موت آنی ہے، آ جائے۔"

عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس نوجوان لڑکے کے جذبات پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر مجھے دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح پہلو میں ہاتھ مارا اور اُس جیسی بات کہی۔ اتنے میں میری نظر ابوجہل پر پڑی۔ وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ میں نے کہا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ ابوجہل ہے. جس کے بارے میں تم دونوں سوال کر رہے تھے۔ ابن عوف کہتے ہیں: وہ دونوں جلدی سے اس کی طرف دوڑے اور دونوں نے اس پر تلوار کا وار کیا یہاں تک کہ اسے جہنم رسید کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ? کے پاس آئے اور آ کر آپ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا ?» یکما قتل ؟ ?« تم دونوں میں سے کس نے اس کو قتل کیا؟ اُن دونوں میں ہر ایک کہنے لگا: "انا قتلت"? میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپنے فرمایا: هل مسحتما سیفیکما ?« " کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر دی ہیں؟ اُنہوں نے کہا: نہیں آپ ? نے ان دونوں تلواروں پر نظر دوڑائی اور فرمایا:» کلا کما قتله۔ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور ابوجہل کا پہنا ہوا سامان وغیرہ معاذ بن عمرو بن الجموع کو عطا کر دیا۔

اور وہ دونوں نوجوان لڑکے معاذ بن عمرو بن جموع اور معاذ بن عفراء تھے، صحیح البخاری میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عوف کہتے ہیں: میں نے ابوجہل کی طرف ان دونوں کو اشارہ کیا۔ وہ دونوں لڑکے دو عقابوں کی طرح اس پر شدت سے ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ اسے واصل جہنم کر دیا اور وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔ "موجودہ زمانے میں بھی اس محبت کے کچھ عملی تقاضے ہیں اور کچھ نظری وفکری تقاضے ہیں، عملی تقاضہ تو یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو اپنی تمام خواہشات وجذبات پر مقدم رکھا جائے، ان کی سنتوں پر پوری دیانت داری کے ساتھ عمل کیا جائے، ان کے لائے ہوئے دین پر مکمل یقین اور اٹوٹ وفاداری ہو، ان پر نازل کردہ کتاب قرآن کریم سے بھرپور تعلق اور اس پر عمل ہو، ان کی سیرت وسنت کو اپنی ذات اپنے گھر اور اہل خانہ پر نافذ کیا جائے، ان کی اخلاقی تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کیا جائے، ان کی انسانیت پر مبنی پیغامات سے اپنے برادران وطن خاص طور پر اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو واقف کرایا جائے اور نبی کریم کے اسوہ کے عین مطابق اپنے پڑوسیوں کے دکھ درد مصیبت وغم میں شامل ہوا جائے (انک لتصل الرحم وتقری الضیف وتکسب المعدوم... کو ہر حال میں پیش نظر رکھا جائے۔

فکری ونظری پہلو یہ ہے کہ ان کو اپنا سب سے بڑا محسن جان کر اور ان کے حقوق کا ادراک کر کے ان کی اعلیٰ درجے کی تعظیم کی جائے ان کے لیے جان ودل قربان کرنے کو تیار رہیں اور اگر ان کی عزت وناموس پر کوئی بد بخت ملعون حملہ آور ہو تو اس کا دنداں شکن جواب دیا جائے، (شرعی وفقہی طور پر گستاخ رسول کی وہی سزا ہے جو مرتد کی سزا ہے، عہد رسالت میں یہ سزا جن ملعونوں پر نافذ کی گئی، احادیث، سیرت النبی اور فقہی کتابوں میں اس کی مکمل تفصیل مذکور ہے، اس موضوع پر شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کی الصارم المسلول اور قاضی عیاض کی الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ میں مفصل کلام موجود ہے؛ لیکن موجودہ حالات میں اقلیتی ودیگر جمہوری ممالک میں چونکہ ان سزاؤں کی تعمیل کروانے میں مشکلات ہیں اس لیے سر دست عملی وفکری طور بھی ایسے افراد اور ایسی ذہنیت کا تعاقب کیا جائے، (جن ملعونوں کی بات پہلے مشتہر ہو چکی ہو،) اگر ان کے ہفوات پہلے سے مشتہر نہ ہو تو ایسے آڈیو، ویڈیو اور گستاخانہ تحریروں اور خاکوں کی تشہیر وترویج سے بالکلیہ اجتناب کیا جائے۔

قانونی وجمہوری طور پر ہمارے لیے جو کچھ بھی کرنا ممکن ہو اس میں دریغ نہ کیا جائے، اور جمہوری انداز میں متحد ہو کر ہر قسم کے فروعی اختلاف کو پس پشت ڈال کر، بنیان مرصوص یا سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن کر مذہبی شخصیات بالخصوص حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت وگستاخی پر پھانسی کی سزا کے لیے قانون بنانے کا مطالبہ ملکی طور پر بھی کی جائے اس کے لیے مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے فضا بھی ہموار کی جائے اقوام عالم کو بھی اپنی قلمی، اخلاقی وفکری طاقت سے اس سمت میں قانون سازی کے لیے مجبور کیا جائے... ورنہ آج ملعون بھاجپا ترجمانوں کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ کی شان میں ہفوات بکے گئے ہیں، اور اس کی وجہ سے اپنے رسول سے محبت کرنے والے جیالوں میں زبردست اشتعال پیدا ہوا ہے اور کئی شہروں میں اس کی وجہ سے ناخوش گوار واقعات پیدا ہوئے ہیں، اس سے قبل حال ہی میں بنگلور اور کئی شہروں میں گستاخی کے ردعمل میں ایسے ہی حالات پیدا ہو چکے ہیں... ان حالات کے سد باب کے لیے قانون بنانے یا کم از کم موجودہ قانون کے مطابق سخت سے سخت کارروائی کا متحدہ طور پر بیک آواز مطالبہ کرنا چاہیے.. نہیں تو ایسے واقعات آئندہ بھی پیش آتے رہیں گے''اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا " (سورۃ الاحزاب)" بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں، اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے. " مشہور عباسی خلیفہ ہارون رشید نے ایک موقع پر حضرت امام دار الہجرہ مالک بن انس رح سے دریافت کیا کہ: اگر دنیا میں کسی جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کا واقعہ رونما ہو جائے تو ایسے حالات میں آقا ﷺ کی امت کی کیا ذمہ داری ہے؟؟؟؟؟؟ حضرت امام مالک نے تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ: امت مسلمہ اس سے بدلہ لے، پوچھا اگر حالات ایسے ہوں کہ ایسا نہ کر سکے تو پھر؟؟؟؟؟ امام مالکؒ نے وہ تاریخی جملہ کہا جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ نے فرمایا: پھر حضور کی ساری امت کو ڈوب مرنا چاہیے، اس کو جینے کا بھی کوئی حق نہیں (بحوالہ انسانی عظمت کے تابندہ نقوش) اس واقعہ سے مسئلے کی حساسیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے، واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملے ہوتے رہیں، رسول اللہ کے حرم پاک کو نشانہ بنایا جاتا رہے، حضرات امہات المومنین پر ہفوات بکے جاتے رہیں اور ہم خواب خرگوش کے مزے لیتے رہیں تو واقعتاً یہ ہمارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے، ایسے مواقع پر قانون کے دائرے میں جو کوشش ہمارے لیے ممکن ہو وہ کر گذریں تو ضرور اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد ہمارے شامل حال ہوگی ،ان تَنصُرُوا اللّٰهَ یَنصُرکم وَیُثَبِّتْ اَقدامَکم. (سورۃ محمد)" اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا. اور تمہیں ثابت قدم کر دے گا۔" مشکل حالات میں ناموس رسالت کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا اہل ایمان کی کامیابی کی ضمانت ہے.. یہ ضمانت خود اللہ رب العالمین نے دی ہے: "فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ-اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (اعراف:۱۵۷)

ترجمہ: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

نفسی الفداء ! وفداک ابی وامی یارسول اللہ! افضل صلوات اللہ علیک.

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم مشاہیر کی نگاہ میں

سید محمد عادل فریدی

مذاہب عالم میں اسلام ہی وہ تنہا دین ہے، جس کو آفاقی مذہب کہا جا سکتا ہے ، جس کے اندر زمانہ کی تمام تبدیلیوں اور تقاضوں کو اپنے اندر سما لینے اور اس کے مطابق پوری دنیا کے انسانوں کی راہنمائی کرنے کی صفت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے ریگزاروں سے نکل کر جب یورپ اور امریکہ کے مہذب اور تعلیم یافتہ قوموں کے پاس یہ دین پہونچا تو ان کے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہیں تھا اور دنیا کی مہذب ترین اور عقلمند ترین قوموں کو بھی اسلام کی حقانیت، معقولیت اور آفاقیت کا قائل ہونا پڑا، چنانچہ بے شمار غیر مسلم اور مغربی دانشمندوں ، سیاست دانوں اور مفکرں نے اپنی زبان سے بارہا اس کا اقرار اور اعتراف کیا۔ مغربی معاشرہ کے پروردہ نامور دانشوران اور اسکالرز اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین وتذلیل کرنے کی بے شمار کوششوں کے باوجود محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کی تعریف وتوصیف پر مجبور ہوئے۔ چنانچہ ذیل میں چند غیر مسلم اسکالرز، سیاست دانوں، دانشوروں اور اہم شخصیات کے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی شان میں کہے گئے اقوال اور ان کے اعتراف حق کی مختصر جھلک پیش کی جارہی ہے۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ دوست اور ہمنواؤں کو تو چھوڑ دیجئے دشمنوں اور کٹر مخالفوں کے ذہنوں کو کس حد تک اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے متاثر کیا ہے۔

☆ مشہور مغربی مصنف مائیکل ہارٹ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف The Hundred میں جب دنیا کے سو عظیم ترین انسانوں کی فہرست مرتب کرنے کا ارادہ کیا اور ایسے لوگوں کے ناموں کو ڈھونڈھا جنہوں نے دنیا کی تشکیل میں بڑا کردار ادا کیا ہے تو اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتاب میں سب سے پہلے نمبر پر رکھا۔ یہ مصنف ایک عیسائی ہوکر بھی اپنے دلائل سے ثابت کرتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پوری نسل انسانی میں سید البشر کہے جانے کے لائق ہیں۔ انہوں نے کتاب میں لکھا ہے کہ ''پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتاب میں دنیا کے عظیم ترین لوگوں کی فہرست میں پہلا مقام دینے پر بعض قارئین کو تعجب ہوگا اور بعض لوگ مجھ سے سوال کر سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا کی تاریخ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی وہ واحد ذات ہے جو مذہبی اعتبار سے بھی اور سیکولر نظریہ سے بھی اس قدر کامیاب ثابت ہوئی۔''

☆ مشہور فرانسیسی شہنشاہ اور مغرب میں فاتح اعظم کے نام سے مشہور نپولین بوناپارٹ کہتا ہے: میری خواہش ہے کہ میں بھی تعلیم یافتہ اور عقل مند لوگوں کی ایک فوج بناؤں اور قرآن کی تعلیمات کی بنیاد پر اس کی قیادت کروں۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا حیرت انگیز کارنامہ ہے کہ ایک قلیل عرصہ میں اتنی کثیر تعداد میں لوگوں نے بت پرستی کو چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کو اختیار کرلیا۔

☆ ہندوستان کی سیاست میں بابائے قوم کے نام سے مشہور مہاتما گاندھی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور آپ کی تعلیمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے: ''میں بہت مضبوطی کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا ہے اور کوئی بھی نظریہ تلوار کے زور پر اس طرح لوگوں کے دلوں میں گھر نہیں کرسکتا ہے، بلکہ یہ تو پیغمبر اسلام کی غیر معمولی سادگی، اخلاق کریمانہ، بے نفسی، اعتماد ویقین، اپنے صحابہ اور دوستوں کے ساتھ بے لوث محبت وشفقت، دین کے سلسلہ میں بے خوفی اور حق بات کہنے کی جرأت، اللہ پر کامل یقین اور اپنے مشن کے تئیں ان کی خودسپردگی تھی جس نے اسلام کو ان کے دلوں میں راسخ کردیا''

☆ فرانسیسی مورخ لیمر تین اپنی کتاب History de la Turquie میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ معمولی ساز وسامان کے ساتھ اگر عظیم مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں دنیا کے عظیم ترین انسانوں کا تقابل کیا جائے تو کوئی بھی عظیم تر ہستی پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ نہیں ہوسکتی ہے۔ مشہور زمانہ شخصیات نے فوجیں، قانون اور حکومتیں قائم کیں، اور انہوں نے یہ چیزیں مادی طاقتوں اور وسائل کی مدد سے اکٹھا کیں، مگر پیغمبر اسلام نے صرف قانون، حکومت اور فوج ہی کھڑی نہیں کی، بلکہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کو، نہ صرف اس وقت دنیا کی ایک تہائی آبادی کو، بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد کو کفر وضلالت، اور جہالت سے نکال کر خدا کی عبادت، تہذیب وشائستگی اور علم وکمال کے نور سے منور کردیا، آپ نے ان کے قلوب اور روح کو مسخر کرلیا اور انہیں ایک نظریہ کا تابعدار بنادیا۔ فلسفی، مبلغ، پیغمبر، قانون ساز، سپاہ سالار، ذہنوں کو مسخر کرنے والا دانائی اور حکمت کے عقائد پھیلانے والا، بت پرستی سے پاک معاشرہ تشکیل دینے والا، سیکڑوں ریاستوں کو ایک روحانی حکومت میں متحد کرنے والا اگر کوئی ہے تو وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

☆ بوسورتھ اسمتھ اپنی کتاب Mohammed and Mohammadanism میں لکھتے ہیں کہ قیصر روم اور پوپ نے بھی لوگوں پر اقتدار قائم کیا، لیکن ان کا اقتدار مادی وسائل اور طاقت کے بل بوتے پر تھا، بغیر مادی وسائل اور فوجی طاقت کے قیصر اور پوپ کا اقتدار ممکن ہی نہیں تھا، لیکن اگر کوئی شخصیت ہے، جس نے مادی وسائل اور فوجی طاقت کے بغیر لوگوں کو مسخر کیا اور خدائی قانون کو قائم کیا تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، جنہوں نے کسی مادی وسائل اور کسی خارجی مدد کے بغیر انسانوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

☆ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں اینی بیسنٹ کا نام بہت ہی عزت اور احترام سے لیا جاتا ہے، انہوں نے اپنی کتاب The Life and Techings of Muhammad میں لکھا ہے کہ کسی ایسے شخص کے لیے ممکن ہی نہیں ہے، جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور ان کی تعلیمات کا مطالعہ کیا ہو کہ وہ آپ کی ذات اور آپ کی تعلیمات سے متاثر نہ ہو۔ آپ خدا کے عظیم ترین پیغامبر تھے۔ میں جب بھی اس معلم عرب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کا مطالعہ کرتی ہوں تو میں اپنے اندر نئی توانائی اور سکون محسوس کرتی ہوں، اور ہر مرتبہ مجھے آپ کے تئیں ایک نئی طرح کی عظمت کا احساس ہوتا ہے۔

☆ تھامس کارلائل اپنی کتاب Heros and Heros worship میں لکھتے ہیں کہ ''میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان کی طبیعت میں نام ونمود اور ریاکاری کا شائبہ تک نہ تھا ہم انہیں صفات کے بدلے میں آپ کی خدمت میں ہدیہ اخلاص پیش کرتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کس طرح ایک اکیلے انسان نے غیر مہذب اور غیر تعلیم یافتہ قبائل کو ایک بے حد مضبوط، تعلیم یافتہ اور مہذب قوم میں تبدیل کردیا اور وہ بھی صرف دو دہائیوں کے اندر''

☆ ہندوستان کی تاریخ آزادی میں بلبل ہندوستان کے نام سے مشہور سروجنی نائیڈو اپنی کتاب Ideas of Islam, Speaches and writings میں لکھتی ہیں کہ ''اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کی عملی تعلیم دی ہے، اسلام نے جمہوریت کی عملی تعلیم اس طرح دی ہے کہ جب مسجد سے نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے اور اللہ کی عبادت کے لیے بلایا جاتا ہے تو امیر غریب، راجہ اور رنک سب ایک صف میں کھڑے ہوجاتے ہیں اور خدائے بزرگ وبرتر کی یکتائی اور کبریائی کے آگے روزانہ دن میں پانچ وقت سربسجود ہو جاتے ہیں''

مشہور زمانہ ادیب اور ڈرامہ نگار جارج برنارڈ شا اپنی کتاب The genuine Islam میں لکھتے ہیں کہ ''مجھے کامل یقین ہے کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجودہ دنیا کے حکمراں بن جائیں تو وہ موجودہ انسانی مصائب سے انسانیت کو نجات دلانے میں اور انسانی مسائل کا حل کر کے امن وسکون کی حکمرانی قائم کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ یقینی طور پر آپ انسانیت کے نجات دہندہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپ کا دین اور آپ کی تعلیمات کو آنے والے دنوں میں یورپ میں قبول کیا جائے گا اور یورپ میں آپ کے دین اور تعلیمات کو قبول کرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔''

☆ اسٹینلی لین پول اپنی کتاب Table Talk of the prophet میں لکھتے ہیں کہ ''پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کے بہترین محافظ تھے، آپ نرم گفتار اور شیریں زبان تھے، آپ کی باتیں دلوں میں اثر انداز ہوتی تھیں اور انسان ان کو قبول کرنے پر مجبور ہوجاتا تھا۔ جو شخص بھی آپ کو دیکھتا تو آپ کے تئیں عظمت وتوقیر کے جذبات سے بھر اٹھتا تھا۔ جو آپ کے قریب جاتا آپ کا گرویدہ ہوجاتا اور آپ سے محبت کرنے لگتا۔ آپ کو دیکھنے والا آپ کے بارے میں کہنے پر مجبور ہوجاتا کہ اس نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسی شخصیت کہیں نہیں دیکھی، آپ اتنے عظیم منصب پر فائز تھے، اس کے باوجود جب آپ گفتگو کرتے تو نہایت سادگی اور نرمی سے کرتے لیکن آپ کی باتوں میں یقین واعتماد کی پختگی اور مضبوطی ہوتی تھی، اور کوئی شخص آپ کی بات کو فراموش نہیں کرسکتا تھا۔''

☆ جیمس اے مائکنر نے اپنی تصنیف Islam: The Misunderstood Religion, in reader's digest میں اس طرح رقمطراز ہیں: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اسلام کی بنیاد ڈالی تقریبا 570 عیسوی میں عرب کے ایک ایسے قبیلہ میں پیدا ہوئے جو بتوں کی پرستش کرتے تھے، آپ یتیم ہی پیدا ہوئے تھے، آپ ہمیشہ غریبوں، ناداروں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں، غلاموں اور سماج کے پسماندہ لوگوں کی خبرگیری کرتے تھے۔ بیس سال کی عمر میں آپ ایک کامیاب تاجر بن چکے تھے، اور اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد آپ ایک مالدار عورت کے اونٹوں کے قافلے کے سردار بنادیے گئے، جب آپ پچیس سال کے ہوئے تو آپ کے امپلائر (جن کے ماتحت آپ تجارت کرتے تھے) نے آپ کی صلاحیت کو پہچانا اور آپ کو شادی کا پیغام دیا جبکہ وہ آپ سے ۱۵ سال بڑی تھیں آپ نے ان سے شادی کی اور جب تک وہ حیات سے رہیں، آپ نے ایک وفادار شوہر کا فرض ادا کیا۔ تمام عظیم تر پیغمبروں کی طرح آپ کے پاس بھی اللہ کا فرشتہ اللہ کا پیغام وحی کی صورت میں لے کر آیا اور اس نے آپ سے پڑھنے کے لیے کہا، اگر چہ آپ پڑھے لکھے نہیں تھے، لیکن آپ نے اس خدائی کلام کی اثر انگیزی سے مغلوب ہوکر پڑھنا شروع کیا اور خدائے واحد کی یکتائی اور وحدانیت کا پہلا سبق پڑھا۔ آپ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ آپ کی پوری زندگی عملی اور پریکٹیکل ہے، آپ کی شخصیت دیومالائی اور افسانوی نہیں ہے۔ جب آپ کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا اس وقت سورج میں گرہن لگا، لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ آپ کے محبوب بیٹے کے غم میں سورج کو گرہن لگ گیا ہے، لیکن حضر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اپنے صحابہ کے درمیان اعلان کیا کہ چاند اور سورج میں گرہن لگنا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے، اس کا تعلق کسی کے مرنے یا جینے سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق کسی کی پیدائش یا موت سے ثابت کرنا احمقانہ طرز عمل ہے۔ خود محمد صلی اللہ علیہ کے انتقال کے وقت ایک ہنگامہ برپا ہوا اور کچھ لوگوں نے آپ کے انتقال کے تعلق سے طرح طرح کی باتیں بنانی شرع کیں تو اسی وقت آپ کے خلیفہ اور صحابی نے لوگوں کے اس تذبذب کو ختم کیا اور اسلام کی مذہبی تاریخ کا عظیم تر خطاب کیا کہ اگر کوئی شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو جان لے کہ محمد کا انتقال ہو چکا ہے، لیکن اگر تم خدائے واحد کی عبادت کرتے ہو تو جان لو کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے زندہ رہنے والا ہے۔

☆ ڈاکٹر شیلے کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) گذشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل اور افضل تھے اور آئندہ ان کی مثال پیدا ہونا محال اور قطعا غیر ممکن ہے۔

☆ ہربرٹ جارج ویلز اپنی کتاب Muhammad and Islam میں لکھتے ہیں کہ اسلام تنہا ایسا دین ہے، جس کے قبول کرنے پر دنیا کے تمام شریف لوگ فخر کر سکتے ہیں،، یہ تنہا ایسا دین ہے، جسے میں نے سمجھا ہے اور میں مکرر اس بات کو کہتا ہوں کہ وہ دین جو خلقت وآفرینش کے رموز واسرار سے آگاہ ہے اور تمام مراحل میں تمدن و ثقافت کے ہمراہ ہے، وہ فقط اسلام ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

اخبار جہاں

محمد عادل فریدی

ہندوستان-بنگلہ دیش بس سروس دو سال بعد دوبارہ شروع

بنگلہ دیش اور ہندوستان کے درمیان مسافر بس سروس دو سال کے بعد جمعہ کو بحال کردی گئی۔بس کو ڈھاکہ سے کولکتہ کے لیے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا۔ان دونوں ممالک کے درمیان بسیں خدمات اکھاڑا سے اگرتلہ اور بینا پول سے ہری داس پور کے درمیان چلیں گی۔اس سے قبل 29 مئی کو دونوں ممالک کے درمیان مسافر ٹرین سروس بھی شروع کی گئی تھی۔ڈھاکہ-کولکتہ کے درمیان چلنے والی میتری ایکسپریس اور کولکاتا-کھلنا کے درمیان بندھن ایکسپریس کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا۔اسے شروع ہوئے دو ہفتے بھی نہیں گزرے تھے کہ دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان بس سروس بحال ہوئی۔اس کے ساتھ ہی یکم جون کو ہندوستان میں نیو جلپائی گوڑی اسٹیشن اور ڈھاکہ کے درمیان چلنے والی متھالی ایکسپریس کے نام سے ایک نئی دو ہفتہ وار ٹرین کو بھی دونوں ممالک کے وزرائے ریلوے نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ بس خدمات کے آغاز سے سیاحت کو فروغ ملے گا اور دونوں ممالک کے درمیان عوام کے درمیان تعلقات مضبوط ہوں گے۔اب ضروری منظوری ملنے کے بعد جلد ہی ہندستان میں ڈاکی اور بنگلہ دیش میں تمابیل کے درمیان بس سروس بھی شروع ہو جائے گی۔قابل ذکر ہے کہ کورونا وبا سے پہلے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹریفک کے پانچ راستے تھے۔(۱) ڈھاکہ-کولکتہ-ڈھاکہ، (۲) ڈھاکہ-اگرتلہ-ڈھاکہ، (۳) اگرتلہ-ڈھاکہ-کولکتہ (۴) اگرتلہ-ڈھاکہ اور (۵) کھلنا-کولکتہ-ڈھاکہ؛ یہ روٹس دوبارہ فعال ہوں گے۔ڈھاکہ-سلہٹ-شیلانگ-گوہاٹی-ڈھاکہ سڑک بھی مقررہ وقت کے اندر کھول دی جائے گی۔(یو این آئی)

جنوبی افریقہ: بس حادثے میں 15 افراد جاں بحق

جنوبی افریقہ کے شمالی تشوین کے پٹیریشو یک علاقے میں اربن روڈ M17 پر ایک بس کے ٹرک کی زد میں آنے سے کم از کم 15 لوگوں کی موت ہوگئی۔یہ اطلاع ایمرجنسی سروسز کے ترجمان تھابو چارلس ماباسو نے دی۔اطلاعات کے مطابق یہ حادثہ جمعہ کی علی الصبح پیش آیا۔(یو این آئی)

افغانستان میں بم حملے میں چھ افراد ہلاک

افغانستان کے صوبہ قندھار کے ضلع اسپن بولدک میں جمعرات کو ایک بم دھماکے میں طالبان کے مقرر کردہ پانچ سیکورٹی اہلکاروں سمیت چھ افراد ہلاک ہو گئے۔پولیس نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔شنہوا نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، ضلع کے پولیس سربراہ، مولوی محمد ہاشم محمود نے حملے کی تصدیق کی اور کہا کہ پچھلی جنگوں سے بچا ہوا ایک دھماکہ خیز مواد جمعرات کی صبح ایک گاڑی سے ٹکرانے سے پھٹ گیا۔(یو این آئی)

جنسی زیادتی کے جرم میں عیسائی مذہبی رہنما کو 16 سال قید کی سزا

امریکہ میں لاس اینجلس کی عدالت نے آرتھوڈوکس عیسائی تنظیم کے ایک مذہبی رہنما کو اپنے ہی مذہبی گروپ میں شامل لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا مجرم پائے جانے کے بعد 16 سال اور آٹھ ماہ قید کی سزا سنائی ہے۔بی بی سی نے جمعرات کو اپنی ایک رپورٹ میں یہ معلومات دی۔لا لوز ڈیل منڈو میگا چرچ کے رہنما نیسن جوکین گارشیا کو عدالت نے یہ سزا سنائی ہے۔(یو این آئی)

ملیشیا حکومت کا ناگزیر سزائے موت ختم کرنے کا فیصلہ

ملیشیا کی حکومت نے منشیات کی اسمگلنگ اور دہشت گردی جیسے جرائم کے لیے سزائے موت کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔حکومت کی جانب سے ان جرائم کے خلاف متبادل سزاؤں کا تعین کیا جارہا ہے۔ملیشیا کے وزیر قانون وان جنیدی ٹوانکو جعفر نے بتایا کہ کابینہ ان تمام جرائم جن کے خلاف سزائے موت دی جاتی ہے، کے لیے متبادل سزاؤں کا تعین کررہی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے متبادل سزاؤں کے حوالے سے بنائی گئی خصوصی کمیٹی کی جانب سے دی جانے والی تجاویز کو بھی قبول کرلیا ہے۔جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی طرح ملیشیا میں بھی منشیات کی اسمگلنگ اور قتل جیسے جرائم کے خلاف سزائے موت دی جاتی ہے۔ملائیشین حکومت نے 2018 میں سزائے موت معطل کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد انہوں نے ناگزیرو صوابدیدی سزائے موت کو ختم کرنے کا فیصلہ بدل دیا تھا۔حکومت نے اعلان کیا کہ آئندہ سال یہ سزا ختم کردے جائے گی لیکن عدالت کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ کسی مجرم کو پھانسی کی سزا دینے کا فیصلہ کرے۔وزیر قانون کا کہنا تھا کہ کسی نتیجے پر پہنچنے سے قبل حکومتی کمیٹی کی جانب سے متبادل سزاؤں کے متعلق دی گئی تجاویز کا جائزہ لیا جارہا ہے۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

سری لنکا کو سنگین انسانی بحران کا سامنا ہوسکتا ہے، اقوام متحدہ

اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ مالی بحران کے باعث سری لنکا کو سنگین انسانی بحران کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔عالمی خبررساں ادارے کے مطابق اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ شدید اقتصادی اور سیاسی بحران سے دوچار سری لنکا کو سنگین ترین انسانی ہنگامی صورتحال کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔اقوام متحدہ کی تنظیم برائے انسانی امور کے ترجمان ژینس لائرکے نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ سری لنکا میں شدید معاشی بحران ایک سنگین انسانی بحران میں تبدیل ہوسکتا ہے جہاں پہلے ہی لاکھوں افراد کو فوری امداد کی ضرورت ہے۔

ترجمان اقوام متحدہ نے مزید بتایا کہ سری لنکا کے سنگین انسانی بحران کے شکار ہونے کے خدشے کے پیش نظر ضروری اقدامات کررہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ریلیف دیا جاسکے۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

تعلیم و روزگار

مودی نے گجرات میں 3050 کروڑ روپے کے پروجیکٹس کا افتتاح کیا

وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو گجرات کے نوساری میں گجرات گورو ابھیان کے دوران 3,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔اس موقع پر مسٹر مودی نے کہا کہ آج گجرات گورو ابھیان ہے۔مجھے اس بات پر خصوصی فخر ہے کہ میں نے اتنے سال وزیراعلیٰ کے طور پر کام کیا، لیکن قبائلی علاقے میں اتنا بڑا پروگرام کبھی نہیں ہوا۔آج مجھے اس بات پر فخر ہے کہ گجرات چھوڑنے کے بعد جن لوگوں نے گجرات کو سنبھالنے کی ذمہ داری لی ہے اور آج جس ولولے اور جوش کے ساتھ بھوپیندر بھائی اور سی آر پاٹل کی جوڑی نیا اعتماد پیدا کر رہی ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج میرے سامنے پانچ لاکھ سے زیادہ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم ہے۔مجھے فخر ہے کہ میں اپنے دور میں جو نہیں کرسکا، آج میرے دوست کررہے ہیں اور آپ کی محبت میں اضافہ ہورہا ہے اور اسی لیے میں سب سے زیادہ فخر محسوس کررہا ہوں۔(یو این آئی۔)

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر محمد زاہد اشرف کو ویزیٹر ایوارڈ

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر محمد زاہد اشرف، صدر شعبہ بایوٹکنالوجی کو صدر جمہوریہ ہند رام ناتھ گوند کی جانب سے ویزیٹر کانفرنس دو ہزار بائیس سے پہلے جمعہ کو راشٹرپتی بھون میں منعقدہ تقسیم انعام پروگرام میں ویزیٹر ایوارڈ ملا۔قابل ذکر ہے کہ اس پروگرام میں پروفیسر نجمہ اختر بھی شریک تھیں۔اونچائی پر جانے کے بعد آکسیجن کی قلت کی وجہ سے خون کے تھکّے جمنے کے راز سے پردہ اٹھانے کے سلسلے میں پروفیسر اشرف کو یہ ایوارڈ ملا ہے۔انھیں انعام کے طور پر توصیفی سند کے ساتھ ڈھائی لاکھ روپے کی رقم بھی ملی ہے۔پروفیسر اشرف کو یہ ایوارڈ حیاتیاتی سائنس زمرے میں دیا گیا ہے، جس میں کل انتیس انٹریز موصول ہوئی تھیں۔ان کی تحقیق نے اونچائی پر انتہائی تشویش ناک ماحولیاتی حالات میں خون جمنے کے علاج اور اس کی تشخیص کے لیے حکمت عملی وضع کرنے میں کافی کامیابی حاصل کی ہے۔آکسیجن کی قلت اور قلب وشریانوں سے متعلق امراض میں ان کے اہم رول کے سلسلے میں پروفیسر اشرف کی گراں قدر تحقیقی خدمات کے پیش نظر انھیں یہ انعام دیا گیا ہے۔حال ہی میں پدم شری اعزاز سے سرفراز پروفیسر نجمہ اختر، شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروفیسر اشرف کو اس اعزاز پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ یونیورسٹی کی تحقیقی حصولیابیوں کا یہ اعتراف ہے۔انھوں نے زور دیا دے کر کہا کہ جامعہ کے شاندار سفر میں متعدد انعامات و اعزازت پہلی مرتبہ آئے ہیں۔پروفیسر اشرف کی کامیابی دوسری فیکلٹی اراکین کے لیے علمی مصروفیتوں کے ساتھ افضلیت کے حصول کے لیے باعث تحریک ہوگی۔پروفیسر اشرف نیشنل اکیڈمی آف سائنسز، الہ آباد اور انڈین اکیڈمی آف سائنسز، بنگلور کے منتخب فیلو ہیں۔وہ ممتاز گوبار سرچ کونسل کے رکن بھی ہیں۔پروفیسر اشرف کو ہندوستانی آبادی میں انتہائی اونچائی پر خون کے تھکّے جمنے سے متعلق اہم اور کلیدی کام کے لیے آئی سی ایم آر کا بسنتی دیوی امیر چند اور ڈی بی ٹی میں نیشنل بایو سائنس ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ان کی تحقیق کے ماحصل نے ہمیں انتہائی معاندانہ ماحول میں پہاڑوں، کھیلوں، زیارت گاہوں پر چڑھنے پر خون کے تھکّے بننے کے سلسلے میں ہماری تفہیم کو بہتر کیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ یہ دوسری مرتبہ ہے جب جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کسی پروفیسر کو ویزیٹر ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔اس سے قبل دو ہزار پندرہ میں پروفیسر ایم سمیع، سینٹر فار تھیوریٹیکل فزیکس، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی قیادت میں کاسمولوجی اینڈ اسٹروفزیکس ریسرچ گروپ کو بھی اسٹروفزیکس اور کاسمولوجی کے میدان میں معاصر مسائل کے سلسلے میں زبردست تحقیقی خدمت کے لیے یہ ایوارڈ مل چکا ہے۔(نیوز۔۱۸)

QS ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ DU:2023 کی رینکنگ 501-510 سے پھسل کر 521-530 پر، JNU 561-570 سے 601-650 پر، IIT دہلی 11 پائیدان اوپر

ملک کی باوقار یونیورسٹیوں میں شامل جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو)، دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) اور جامعہ ملیہ اسلامیہ (جے ایم آئی) کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ میں پھسل گئی ہیں۔دہلی یونیورسٹی اس درجہ بندی میں اپنے پہلے کے 501-510 مقام سے پھسل کر 521-530 زمرے میں چلی گئی ہے۔جبکہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) دہلی 11 درجے آگے بڑھ کر 174 ویں نمبر پر آ گیا ہے۔جے این یو کی درجہ بندی، جو پہلے 561-570 کے درمیان تھی، 601-650 بریکٹ پر آ گئی ہے۔جامعہ ملیہ اسلامیہ جو پچھلے سال 751-800 کے درمیان تھی اب 801-1000 کے درمیان آ گئی ہے۔(این ڈی ٹی وی)

پائیونیر کمپنی

PIONEER COMPANY

سائنس لیب، فرنیچر، سامان اور کانفرنس ہال بنانے والی پائیونیر کمپنی کو دہلی، نوئیڈا، بہار اور جھارکھنڈ میں مناسب تنخواہ پر (۱) فیلڈ ایکزیکیٹیو (۲) ڈسٹرکٹ (District) ڈیلرشپ کے خواہشمند حضرات رابطہ کرسکتے ہیں۔

ہمارے کسٹمر (Customer) ہیں: سی بی ایس ای اسکول (CBSE School) بی ایڈ کالج (B.Ed College) نرسنگ کالج (Nursing College) انجینئرنگ کالج (Engineering College)۔

نوٹ: کمپنی نئے سی بی ایس ای اسکول (CBSE School) بی ایڈ کالج (B.Ed College) ڈگری کالج (Degree College) نرسنگ کالج (Nursing College) کے لئے گائیڈ (GUIDE) بھی کرتی ہے۔

پتہ: ہوٹل ویلکم آر۔کے بھٹہ چاریہ روڈ پٹنہ۔01

Add: Hotel Welcome R.K Bhattacharya Rd, Patna-01

Mob: 9472278081 (For U.P, Bihar & Jharkhand)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

دارالقضاء کا وجود اس سرزمین پر اللہ کی رحمت اور اسلامی نظام عدل کی بین علامت ہے: حضرت امیر شریعت

جھارکھنڈ کے صاحب گنج میں دار القضا کا قیام، مولانا صدام حسین صاحب قاضی مقرر

دارالقضاء کا وجود اس سرزمین پر اللہ کی رحمت اور اسلامی نظام عدل کی بین علامت ہے، ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا فریضہ ہے کہ اگر ہمارے درمیان کوئی نزاع ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کے احکام کے ذریعہ حل کرائیں اور دارالقضاء ایسی جگہ ہے، جہاں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق معاملات کا حل کیا جاتا ہے۔اس لیے ہم سب کو چاہئے کہ اپنے عائلی معاملات دارالقضاء کے ذریعہ حل کرائیں۔ یہ باتیں امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ العالی نے 7 جون 2022 کو مدرسہ نظامیہ انوار العلوم ادھوا، راج محل، ضلع صاحب جھارکھنڈ میں دارالقضاء کے قیام کے موقع پر منعقدہ اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

آپ نے فرمایا کہ دارالقضاء ایسی جگہ ہے، جہاں ہر ایک کو انصاف ملتا ہے، یہاں نہ کوئی ہارتا ہے نہ کوئی جیتتا ہے بلکہ دونوں فریق انصاف پاتے ہیں اور دونوں جیت کر اٹھتے ہیں، جس کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے وہ شریعت کے مطابق اپنا حق پانے کے اعتبار سے جیتتا ہے اور جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے، وہ بھی حقدار کا حق مارنے کے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔اور اس طرح دونوں خیر کو حاصل کرتے ہیں۔دارالقضاء کا قاضی انصاف کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق فریقین کے بیانات سنتا ہے اور ان کے مسائل کا حل نکالتا ہے، دارالقضاء میں صرف فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ مسائل اور مشکلات کا حل نکالا جاتا ہے۔آپ نے کہا کہ امارت شرعیہ وہ واحد ادارہ ہے، جس نے امت کے بھی مسائل کو بڑے سلیقے سے حل کیا ہے، اور وقت کے تقاضوں کے پیش نظر ہر ممکن اقدام کیا ہے۔آپ نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنی پوری زندگی میں ایک بات کا خاص خیال رکھنا ہے، وہ یہ ہے کہ ان کا ہر کام اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہو۔ہم میں سے ہر شخص جنت میں جانا چاہتا ہے، لیکن اگر جنت جانا ہے تو اس دنیا کو بھی جنت بنانے کی کوشش کرنی ہے، اور دنیا کو جنت بنانے کے لیے سب سے اہم اور ضروری چیز اس دنیا میں عدل کا نظام قائم کرنا ہے۔اگر آپ کے کاموں میں عدل کا عنصر نہیں ہے تو آپ کا کام جنت میں لے جانے والا کام نہیں ہو سکتا۔اس لیے عدل کا نظام قائم کرنا بہت ضروری ہے، اسی نظام عدل کو قائم کرنے کی غرض سے امارت شرعیہ دارالقضاء قائم کرتی ہے۔تا کہ اس کے ذریعہ آپ کے معاشرہ میں عدل قائم ہو سکے۔ ہم میں سے اکثر لوگ دارالقضاء کو صرف نکاح، خلع اور طلاق کرانے کا مرکز سمجھتے ہیں۔لیکن یہ صرف دارالقضاء کے کثیر المقاصد کاموں کا ایک حصہ ہے۔دارالقضاء کا مفہوم اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، دارالقضاء آپ کے تمام مشکلات اور مسائل کے حل کرنے کا ایک مرکز ہے۔اس لیے ہم سب لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ اس مرکز سے اپنے آپ کو مربوط کریں اور اپنے مسائل اور مشکلات کا حل یہاں تلاش کریں، آپ نے اپنے خطاب کے دوران مولانا غیاث الدین صاحب، مولانا عبدالمنان صاحب، جناب مولانا حاجی افسر علی صاحب اور مدرسہ کے تمام مدرسین، منتظمین اور اراکین کا شکریہ ادا کیا، جن کی محنتوں اور توجہات سے صاحب گنج میں دارالقضاء امارت شرعیہ کا قیام ممکن ہو پایا۔

مولانا قاضی محمد انظار عالم قاسمی قاضی شریعت امارت شرعیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد حق کے ساتھ فیصلہ کرنا جملہ فرائض میں سے اہم اور ساری عبادتوں سے اشرف عبادت ہے، انبیاء اور رسولوں کی بعثت اسی لئے ہوئی اور خلفائے راشدین ہمیشہ اس کے ساتھ مشغول رہے، چونکہ نظام امارت شرعیہ کی بنیاد ہی حق وعدل پر رکھی گئی ہے، اس لئے اس میں شبہ نہیں کہ امارت شرعیہ کا شعبۂ دارالقضاء یہاں کے پورے نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، کیوں کہ اس سے مظلوموں کو انصاف اور مستحقین کو ان کا حق ملتا ہے اور ایک صالح اور پر امن معاشرہ کا وجود عمل میں آتا ہے۔قابل شکر ہے کہ موجودہ امیر شریعت مدظلہ نے جب سے امارت شرعیہ کی ذمہ داری سنبھالی ہے، اور شعبوں کے علاوہ امارت شرعیہ کے اہم اور کلیدی شعبہ دارالقضاء میں بھی کافی مضبوطی آئی ہے، موجودہ امیر شریعت مدظلہ کے دور میں نئے دارالقضاء میں کافی اضافہ ہوا ہے، صرف آٹھ ماہ کی قلیل مدت میں ۱۰ ذیلی دارالقضاء کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔اسی سلسلہ کی کڑی آج مدرسہ انوار العلوم ادھوا، راج محل، ضلع صاحب گنج میں دارالقضاء کا قیام ہے۔آپ نے مزید کہا کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیں، اور اپنے معاملات بالخصوص نکاح، طلاق، خلع، وراثت ودیگر خاندانی ومعاشرتی مسائل کا تصفیہ شریعت اسلامی کے مطابق کرائیں۔

نائب قاضی شریعت مولانا سہیل اختر قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ وہ ادارہ ہے، جس پر لوگوں کا اعتماد اور بھروسہ ہے، امارت شرعیہ ہر میدان میں مسلمانوں کی رہنمائی کرتی ہے۔اس ادارہ نے امت کی اجتماعیت اور اتحاد کو برقرار رکھا ہے اور اپنے دائرہ کار میں لوگوں کے لیے ایک امیر شریعت کی ماتحتی میں اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی شریعت کے دائرے میں گزارنے کو امارت شرعیہ نے ممکن بنایا ہے۔یہ امارت شرعیہ کے قیام کا بنیادی مقصد ہے۔آپ نے مزید کہا کہ امت کی رہنمائی اور اس کی خدمت کے لیے امارت شرعیہ کے خدام ہمیشہ تیار رہتے ہیں، جہاں بھی جیسی بھی ضرورت درپیش ہوئی امارت شرعیہ کے ارکان لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔انہوں نے آپسی انتشار وافتراق ختم کر کے امت کے وسیع تر مفاد میں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ کا اہم مشن اتحاد بین المسلمین ہے۔انہوں نے تعلیم کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں تعلیم وتربیت کی ضرورت رہی ہے، جس قوم نے تعلیم وتربیت پر توجہ دی وہ کامیاب ہوئی، بغیر تعلیم کے ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔آپ نے نہ صرف لڑکوں بلکہ لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی بھی اپیل کی۔مولانا ابوالکلام قاسمی مدرس نظامیہ انوار العلوم نے بھی خطاب کیا اور دارالقضاء کے قیام پر حضرت امیر شریعت، قاضی شریعت اور ذمہ داران امارت شرعیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اس موقع پر امارت شرعیہ سے تربیت یافتہ عالم دین مولانا صدام حسین قاسمی صاحب جو اس سے قبل ضلع بستی پور کے قاضی کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، انکو دارالقضاء صاحب گنج کا قاضی شریعت مقرر کیا گیا، حضرت امیر شریعت نے اپنے ہاتھوں سے انہیں پورے مجمع کے سامنے سند قضا دیتے ہوئے ان کے قاضی ہونے کا اعلان کیا اور ان کے سر پر دستار قضا باندھی۔آپ نے انہیں کار قضا میں عدل ومساوات برتنے، تقویٰ اختیار کرنے، مامورات کی انجام دہی اور منہیات سے بچنے کی وصیت بھی کی۔اجلاس کا آغاز قاری امان اللہ صاحب مدرس مدرسہ انوار العلوم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جب کہ بارگاہ رسالت میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ حافظ شفیق احمد صاحب نے پیش کیا، اجلاس کی نظامت کے فرائض قاری شفیق عالم صاحب استاذ مدرسہ ھذا نے انجام دیے۔ان حضرات کے علاوہ جناب مفتی ابوبکر صاحب قاسمی مدرس مدرسہ ھذ، جناب مولانا غیاث الدین صاحب سکریٹری مدرسہ، مولانا عبدالحنان صاحب خزانچی مدرسہ، جناب مولانا مبارک حسین قاسمی، حاجی افسر علی صاحب، مولانا عبدالوہاب صاحب، قاضی عبد المقیت صاحب، حافظ احتشام عالم رحمانی صاحب نے بھی اجلاس میں شرکت کی اور اجلاس کو کامیاب وبامقصد بنانے میں اہم رول ادا کیا۔آخر میں حضرت امیر شریعت کی دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

دنیا سے ظلم وحق تلفی کا خاتمہ اسلام کے نظام عدل کے ذریعہ ہی ممکن: مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی

داؤد نگر، ضلع اورنگ آباد میں دار القضاء کا قیام مولانا نجیب اللہ خان ندوی قاضی مقرر

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی طرف سے مورخہ 03 جون 2022 روز جمعہ بعد نماز عشاء اصلاحیہ اسلامک انگلش اکیڈمی اسکول چھتر دروازہ، داؤد نگر، ضلع اورنگ آباد میں دارالقضاء کے افتتاح اور مدرسہ اصلاحیہ داؤد نگر سے فارغ حفاظ کرام کی دستار بندی کے موقع پر ایک عظیم الشان اجلاس عام کا انعقاد نائب امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔اس موقع پر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت نائب امیر شریعت مدظلہ نے فرمایا کہ دنیا میں امن وشانتی کا قیام اور ظلم وحق تلفی کا خاتمہ اسلام کے نظام عدل کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔یہ وہ نظام ہے جس کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر ہے، جو تمام انسانوں کو مساوات کا درجہ دیتا ہے، جہاں کسی شریف کی حمایت اس کی شرافت کی بنیاد پر اور کسی کمزور پر ظلم اس کی کمزوری کی بنیاد پر نہیں ہوتا۔اور جہاں اس نظام عدل کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے وہ جگہ دارالقضاء ہے۔امارت شرعیہ کا کام اسی نظام عدل کو قائم کرنا ہے اور سو سالوں سے امارت شرعیہ اس نظام کو بہت ہی کامیابی کے ساتھ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں کامیابی کے ساتھ قائم کیے ہوئے ہے۔

موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب اس نظام کی توسیع کے لیے پرعزم ہیں اور انہوں نے ہر سال دس نئے دارالقضاء کے قیام کا ہدف متعین کیا ہے، الحمد اللہ آپ کی قیادت میں جناب قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی اور ان کے رفقاء کی محنت سے یہ ہدف سات ماہ کی مختصر مدت میں ہی تکمیل کے مرحلہ میں ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ امارت شرعیہ کی تاریخ میں پہلی بار گذشتہ کل ایک ہی دن میں دو جگہ دارالقضاء کا قیام عمل میں آیا، ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔آج آپ کی بستی میں دارالقضاء کے قیام کے ساتھ اس نظام کو مزید وسعت دی جا رہی ہے۔اب یہاں رہنے والے تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ اس نظام سے جڑیں اور اپنے تنازعات کو دارالقضاء میں آ کر اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق حل کرائیں۔حفاظ کرام کی دستار بندی کی مناسبت سے آپ نے تمام حفاظ کرام، ان کے والدین اور اساتذہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کا حق یہ ہے کہ اس کو پڑھا جائے، اس کے معانی کو سمجھا جائے اور اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔حضرت نائب امیر شریعت نے حضرت امیر شریعت کی علالت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکنے پر معذرت پیش کرتے ہوئے حضرت امیر شریعت کا پیغام لوگوں کو سنایا، آپ نے حضرت امیر شریعت کی طرف سے لوگوں کو اتحاد و یکجہتی قائم رکھنے، ذات پات، مسلک ومشرب رنگ ونسل اور ہر قسم کے نسلی اور لسانی اختلافات سے اوپر اٹھ کر کلمہ کی بنیاد پر متحد رہنے تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے اور تعلیمی اختصاص کو حاصل کر کے ترقی یافتہ قوموں کی صف میں کھڑے ہونے کی ترغیب دی۔قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی صاحب نے قضاء شرعی کی اہمیت وضرورت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے بعض معاملات ایسے ہیں جن میں مسلمان قاضی ہی فیصلہ کر سکتا ہے، مثلاً شوہر مفقود الخبر اور لاپتہ ہو جائے، پاگل ہو جائے، یا ایسے عذر کا شکار ہو جائے جس کی وجہ سے حق زوجیت ادا کرنے کے قابل نہ ہو ایسی صورت میں اس مظلوم عورت کو چھٹکارہ دلانے کے لیے اور اس کی عصمت وعفت کی حفاظت کے لیے دارالقضاء کے ذریعہ ہی نکاح کو ختم کیا جا سکتا ہے۔اس لیے دارالقضاء کا ہونا مسلمانوں کے درمیان ایسے ہی ضروری ہے جیسے کہ عبادات کے لیے مسجد کا ہونا۔مولانا قمر انیس قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ کی شرعی حیثیت اور اطاعت امیر کے سلسلہ میں بہت ہی موثر گفتگو کی۔مولانا احسان الحق قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ کے تعلیمی پیغام کو بیان کرتے ہوئے ایسے تعلیمی اداروں کے قیام کی طرف متوجہ کیا جہاں عصری تعلیم کے ساتھ دین کی تعلیم بھی جائے۔مولانا محمد عادل فریدی صاحب نے موجودہ حالات کے پیش نظر امارت شرعیہ کی تعلیمی تحریک سے جڑنے پر زور دیا۔اس موقع پر راج رام سنگھ سابق ایم ایل اے اوبرا اور اخلاق احمد خان ضلع پریشد ہسپورہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور امارت شرعیہ کی خدمات کی تحسین وستائش کی اور یقین دلایا کہ ہم سب امارت شرعیہ کے کاموں میں ممد ومعاون ہوں گے۔

اس موقع پر حضرت نائب امیر شریعت نے مولانا محمد نجیب اللہ خان ندوی کو حضرت امیر شریعت کی طرف سے ضلع اورنگ آباد کا قاضی مقرر کیا، ان کے سر پر دستار قضا باندھی اور سند قضا دیتے ہوئے انہیں اصول وضوابط پر عمل کرتے ہوئے کار قضاء انجام دینے کا حلف دلایا۔آپ نے انہیں امور قضاء کی انجام دہی میں مساوات وانصاف پر عمل پیرا ہونے اور ظلم وحق تلفی سے بچنے، مامورات پر عمل پیرا ہونے اور منہیات سے بچنے کی نصیحت کی۔اجلاس کا آغاز حافظ شکیل احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، نعت شریف حافظ احمد رضا معلم مدرسہ اصلاحیہ نے پیش کی۔اجلاس کی نظامت علاقہ کے مشہور عالم دین مولانا محمد مستقیم قاسمی صاحب نے کی۔انہوں نے امیر شریعت مدظلہ کی شان میں لکھا ہوا سپاس نامہ بھی مجمع کے سامنے پڑھ کر سنایا۔اس سے قبل حضرت نائب امیر شریعت اور دیگر علماء کرام کے ہاتھوں مدرسہ اصلاحیہ سے حفظ قرآن کی تکمیل کر چکے حفاظ کرام کی دستار بندی بھی عمل میں آئی، اور انہیں تحائف اور سرٹیفکٹ پیش کیے گئے۔تین طالبات کو بھی ردائے حفظ دی گئی۔اس سے قبل مدرسہ کے ناظم تعلیمات ماسٹر محمد انور صاحب اور دیگر معززین نے تمام مہمانوں کا گلدستہ پیش کر کے استقبال کیا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ کے شب وروز

امارت شرعیہ تاریکیوں کے درمیان نور خداوندی اور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے

مسقط یونیورسٹی عمان کے پروفیسرز کی امارت شرعیہ تشریف آوری پروالہانہ استقبال

مشرق وسطی کے قدیم تاریخی ملک عمان کے دارالحکومت مسقط سے کلیۃ العلوم الشرعیہ کے موقر اساتذہ کا ایک وفد آج مورخہ 6 جون کو امارت شرعیہ کے مرکزی دفتر پھلواری شریف، پٹنہ پہونچا۔اس وفد میں فضیلۃ الدکتور عبداللہ بن سعید بن خلفان المعمری حفظہ اللہ استاذ الفقہ واصولہ بکلیۃ العلوم الشرعیہ مسقط،عمان کے علاوہ کلیۃ العلوم الشرعیہ مسقط عمان میں انگریزی زبان کے اساتذہ فضیلۃ الاستاذ محمد بن عامر المجید ی حفظہ اللہ اور فضیلۃ الاستاذ حمد بن راشد الرزیقی حفظہ اللہ بھی شامل ہیں۔ان کے علاوہ اس وفد کے ساتھ مسقط میں مقیم ہندوستانی علماء خطباء کی ایک باوقار جماعت بھی امارت شرعیہ تشریف لائی،ساتھ میں دارالحکمۃ جامعہ رحمانی خانقاہ رحمانی مونگیر کے استاذ مولانا نورالدین صاحب بھی تھے۔قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب کے ساتھ امارت شرعیہ کے دیگر ذمہ داران وکارکنان نے معزز مہمانان کرام کا پر جوش استقبال کیا، انہیں خوش آمدید کہا اور پھولوں کا گلدستہ پیش کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔مہمانان کرام کے اعزاز میں امارت شرعیہ کے میٹنگ روم میں ایک تعارفی نشست منعقد کی گئی،جس میں قائم مقام ناظم صاحب کے علاوہ نائب ناظم مولانا مفتی محمد سہراب ندوی،صدر مفتی امارت شرعیہ مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی،مفتی امارت شرعیہ مولانا مفتی سعید الرحمٰن قاسمی، نائب قاضی شریعت مولانا مفتی سہیل اختر قاسمی،معاون ناظم مولانا احمد حسین قاسمی، نائب انچارج بیت المال جناب سمیع الحق صاحب،سکریٹری المعہد العالی مولانا عبدالباسط ندوی، استاذ المعہد العالی مولانا نور الحق رحمانی صاحب، نائب قاضی شریعت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب،مولانا ارشد رحمانی آفس سکریٹری،مولانا نصیر الدین مظاہری،ڈاکٹر سید نثار احمد،ڈاکٹر سید یاسر حبیب کے علاوہ دیگر ذمہ داران وکارکنان موجود تھے۔قائم مقام ناظم صاحب اور مولانا احمد حسین قاسمی صاحب نے مہمانوں کے سامنے امارت شرعیہ کے تمام شعبہ جات کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور امارت شرعیہ کی کارکردگی سے مہمانوں کو روشناس کرایا۔اس کے بعد معزز مہمانوں نے تمام شعبہ جات کے دفاتر، اسپتال، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور المعہد العالی کا معاینہ کیا اور بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور امارت شرعیہ کارکردگی سے کافی متاثر ہوئے اور اس کے ذریعہ ہورہے منظم کاموں کو دنیا کے لیے نمونہ بتایا،مہمانوں نے امید ظاہر کی کہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں امارت شرعیہ ہر شعبہ میں ترقی کے نئے منازل طے کرے گی۔انہوں نے کہا کہ ہمیں امارت شرعیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور اس کے شعبہ جات، کاموں اور مسلمانوں کی فلاح کے لیے اس کے ذریعہ کیے جارہے کاموں کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی،ہم محسوس کرتے ہیں کہ امارت شرعیہ تاریکیوں میں نور خداوندی اور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے۔یہ ادارہ مسلمانوں کو کلمہ واحدہ کی بنیاد پر متحد کرنے،ان کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھانے کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہے،مسلمانوں کے تنازعات کو حل کرنے اور حفظان صحت کے میدان میں بھی اس کی خدمات قابل قدر ہیں۔انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ امارت شرعیہ ملت کے تمام طبقات کو لے کر کام کررہی ہے،اور اس کی خدمات کا دائرہ بلاتفریق یہاں بسنے والے تمام انسان ہیں۔ہماری دعا ہے کہ ان کی امارت وقیادت میں امارت شرعیہ کے تمام شعبے بانی امارت شرعیہ اور اسلام کے شرعی اور فلاحی نظام عدل کے ساتھ آگے بڑھے، انہوں نے کہا کہ اس ادارہ کی خدمات کا چرچا صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہے،تمام مسلمانوں کو اس ادارہ کے استحکام کے لیے مخلصانہ کوشش کرنی چاہئے۔اس موقع پر مولانا عبدالباسط صاحب ندوی سکریٹری المعہد العالی نے عربی زبان میں جامع کلمات استقبالیہ پیش کیے اور امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی جانب سے تہنیتی پیغام پیش کیا۔

ملت کے استحکام کے لئے تنظیم کا استحکام ضروری

تنظیم امارت شرعیہ ضلع سوپول کے ضلع اور بلاک کے ذمہ داران کی میٹنگ کا انعقاد

کسی بھی قوم کی زندگی اور توانائی کے لئے تنظیم کی حیثیت روح اور غذا کی ہے،تاریخ کے مختلف ادوار کی شہادت ہے کہ جو قوم ربط باہم اور تنظیمی قوت میں جتنی مستحکم بنی،اس نے اسی تیز گامی کے ساتھ ترقی پائی،موجودہ وقت میں بھی اس کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں،اس لئے امارت شرعیہ چاہتی ہے کہ مسلمان اپنی تنظیمی صلاحیتوں کو بڑھائیں، اور ایک ایسا مثالی تنظیمی ڈھانچہ وجود میں آئے جو اپنی کارکردگی اور فعالیت سے ملت کی مسیحائی کا اہم فریضہ انجام دے۔ ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ کے نائب ناظم مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے شہر سوپول کی نورانی جامع مسجد میں تنظیم امارت شرعیہ کے ضلع وبلاک کے ذمہ داران کی میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے کیا،انہوں نے کہا کہ موجودہ امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایت پر یہ میٹنگ منعقد ہوئی ہے،اور اس کا اہم مقصد یہ ہے کہ وقت اور حالات کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے تنظیم امارت کے ڈھانچے کو مضبوط بنا جائے اور تنظیم کے باتربیت ذمہ داران ملت کی مخلصانہ خدمت کا بیڑا اٹھائیں،واضح رہے کہ مورخہ 5رجون 2022ء کو ضلع سوپول کے ضلع کمیٹی اور بلاک کمیٹی ذمہ داران کی میٹنگ زیر صدارت جناب احسان الحق صاحب نائب صدر ضلع کمیٹی سوپول منعقد ہوئی،میٹنگ کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔پھر سابقہ کاروائی کی تصدیق ہوئی اور اس کے بعد مرحومین کے لئے تجویز تعزیت پیش ہوئی اور دعاء مغفرت کی گئی۔

دیگر ایجنڈوں کی روشنی میں طے پایا کہ تمام بلاک کے ذمہ داران 15رجولائی تک پنچایت کے ذمہ داران کے انتخاب کا کام مکمل کرلیں گے،خود کفیل مکاتب کے نظام پر توجہ دیں گے اور 30رجولائی تک مکاتب اور مساجد کی رپورٹ بھی تیار کرلیں گے،اس میٹنگ میں جو عہدہ جس بلاک یا ضلع میں خالی ہے،ان کے لئے ناموں کی تجویز بھی پیش ہوئی اور اسی کے ساتھ حضرت امیر شریعت مدظلہ تمام ذمہ داران ونقباء کی جو عملی وفکری تربیت کا نظام بنانا چاہتے ہیں اس کا ذکر بھی آیا،شرکاء نے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جلد اس کے انعقاد کی سفارش کی ہے،اس موقع پر شہر سوپول میں دارالقضاء کی عمارت کی جلد تعمیر کے تعلق سے مالی فراہمی کی تحریک بھی پیش کی گئی،تمام حاضرین نے حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق اس کام میں حصہ لینے کا عہد کیا اور کہا کہ اس سلسلہ میں امارت شرعیہ کی طرف سے جو نظام بنایا جائے گا،ہم سب اس کا بھرپور تعاون کریں گے۔

تنظیم مسلمانوں کی ملی طاقت کا اصل سرچشمہ

تنظیم امارت شرعیہ ضلع مدھوبنی کی جائزہ میٹنگ اہم تجاویز کے ساتھ اختتام پذیر

حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی ہدایت پر ۵رجون کو شکری (مدھوبنی) کی جامع مسجد میں امارت شرعیہ کی ذیلی تنظیم امارت شرعیہ ضلع مدھوبنی کی ضلع وبلاک کمیٹیوں کی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ زیر صدارت مفتی انوار قاسمی صاحب منعقد کی گئی؛جس میں ضلع سطح اور کل انیس بلاک کے عہدہ داران وارکان نے شرکت کی۔تلاوت قرآن پاک سے اس مشاورت اجلاس کا آغاز ہوا, بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت پاک کا گلدستۂ عقیدت بھی پیش کیا گیا،بعدازاں مرکزی دفتر سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمان اور امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے معاون ناظم مولانا احمد حسین قاسمی مدنی نے حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کا پیغام حاضرین کو سنایا اور آپ کے متعین کردہ ایجنڈا پر تمہیدی گفتگو کی،انہوں نے کہا کہ تنظیم امارت شرعیہ کے بنیادی شعبوں میں سے ایک ہے؛جسے اس کے مخلص بانی محترم مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمایا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ امارت شرعیہ اپنے وسیع اغراض ومقاصد کی تکمیل میں اپنی تنظیمی قوت سے ہر کام میں مدد حاصل کرے گی اور اس شعبہ کے تحت متعلقہ تمام ریاستوں کے ہر کلمہ گو مسلمانوں کو جوڑا جائے گا اور اسی کے ساتھ ہر آبادی کے باصلاحیت افراد سے ملت کی خدمات اور اس کے پھیلے کاموں کی انجام دہی میں تنظیم سے تعاون حاصل کیا جائے گا۔ایجنڈا کے مطابق سب سے پہلے سابقہ کارروائی کی توثیق کی گئی اور اس کے مطابق پنچایت کمیٹیوں کی تشکیل کی تکمیل پر سبھوں نے اپنے اپنے بلاک کی پنچایت کمیٹیوں کے بنائے جانے کی رپورٹ پیش کی اگلا ایجنڈا خود کفیل مکاتب اس کا قیام اور نوعیت تھا جس پر تفصیل سے گفتگو ہوئی مکاتب دینیہ کے نظام پر بھی تمام شرکاء وذمہ داران نے اپنی اپنی جائزہ رپورٹ پیش کی، اکثر بلاکوں میں پنچایت سطح کی کمیٹیاں مکمل ہوچکی ہیں اور مزید اس کی تکمیل کے لیے آئندہ دو ماہ کی مہلت بھی طلب کی گئی، اور اس کے ساتھ ذمہ داران نے یہ عزم کیا کہ جلد سے جلد اس کا سروے کر کے رپورٹ ضلع کمیٹی کے ذریعہ مرکز کو بھیج دی جائے گی۔خالی جگہوں پر نئے ناموں کی تجویز پر تمام بلاک کمیٹیوں کے ذمہ داران نے ضلع سطح کی کمیٹی سے متعلق دوران اجلاس ہی غور وخوض کر کے اس کی فہرست دفتر کے ذمہ دار کے حوالے کردی ہے،بلاک کمیٹیوں میں خالی جگہوں کو پُر کرنے اور صدر وسکریٹری کے نائبین کے انتخاب کے لیے بلاک کمیٹی اپنی پنچایت کے ارکان سے مشورہ کرے گی ؛جس کی تکمیل اگلے ماہ تک کرلی جائے گی ،حضرت امیر شریعت مدظلہ کی جانب سے تمام صدر وسکریٹری اور نقباء حضرات کے لیے سماجی مسائل کو حل کرنے کی غرض سے بنیادی ٹریننگ کی تجویز کو لے کر تمام شرکاء نے مسرت کا اظہار کیا اور اسے ملی کاموں کو انجام دینے کی راہ میں اسپرٹ بتایا کہ اس طرح کی تربیت ہم لوگوں کی ضرور ہونی چاہیے, ان حضرات نے یہ تقاضہ رکھا کہ دفتر امارت شرعیہ کے ذمہ داران کی آمد سے مقامی کارکنان کو کافی تقویت پہنچتی ہے لہذا اس عمل کو آئندہ بھی جاری رکھا جائے ان لوگوں نے یہ بھی عہد کیا کہ ہم لوگ امارت شرعیہ کی آواز پر ہمہ وقت لبیک کہنے کیلیے تیار ہیں اور حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کا جو حکم بھی ملت کی سربلندی کے لیے ہوگا ہم اسے انجام دیں گے اور اب ان شاءاللہ ہر تین ماہ پر ضلع وبلاک سطح کی میٹنگ یقینی طور پر منعقد ہوا کرے گی،دونشستوں پر منعقد مشاورتی اجلاس بحسن وخوبی ظہر کی نماز کے بعد درج بالا اہم تجاویز کے ساتھ صدر اجلاس مفتی انوار قاسمی صاحب کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔

تنظیم امارت شرعیہ سہرسہ کی میٹنگ میں مختلف ایجنڈے پر غور وخوض

سہرسہ ضلع کے تنظیم امارت شرعیہ کے ضلع وبلاک کمیٹیوں کی ایک میٹنگ ضلع صدر جناب پروفیسر محمد طاہر کی صدارت میں دارالقضا مصطفےٰ نگر سہرسہ میں منعقد ہوئی جس کی نظامت کے فرائض ضلع سکریٹری جناب ڈاکٹر محمد طارق نے انجام دیئے۔کرونا وبا کے بعد ہونے والی یہ پہلی میٹنگ تھی،شرکاء نے جہاں ملک کے موجودہ حالات میں امارت شرعیہ کی اہمیت اور اس کی مضبوطی کے لئے لوگوں کو متوجہ ہونے پر زور دیا وہیں امارت شرعیہ کے ایجنڈے کے مطابق اگلے دو ماہ میں بلاک کمیٹی میں سرگرم ممبروں کو ضرورت کے مطابق جوڑنے اور پنچایت کمیٹی کی تشکیل دے کر اس کی رپورٹ ضلع کمیٹی کو دینے کے لئے بلاک کے ذمہ داروں کو کہا گیا،ساتھ ہی ہر گاؤں میں کہاں کہاں اردو اسکول، مدارس یا پرائیویٹ اسکول ہیں اس کی سروے رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا گیا تا کہ جس گاؤں میں تعلیمی ادارے نہیں ہوں وہاں مسجد میں مکتب کا نظم امارت شرعیہ کے توسط سے کیا جاسکے،میٹنگ میں ضلع میں امارت پبلک اسکول کے قیام پر بھی زور دیا گیا جس کے لئے امارت شرعیہ نے ہری جھنڈی بھی دے دی ہے . ادھر سہرسہ میں امارت ہیلتھ سنٹر کھلنے پر شرکاء نے خوشی کا اظہار کیا اور اس کے لیے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کا شکریہ ادا کیا ساتھ ہی دارالقضا کی نئے سرے سے بلڈنگ تعمیر پر بھی غور کیا گیا تا کہ وہاں تعلیم اور تربیت کے مختلف سنٹر کا قیام عمل میں لایا جاسکے جس سے نئی نسلوں کو روزی روزگار میں آسانی پیدا ہوسکے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

توہین رسالت کے مجرمین کو آئین کے مطابق سزا دی جائے: بہار کی ملی تنظیموں کا مشترکہ مطالبہ

تمام ملی تنظیموں کی جانب سے پریس کانفرنس اور حکومت کو میمورنڈم دینے کا فیصلہ، اس معاملہ میں اقدام کرنے والے ممالک کا شکریہ ادا کیا

حکومت کی ترجمان نوپور شرما اور حکمراں جماعت بی جے پی کے میڈیا انچارج و ترجمان نوین جندل کے ذریعہ پیغمبر اسلام کے خلاف توہین آمیز کلمات کہنے کی پوری دنیا میں مذمت ہورہی ہے۔ مسلمانوں میں اس کے خلاف سخت بے چینی ہے۔ عالمی دباؤ کی وجہ سے بی جے پی نے نوین جندل کو پارٹی سے نکال دیا جبکہ نوپور شرما کو چھ سالوں کے لیے معطل کیا ہے۔ ان دونوں کے خلاف ابھی تک کوئی ٹھوس قانونی کارروائی نہیں کی گئی، بلکہ الٹا انہیں پولیس پروٹیکشن دے دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں پورے ملک کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر ہے۔ حالانکہ پولیس نے نوپور شرما کے خلاف انڈین پینل کوڈ (IPC) کی دفعہ 153 (فساد پیدا کرنے کے ارادے سے اشتعال انگیزی کرنا) دفعہ 295 (کسی بھی طبقے کے مذہب کی توہین کرنے کے ارادے سے عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا یا ناپاک کرنا) اور دفعہ 505 (عوامی فساد کو ہوا دینے والے بیانات) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ایف آئی آر میں دیگر اکتیس لوگوں کا نام بھی شامل ہے، اس میں کئی مسلمانوں کا نام بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ ایف آئی آر کو بیلنس کیا جا سکے۔

اس تشویش ناک صورت حال پر غور خوض کرنے اور کوئی مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کی غرض سے مورخہ 9 جون 2022 کو بعد نماز مغرب بہار کی ملی تنظیموں کی ایک نشست امیر شریعت بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی صدارت میں مرکزی دفتر امارت شرعیہ میں منعقد ہوئی۔ اس نشست میں مولانا مشہود احمد قادری ندوی نائب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء بہار (مولانا ارشد مدنی)، مولانا محمد ناظم صاحب ناظم جمعیۃ علماء بہار (مولانا محمود مدنی)، مولانا رضوان احمد اصلاحی امیر جماعت اسلامی حلقہ بہار، مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی صدر مومن کانفرنس بہار، سید امانت حسین صاحب صدر مجلس امامیہ، سید شاہ حسین احمد سجادہ نشیں خانقاہ شاہ ارزاں پٹنہ سٹی، مولانا محمد اظہار عالم جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء پٹنہ، مولانا سالم صاحب جمعیۃ علماء پٹنہ، مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی نائب امیر شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ، مولانا محمد شبلی القاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ، مولانا محمد انظار عالم قاسمی قاضی شریعت امارت شرعیہ، مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی صدر مفتی امارت شرعیہ، مولانا مفتی سعید الرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ، مولانا سہیل اختر قاسمی نائب قاضی شریعت امارت شرعیہ، مولانا فاروق رحمانی خانقاہ رحمانی مونگیر، مولانا عبد اللہ انس قاسمی، مولانا محمد عادل فریدی، مولانا محمد ارشد رحمانی وغیرہ شریک ہوئے۔

تمام ملی تنظیموں کے ذمہ داروں کا یہ مشترکہ احساس تھا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی عنصر ہے، اس کے ایمانی وجود کی بقاء کا دارومدار محبت رسول پر قائم ہے، کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پوری کائنات حتیٰ کہ اس کے ماں باپ اور خود اس کی ذات سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ اس لیے اللہ کے نبی کی عزت و عظمت اور ناموس کا مسئلہ ملت کے ہر فرد کا مسئلہ ہے، خواہ وہ کسی بھی ملک کا باشندہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نوپور شرما اور نوین جندل کے ذریعہ توہین رسالت کا جو حالیہ واقعہ پیش آیا ہے اس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا ہے۔ اور ہر جگہ ہندوستان کے جمہوری اقدار و روایات اور اس کے نظم و نسق کی جگ ہنسائی ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے بھی امن پسند حضرات بے چین ہیں اور عالمی پیمانے پر اس کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اس سلسلہ میں اب تک جو کارروائی ہوئی ہے، وہ ناکافی ہے۔ اس لیے حکومت کو ایسا لائحہ عمل بنانا چاہئے کہ اس طرح کے واقعات پر قابو پایا جا سکے اور آئندہ کوئی ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اس سلسلہ میں جہاں عوامی بیداری کی ضرورت ہے، وہیں مضبوط سیاسی، قانونی اور سفارتی اقدامات بھی ضروری ہیں۔ خاص کر ان تمام ممالک کے سفارت خانہ کو شکریہ کا خط بھیجا جائے جنہوں نے اس معاملہ میں اقدام کیا اور توہین رسالت کے خلاف قرارداد منظور کیں۔

اس سلسلہ میں بالاتفاق مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:

(۱) تمام ملی تنظیموں کی طرف سے ایک پریس کانفرنس کی جائے اور حکومت تک اپنی بات پہونچائی جائے کہ اپنے رسول کی شان میں گستاخانہ کلمات مسلمان کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی سے انہیں سخت تکلیف ہوئی ہے اس لیے حکومت مسلمانوں کے اس دکھ اور تکلیف کو محسوس کرے اور اس کو دور کرنے کی تدبیر کرے۔ ملک کے دستور اور انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 295, 153 اور 505 کے مطابق توہین رسالت کے مجرمین کو جلد از جلد گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے، صرف پارٹی سے نکال دینا یا معطل کر دینا کافی نہیں۔

(۲) ملک کے کلیدی منصب پر فائز شخصیات (صدر جمہوریہ، وزیر اعلیٰ، ریاستوں کے گورنر)، مرکزی صوبائی حکومت کے وزراء، اضلاع کے ڈی ایم وغیرہ کے نام تمام ملی تنظیموں کی طرف سے مشترکہ خط لکھا جائے اور انہیں مسلمانوں کو ہوئی تکلیف سے واقف کرایا جائے۔

(۳) ان تمام ممالک کے سفارت خانہ کو شکریہ کا خط بھیجا جائے جنہوں نے اس معاملہ میں اقدام کیا اور توہین رسالت کے خلاف قرارداد منظور کیں۔

(۴) جمعہ کے خطاب میں ائمہ کرام سیرت نبوی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اور ان کے اعلیٰ مقام کا تذکرہ کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت، اعلیٰ اخلاق اور ان کے نورانی طریقوں سے مسلمانوں سمیت عام انسانوں کو آگاہ کریں۔

(۵) مسلمانوں کی جان و مال بہت اہم ہے، اس لیے کوئی احتجاج کا کوئی ایسا طریقہ نہ اپنایا جائے، جس سے ان کی جان و مال کو کوئی خطرہ ہو، یا انہیں کوئی نقصان ہو بلکہ اس کے علاوہ احتجاج کی دوسری موثر شکلوں کو اپنایا جائے اور جمہوری طریقہ سے حکومت پر دباؤ بنانے کی کوشش کی جائے۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، آپ کی سیرت طیبہ کو، دنیائے انسانیت پر آپ کی تعلیمات سے پڑنے والے مثبت اثرات کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے، ہندی و انگریزی زبانوں میں ان موادات پر مشتمل لٹریچر تیار کر کے غیر مسلموں میں تقسیم کیا جائے۔

(۷) نبی کریم صلی اللہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اخلاق کریمانہ کے تعلق سے غیر مسلم مشاہیر کے تاثرات و خیالات کو عام کیا جائے۔

رانچی میں جمہوری طریقہ پر اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے نوجوانوں پر پولیس کا گولیاں چلانا افسوس ناک: امارت شرعیہ

امارت شرعیہ کا وفد زخمی بچوں سے ملاقات کے لیے انتظامیہ کے رابطہ میں، پرامن مظاہرہ جمہوری حق ہے، مظاہرین پر گولیاں چلانے والوں پر کارروائی کا مطالبہ

مورخہ 10 جون 2022 کو جمعہ کی نماز کے بعد جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں توہین رسالت کے مجرمین کے خلاف اپنے دکھ اور تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے جمہوری طریقہ پر جمع ہوئے نوجوانوں پر پولیس کا گولیاں چلانا افسوس ناک ہے۔

امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے پولیس کی اس ظالمانہ کارروائی پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک کے آئین نے ہمیں جمہوری طریقہ پر اپنی ناراضگی کا اظہار اور احتجاج کرنے کا حق دیا ہے۔ رانچی میں نوجوانوں کی جماعت حکمراں جماعت بی جے پی کے ترجمانوں نوپور شرما اور نوین کمار جندل کے ذریعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز الفاظ کہے جانے کے خلاف پرامن اور جمہوری طریقہ پر اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے؛ لیکن پولیس نے ان کے خلاف بے رحمانہ طریقہ اپنایا اور گولیاں برسائیں جس کی بنا پر ایک لڑکا مدثر ولد محمد پرویز ساکن لیک روڈ رانچی شدید زخمی ہوا ہے اور رمس (RIMS) میں وینٹی لیٹر پر زندگی اور موت کے درمیان ہے، اس کے علاوہ درجنوں بچے زخمی ہو کر اسپتال میں پڑے ہیں، کئی بچوں کو رمس لے جایا گیا ہے اور بہت سے انجمن اسپتال میں ہیں۔

حضرت امیر شریعت نے کہا کہ اگر پولیس کو احتجاج ختم ہی کرانا تھا تو پولیس کے پاس احتجاج کو ختم کرنے کے لیے کئی طریقے ہیں، ایسے موقعوں پر پولیس آنسو گیس، پانی کی بوچھاڑ یا ربڑ کی گولیوں کا استعمال کیا کرتی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں پولیس نے لاٹھی چارج اور گولیاں برسانے سے ہی آغاز کیا جو کہ پولیس کے تعصب اور دوہرے رویہ کی واضح علامت ہے۔

امارت شرعیہ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس معاملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیق ہو اور مظاہرین پر گولی چلانے والے پولیس والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جو پولیس کی گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں ان کا بہتر علاج و معالجہ سرکاری خرچ سے کرایا جائے اور معاوضہ بھی دیا جائے، امارت شرعیہ کا ایک وفد لگاتار ڈی ایم اور انتظامیہ کے دیگر ذمہ داران سے بات کر رہا ہے تاکہ زخمی بچوں سے ملاقات کی جا سکے اور ان کا بہتر علاج و معالجہ کرایا جا سکے۔ امارت شرعیہ کے ذمہ داران مسلسل حکومت کے عہدے داران سے رابطہ میں ہیں اور حالات کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت امیر شریعت نے مسلمانوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اشتعال میں نہ آئیں اور کوئی پرتشدد طریقہ نہ اپنائیں، امن و امان قائم کرنے میں مدد کریں، امارت شرعیہ کی جانب سے بھی زخمیوں کے علاج میں تعاون کیا جائے گا۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اوپر دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زر تعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کر دیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798 رابطہ اور واٹس اپ نمبر

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ آپ نقیب کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(منیجر نقیب)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

بیوی کے ساتھ حسن معاشرت

مولانا سید صباح الدین

بیوی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور مردوں کی راحت اور سکون قلبی کا ذریعہ ہے، اللہ کا حکم ہے: ''اور اس (خدا) کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری بیویاں پیدا کیں، تاکہ ان کے پاس سکون پاؤ اور تمہارے آپس میں پیار اور اخلاص پیدا کیا، جو لوگ سوچ سمجھ سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (سورہ روم:۲۱)

اس آیت میں میاں بیوی کی سچی رفاقت اور ازدواجی زندگی کی راحتوں اور مسرتوں کا عطر چند الفاظ میں کھینچ دیا ہے۔ ایک دوسری آیت ہے: ''وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو تن واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، تاکہ اس سے سکون حاصل کرے۔ (سورہ اعراف:۲۴) میاں بیوی کے گوناگوں اور نازک تعلقات کو قرآن پاک نے لباس سے تعبیر کیا ہے ''وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم (مرد) ان کا لباس ہو''، اس میں وہ سارے لطیف اور نازک پہلو آگئے جو میاں بیوی کے تعلقات میں نکل سکتے ہیں۔

معاشرتی زندگی میں میاں بیوی کے حقوق برابر قرار دیئے: ''اور عورتوں کا حق مردوں پر نیکی کے ساتھ ویسا ہی ہے جیسا کہ عورتوں کا مردوں پر البتہ مردوں کو ان پر فوقیت حاصل ہے۔ (سورہ بقرہ:۲۸)

مگر اس فوقیت کی نوعیت محض ایک سربراہ خاندان کی ہے، اس سے حقوق کی مساوات پر اثر نہیں پڑتا، مرد اپنی خلقت اور ذمہ داریوں کے اعتبار سے اس فوقیت کا مستحق ہے، خود قدرت نے عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کو فہم و فراست اور جسمانی و عقلی خوبی میں برتری عطا کی ہے، اس کا ذکر قرآن مجید میں ایک دوسرے مقام پر ان الفاظ میں کیا ہے: ''مرد عورتوں کے نگراں ہیں، اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ بعض (مرد) کو بعض (عورتوں) پر جسمانی اور عقلی حیثیت سے فضیلت دی ہے اور اس سبب سے کہ وہ بیویوں پر اپنا مال صرف کرتے ہیں (سورہ نساء:۳۴)

مگر اس سے عورتوں کے حقوق میں کوئی فرق نہیں پڑتا، گھر کے معاملات میں مردوں اور عورتوں کی حیثیت خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمادی۔ تم میں سے ہر شخص اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی نسبت بازپرس ہوگی، امام وقت رعایا کا نگہبان ہے، اس سے رعایا کے بارے میں بازپرس ہوگی، مرد اپنی بیوی بچوں کا نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں بازپرس ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے، اس سے اس کے متعلق بازپرس ہوگی۔ (بخاری شریف، باب قوا انفسکم واھلیکم نارا) اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح مرد اپنی بیوی اور بچوں کا ذمہ دار ہے، اسی طرح بیوی گھر کی ذمہ دار ہے، اس لئے گھریلو معاملات میں عورتوں اور مردوں کی حیثیت مساوی ہوگی۔

بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم

اگر شادی کے بعد مرد عورت کو پسند نہیں کرتا، یا دونوں میں کسی سبب سے نااتفاقی ہو جاتی ہے تب بھی مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اور تحمل و برداشت کا حکم ہے، ارشاد ربانی ہے: ''اور بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے گذارا کرو، اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو کیا عجب ہے کہ تم کو ایک چیز پسند ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت خیر و برکت دے۔

عموماً گھریلو معاملات میں بہت چھوٹی چھوٹی باتوں سے میاں بیوی کے تعلقات میں خرابی کی بنیاد پڑ جاتی ہے، جو بیشتر عورتوں کی نازک مزاجی کا نتیجہ ہوتی ہے، حدیث میں عورتوں کی اس طبعی کمزوری کو ایک اچھی مثال سے واضح کیا ہے اور اس کو نظرانداز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اس کو توڑ دوگے، اس کجی کے ساتھ ان سے نباہ کرو۔ (بخاری، باب المداراۃ مع النساء وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما المرأۃ کالضلع) ایک حدیث میں ہے: ''**خیرکم خیرکم لاھلہ**'' تم میں سب سے بھلا وہ ہے جو اپنی بیوی کیلئے بھلا ہے۔

اختلاف کی صورت میں صلح کی کوشش

لیکن اگر میاں بیوی کے درمیان کشیدگی پیدا ہو جائے یا اس کا اندیشہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو، دونوں میں صلح کرانے کی کوشش کرنی چاہئے، ارشاد ربانی ہے: ''اگر میاں بیوی میں کشیدگی کا اندیشہ ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبہ سے مقرر کرو اور ایک پنچ عورت کے کنبہ سے، اگر یہ (دل سے) صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں صلح کرادے گا اور بے شک اللہ (سب کے ارادوں سے) واقف اور خبردار ہے، ایک دوسری آیت میں ہے: ''اور اگر عورت کو شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف ہو، تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (صلح کی کوئی بات طے کرکے) آپس میں صلح کرلیں اور صلح ہر حال میں بہتر ہے۔

طلاق اور عدت کے احکام

لیکن اگر صلح کی کوئی شکل نہ نکل سکے اور دونوں میں علیحدگی ضروری ہو جائے تو اللہ دونوں کا مالک ہے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مستغنی کردے گا: ''اور (اگر دونوں میں صلح کی کوئی صورت نہ نکل سکے) اور دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ دونوں کو اپنی قدرت سے ایک دوسرے سے بے نیاز کردے گا اور اللہ وسعت والا باتدبیر ہے۔، یعنی اللہ تعالیٰ دونوں کا سامان کردے گا، گویا طلاق بعض حالتوں میں ناگزیر ہو جاتی ہے، لیکن وہ شریعت کی نگاہ میں ''ابغض المباحات'' یعنی جائز چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے، اس لئے کلام مجید میں بار بار صلح کی تاکید ہے، لیکن طلاق میں بھی خوش اسلوبی کے ساتھ طلاق دینے کا حکم ہے، تین طلاقیں ایک ساتھ نہ دے، بلکہ وقفہ وقفہ سے دے کہ شاید دونوں میں صلح و مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے اور شوہر رجوع کرلے۔

(یعنی طلاق بائن پڑنے سے پہلے پھر اس کو بیوی بنالے) لیکن اگر اس کی شکل بھی نہ نکل سکے، تو مرد کا فرض ہے کہ ایام عدت میں عورت کو اپنے گھر سے نہ نکالے اور ختم عدت تک اس کی کفالت کرلے، اللہ کا حکم ہے: ''اے پیغمبر مسلمانوں سے کہو کہ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہتے ہو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو اور طلاق کے بعد ہی سے عدت کا شمار کرو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے، ڈرتے رہو (عدت میں) ان کو گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلی ہوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، جس نے ان سے باہر قدم رکھا، تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا، تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ (طلاق کے بعد) ملاپ کی کوئی صورت پیدا کردے، جب عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب ہوں، تو (طلاق سے رجوع کرکے خوش اسلوبی سے ان کو روک لو یا خوش اسلوبی سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو آدمیوں کو گواہ بنالو اور (ضرورت کے وقت) اللہ کا پاس کرکے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔

محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے

تعلیم روشنی ہے جہالت تاریکی۔ دین و دنیا کی راہیں روشنی میں آسانی سے طے کی جاسکتی ہیں، اسی لئے اسلام میں تعلیم حاصل کرنا مرد و عورت پر یکساں لازم ہے۔ نبی آخرالزماںؐ پر پہلی وحی میں اقرا کا حکم ہوا؛ یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ ہر زمانہ میں قوموں کا عروج و زوال وقوع پذیر ہوتا رہا ہے۔ دنیا میں جو قومیں علم کے زیور سے آراستہ ہیں وہ عددی اعتبار سے کم ہونے کے باوجود دنیا میں اپنا ایک مقام رکھتی ہیں۔ وطن عزیز میں لاکھوں تعلیمی ادارے قائم ہیں جہاں شب و روز طلبا و طالبات اپنے مشن میں کامیابی کے ہدف کو حاصل کرنے کیلئے محنت کرتے ہیں اس لئے کہ بزرگوں کا قول ہے 'کلید مشقت ظفر است' محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ اس قول کے برعکس محنت کے بجائے جو لوگ صرف تصورات کی دنیا میں سرگرداں ہیں وہ کامیابی سے دور ہیں۔ یہ باتیں اس تناظر میں کہی جارہی ہیں کہ ملک میں سب سے اہم اور پروقار امتحان یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے ذریعہ منعقد کیا جاتا ہے اس میں کامیاب ہونے والے طلبا و طالبات انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (IAS) انڈین فارن سروس (IFS) اور انڈین پولس سروس (IPS) کی ملازمت حاصل کرتے ہیں۔ یو پی ایس سی نے 2021 کے سول سروسز امتحان کے نتائج کے ساتھ یو پی ایس سی ٹاپرز کی فہرست کا بھی اعلان کیا ہے۔ جس میں اس سال کی ٹاپر شروتی شرما ہیں۔ انہوں نے اے آئی آر 1 حاصل کیا ہے، جبکہ انکیتا اگروال اور گامنی سنگلا نے بالترتیب دوسرا اور تیسرا رینک حاصل کیا ہے۔ یو پی ایس سی کے اعلان کے مطابق 685 امیدواروں نے کوالیفائی کیا ہے۔ 'وزیر اعظم نریندر مودی نے ٹویٹر پر سول سروسز کا امتحان پاس کرنے والوں کو مبارکباد دینے کیلئے اپنی پرتپاک خواہشات کا اظہار کیا' انہوں نے لکھا ''ان تمام لوگوں کو جنہوں نے سول سروسز (مین) امتحان، 2021 میں کامیابی حاصل کی ہے، مبارک ہو۔

ہندوستان کی ترقی کے سفر کے ایک اہم وقت میں جب ہم آزادی کا امرت مہوتسو منا رہے ہیں، ان کے انتظامی کیریئر سے ملک ترقی کی نئی اونچائیوں کو چھوئے گا۔ کل کامیاب امیدواروں میں یو پی ایس سی کے مطابق، 244 عام زمرے سے، 73 معاشی طور پر کمزور طبقوں سے، 203 دیگر پسماندہ طبقات کے، 105 درج فہرست ذات سے، اور 60 درج فہرست قبائل سے تعلق رکھتے ہیں، مجموعی طور پر 18 مسلم امیدوار بھی کامیاب ہوئے ہیں۔

یو پی ایس سی میں سرفہرست تینوں مقامات پر لڑکیاں ہیں۔ اول رینک لانے والی شروتی نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کا نام روشن کیا ہے۔ آل انڈیا پہلا مقام حاصل کرنے والی شروتی شرما سینٹ اسٹیفنز کالج اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی سابق طالبہ ہیں، جامعہ ملیہ اسلامیہ رہائشی کوچنگ اکیڈمی سے انھوں نے یو پی ایس سی سول سروسز کی تیاری کی، یو پی ایس سی سول سروسز امتحان-2022 کا حتمی نتیجہ جاری کردیا گیا۔ یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے ذریعہ جاری کردہ ریزلٹ کے مطابق شروتی شرما (رول نمبر 0803237) نے پورے ہندوستان میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے مقامات پر بھی لڑکیوں نے قبضہ جمایا ہے۔ یعنی لڑکیوں نے اس بار لڑکوں پر بازی ماری ہے۔ سول سروسز کے امتحان میں بہار کے امیدواروں نے بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ موتیہاری کے پتاہی بلاک واقع نارائن پور گاؤں باشندہ شبھنکر پرتیوش پاٹھک کو 11 واں رینک ملا ہے۔ وہیں مونگیر کی انشو پریہ یادو کو 16 واں رینک ملا ہے۔ پٹنہ کے بسکومان کالونی کے رہنے والے آشیش نے 23 واں رینک حاصل کیا ہے۔ انہوں نے پہلی بار میں ہی یہ کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے سیمنٹی کارپوریشن کی نوکری چھوڑ تیاری کی۔ وہیں روہتاس کے امن آکاش نے 360 واں رینک حاصل کیا ہے۔ امن آکاش نے مدھیہ پردیش میں ایس بی آئی کے مینیجر کے عہدہ پر کام کرتے ہوئے یہ کامیابی حاصل کیا ہے۔ تمام کامیاب امیدواروں کو بہت بہت مبارکباد۔ (اداریہ روزنامہ تاثیر: ۳۱؍مئی ۲۰۲۲ء)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

امانت داری مومنانہ صفت

مولانا جاوید اشرف المدنی: مدینہ منورہ

امانت داری کریمانہ صفات میں سے ایک اہم صفت ہے، جس میں یہ صفت پائی جائے وہ دنیا میں بھی ہرایک کی نظر میں محبوب ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے یہاں بھی اس کا مرتبہ ومقام بلند وبالا ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمادیا گیا کہ آپ امین فی الارض وامین فی السماء۔ کہ زمین وآسمان میں آپ کی امانت داری کے چرچے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم الصادق الامین یعنی سچے اور امانت دار کے عظیم القاب سے معروف تھے، قیامت سے پہلے اچھی اچھی صفات اور بلند وبالا خصائل اٹھالئے جائیں گے، متعدد روایات میں منقول ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ امانت داری سب سے پہلے اٹھالی جائے گی، یعنی دھیرے دھیرے لوگوں میں امانت داری کی صفت ختم ہو جائے گی، امانت داری کیا ہے؟ اس کو جاننے کی ضرورت ہے، امانت عربی زبان کا لفظ ہے امن سے مشتق ہے، امن یا امان کا مفہوم عربی، دل کے سکون پر دلالت کرتا ہے، سید امام جوہری کا بیان ہے، ابن منظور مشہور عرب لغت داں کہتے ہیں کہ: امانت خیانت کی ضد ہے، جس سے حفاظت کا مفہوم نکلتا ہے کہ امانت دار یعنی حفاظت کرنے والا، اس لئے رجل امن اور امین کے معنی ایک ہی ہیں، امانت کے عربی لفظ کے ساتھ داری کا لفظ جڑا ہے یہ فاری لفظ داشتن سے ماخوذ ہے جس کے معنی میں رکھنا، امانت داری یعنی امانت کا رکھنا، امانت کی حفاظت کرنا، اس کو ضائع نہ کرنا وغیرہ اس کا معنی ہے۔ عربی کے اصلی معنی کے مفہوم سے بعض چیزیں واضح ہو جاتی ہیں کہ امانت متعدد انواع واقسام کو شامل ہے مثلا مال کی حفاظت کرنا اور اس میں خرد برد نہ کرنا یہ مال کی امانت داری ہے، اس طرح عورت اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، یہ عزت وآبرو کی امانت داری ہے، اسی طرح کسی کے راز کو راز رکھنا اس کو دوسروں پر افشا نہ کرنا، کسی کے عیب کو چھپانا اور اس کو نہ کھولنا یہ بھی امانت میں شامل ہے، اسی امانت کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتیں مثلا آنکھ، کان، زبان، پیٹ، ہاتھ، پیر، اور شرم گاہ وغیرہ یہ سب اللہ تعالی کی دی ہوئی امانت ہیں، ان اعضاء کا صحیح استعمال کرنا امانت داری اور ان کا غلط استعمال نعمت خداوندی میں خیانت ہے۔

دین اسلام میں امانت داری کی کتنی اہمیت ہے، اسلام میں اس صفت کا کیا مرتبہ ومقام ہے اس کا کچھ اندازہ اس حدیث شریف سے کر لیجئے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے، یہ فرماتے: لا ایمان لمن لا امانۃ لہ (مسند احمد: رقم 12410) اس کا ایمان ہی نہیں جس میں امانت داری نہیں۔ معلوم ہوا کہ جس میں خیانت ہو امانت داری نہ ہو اس کا ایمان ہی نہیں یعنی اس کا ایمان بے بھروسہ ہے، اسی لئے حضرات انبیا علیہم السلام کے متعلق یہ بات قرآن کریم میں صاف طور پر بتادی گئی ہے کہ ان کا خاص وصف امانت داری رہا ہے، چنانچہ سورہ شعراء میں متعدد انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ بات کہلوائی گئی: انی لکم رسول امین میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ میں دعوت اسلام کا کام شروع فرمایا تو کافروں، مشرکوں نے مخالفت کی، اور مخالفت ہی کیا جتنا ستا سکتے تھے ستایا، تاہم اپنی امانتیں پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس رکھتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بروئے عمل لایا گیا تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان دشمنان اسلام کی امانتیں رکھی ہوئی تھیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت داری دیکھئے کہ اپنے قاتلوں کا مال ان تک پہنچانے کے لئے اپنے عم زاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلایا اور ان کو امانتیں سپرد فرمادیں تاکہ وہ ان ظالموں کی امانتیں ان تک پہنچائیں، کیا دنیا میں اس کی نظیر مل سکتی ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام معزز فرشتہ کی امانت داری بھی اللہ تعالی نے بیان فرمائی ہے، چنانچہ سورۂ شعراء میں ارشاد عالی ہے: نزل بہ الروح الامین یہ قرآن لے کر جو نازل ہوئے ہیں روح (جبرئیل) ہیں جو امین ہیں۔ امانت داری ایسی صفت ہے جو بہت سی چیزوں کو شامل ہے، چنانچہ دین میں امانت داری عزت وآبرو میں امانت داری، مال و دولت میں امانت داری، جسم کے اعضاء میں امانت داری، علم ومعرفت میں امانت داری، گواہی میں امانت داری، فیصلہ میں امانت داری، لکھنے میں امانت داری، بات نقل کرنے میں امانت داری، راز کو راز رکھنے میں امانت داری، پیغامات پہنچانے میں امانت داری، دیکھنے، سننے، بولنے وغیرہ امور میں امانت داری۔ قرآن کریم میں تقریباً 16 مقامات پر امانت کا ذکر ہوا ہے جس سے اس عظیم صفت کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے، سات مقامات تو وہ ہیں جن میں مالی امانت داری پورا کرنے کا حکم ہوا ہے مثلا: فلیؤد الذی ائتمن امانتہ۔ (بقرۃ: 283) نیز: ان اللہ یامر کم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (نساء: 58) دو آیات اس قسم کی امانت داری کا حکم رکھتی ہیں جو امانت داری عزت وعصمت اور کسی کام کے مکلّف ہونے پر اس کام کو امانت سے کرنے کا پابند کرتی ہیں۔ پانچ آیات کریمات وہ ہیں جن میں حضرات انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کی امانت داری کا ذکر وارد ہوا ہے۔

جہاں تک احادیث شریفہ میں امانت کا ذکر ہے تو پچاسوں احادیث شریفہ منقول ہیں جن میں امانت کا بیان ہے، اتنی کثرت سے امانت کا احادیث شریفہ میں مذکورہ ہونا بھی قرآن کریم میں ذکر کے بعد مزید اس عظیم صفت کی اہمیت عظمت اور اس صفت کے عند اللہ عظیم ہونے کی واضح ترین دلیل ہے، ہم اپنے اس مضمون میں کوشش کریں گے کہ ہر نوع کی کم از کم ایک حدیث یا کوئی واقعہ نقل کرتے جائیں تاکہ امانت داری کی عملی تطبیق بھی ہماری زندگیوں میں زندہ ہو، امانت سے متعلق ایک حدیث شریف اوپر گذر چکی ہے اب دوسری حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس جو امانت رکھے تو تم اس کی امانت ادا کردو، بلکہ تمہارے ساتھ اگر کوئی خیانت، کا معاملہ کرے تب بھی تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ اد الأمانۃ الی من ائتمنک ولا تخن من خانک (ابو داود: رقم: 3535، ترمذی: 1264) امانت داری کی صفت سے متصف ہونے کے فوائد دنیا وآخرت میں بے شمار ہیں، امانت دار شخص اللہ تعالی کے ہاں مقبول ہوتا ہے تو اہل دنیا بھی اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے اور اس سے محبت کرتے اس کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں، امانت داری سے متعلق ایک اہم واقعہ یہاں ذکر کیا جاتا ہے جس میں ہم سب کے لئے عبرت ہے: نوح بن مریم مرو شہر کے رئیس اور قاضی تھے، ان کے پاس ایک مبارک نامی ہندی غلام تھا، قاضی صاحب نے اس غلام کو حکم دیا کہ ہمارے انگور کے باغ کی دیکھ بھال کرو، کچھ وقت کے بعد قاضی صاحب اپنے باغ میں پہنچے اور مبارک غلام کو حکم دیا کہ انگور کے خوشے حاضر کرے، غلام نے انگور کے خوشے پیش کیے، قاضی نے چکھے تو انگور کھٹے تھے، قاضی نے حکم دیا کہ دوسرے انگور لاؤ اب کی مرتبہ بھی جو انگور غلام نے لاکر پیش کئے یہ بھی کھٹے نکلے، قاضی صاحب نے غلام کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا: کیا بات ہے تم جو بھی خوشے لاتے ہو وہ کھٹے ہیں جنہیں اتنی مدت ہوگئی اس باغ میں تمہیں اس کا پتہ نہیں کہ کس پیڑ کے انگور میٹھے اور کس کے کھٹے ہیں؟ غلام نے جواب دیا، میرے آقا مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کس درخت کے انگور کھٹے ہیں، اور کس کے میٹھے؟ قاضی نے تعجب سے پوچھا ایسا کیوں؟ کیا تم نے انگور کھائے نہیں؟ غلام نے جواب دیا: میرے آقا! میں نے آپ کے باغ کے انگور کبھی چکھے بھی نہیں، کیونکہ آپ نے مجھے ان کی حفاظت کا حکم دیا تھا، کھانے کی اجازت نہیں دی تھی اس لئے میں کیوں خیانت کرتا؟ قاضی کو اس کی اس امانت پر تعجب ہوا، اور دعائیں دیں کہ اللہ تمہاری اس امانت داری کو باقی رکھے، پھر غلام سے کہا: اے غلام! میں تم سے ایک مشورہ کرنا چاہتا ہوں کیا تم میری رہنمائی کروگے؟ غلام نے سربستہ عرض کیا بندہ حاضر ہے، قاضی نے عرض کیا: میری ایک نہایت حسین بیٹی ہے، جس سے شادی کے لئے بہت سے امیروں نے اور سرداروں نے پیغام دیے ہیں، میں اس سلسلہ میں پریشان ہوں کہ کس سے کروں اور کس کو انکار کروں؟ تم مجھے مشورہ دو، غلام نے عرض کیا: میرے سردار زمانہ جاہلیت میں جو شادیاں ہوتی تھیں، وہ یا تو حسب ونسب کے اعلی ہونے اور خاندان کے اصل ہونے کی بنیاد پر ہوتی تھیں، یہود کے یہاں مال شادی کی بنیاد تھا، اور عیسائیوں کے یہاں جو شادیاں ہوتیں وہ حسن وجمال کی بنیاد پر ہوتیں البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شادیوں کی بنیاد دین داری اور تقوی تھی، اور آج مالداری کو دیکھا جاتا ہے، پس آپ ان صفات میں سے جو چاہیں اختیار کرلیں؟ قاضی نے کہا: بس میں تو دین اور امانت کو اختیار کرتا ہوں، تمہارے اندر میں نے پاکدامنی اور امانت داری کا مشاہدہ کرلیا ہے لہذا میں تم سے اپنی بیٹی کی شادی کرتا ہوں، غلام نے سر جھکا کر کہا: میرے آقا! میں سیاہ فام ہندی غلام ہوں، آپ نے مجھے اپنے مال سے خریدا ہے، کیا یہ مناسب ہے کہ مجھ جیسے سے آپ اپنی بیٹی کی شادی کریں؟ قاضی نے کہا: اٹھو اور گھر چل کر مشورہ کرتے ہیں، قاضی صاحب گھر پہنچے، اپنی اہلیہ سے اپنے ارادہ کا اظہار کیا، غلام کی امانت داری اور دین داری بیان کی، نیک دل اہلیہ نے کہا: جیسے آپ کی مرضی لیکن بہتر ہے کہ بیٹی سے بھی اس کی رائے معلوم کرلی جائے، لہذا میں بیٹی سے غلام کا حال بیان کرتی ہوں اور پھر اس کا جو جواب ہوگا، اس سے آپ کو باخبر کردوں گی، قاضی صاحب کی اہلیہ نے اپنی شوہر کے ارادہ کا اظہار اپنی بیٹی سے جاکر کیا، غلام کی دینداری اور اس کی امانت داری کو بیان کرکے رائے معلوم کی تو بیٹی نے فورا ہی جواب دیا کہ آپ دونوں کی جیسی مرضی، میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گی، میرے لئے شرف کی بات ہے کہ میں اپنے والدین کی اطاعت کروں، بیٹی کی رضامندی کے بعد قاضی صاحب نے اس کالے ہندی غلام سے اپنی بیٹی کی شادی کردی، داماد کو خوب مال وزر سے نوازا۔ اس شادی کی خیر و برکات کا ظہور عبداللہ بن المبارک کی شکل میں ہوا، اس طرح کہ اس سیاہ فام ہندی غلام مبارک کے یہاں عبداللہ بن المبارک نے جنم لیا، جن کی شہرت عظمت کے نقوش تاقیامت زندہ وتابندا ور ہیں گے، ان دونوں کے بطن سے جنم لینے والے عبداللہ بن مبارک عظیم ترین محدث بن کردنیا کے افق پر مثل ستارہ چمکے، یہ عبداللہ بن مبارک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کبار محدثین کے استاذ ہیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: عبداللہ بن مبارک کے ہوتے ہوئے علم حدیث کے حاصل کرنے والے کسی دوسرے کے پاس اتنی تعداد میں حاضر نہ ہوتے جتنی تعداد میں عبداللہ بن مبارک کے پاس ہوتے۔ ان کی شہرت وعظمت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ ان کے درس میں علم حدیث حاصل کرنے والوں کی تعداد بیک وقت ستر ہزار سے بھی متجاوز ہوتی تھی۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ قسم کھا کر کہتے ہیں: رب کعبہ کی قسم میری آنکھوں نے عبداللہ بن مبارک جیسی شخصیت نہیں دیکھی، باپ کی امانت داری، اور بیوی کی والدین کے ساتھ فرمان برداری کا پھل ایسی اولاد کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جو علم وعمل، ورع وتقوی کے اعلی مقام پر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے زمانہ کے عظیم محدث مفسر، فقیہ، لغوی، ادیب ہونے کے شرف اعلی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

اب فقط شور مچانے سے نہیں کچھ ہوگا!

منور رانا

اب فقط شور مچانے سے نہیں کچھ ہوگا
صرف ہونٹوں کو ہلانے سے نہیں کچھ ہوگا

زندگی کے لئے بے موت ہی مرتے کیوں ہو
اہل ایمان ہو، تو شیطان سے ڈرتے کیوں ہو

تم بھی محفوظ کہاں اپنے ٹھکانے پر ہو
بعد اخلاق تمہیں لوگ نشانے پر ہو

سارے غم سارے گلے شکوے بھلا کر اٹھو
دشمنی جو بھی ہے آپس میں بھلا کر اٹھو

اب اگر ایک نہ ہو پائے تو مٹ جاؤ گے
خشک پتوں کی طرح تم بھی بکھر جاؤ گے

خود کو پہچانو کہ تم لوگ وفا والے ہو
مصطفیٰ والے ہو، مومن ہو، خدا والے ہو

کفروم توڑ دے ٹوٹی ہوئی شمشیر کے ساتھ
تم نکل آؤ اگر نعرہ تکبیر کے ساتھ

اپنے اسلام کی تاریخ الٹ کر دیکھو
اپنا گزرا ہوا ہر دور پلٹ کر دیکھو

تم پہاڑوں کا جگر چاک کیا کرتے تھے
تم تو دریاؤں کا رخ موڑ دیا کرتے تھے

تم نے خیبر کو اکھاڑا تھا تمہیں یاد نہیں
تم نے باطل کو پچھاڑا تھا تمہیں یاد نہیں

پھرتے رہتے تھے شب و روز بیابانوں میں
زندگی کاٹ دیا کرتے تھے میدانوں میں

رہ کے محلوں میں ہر آیت حق بھول گئے
عیش و عشرت میں پیمبر کا سبق بھول گئے

امن عالم کے امیں علم کی بدلی چھائی
خواب سے جاگ یہ داوری سے ہے آواز آئی

ٹھنڈے کمرے، حسیں محلوں سے نکل کر آؤ
پھر سے تپتے ہوئے صحراؤں میں چل کر آؤ

راہ حق میں بڑھو سامان سفر کا باندھو
تاج ٹھوکر پہ رکھو سر پر عمامہ باندھو

تم جو چاہو تو زمانے کو ہلا سکتے ہو
فتح کی ایک نئی تاریخ بنا سکتے ہو

خود کو پہچانو تو سب، اب بھی سنور سکتا ہے
دشمن دیں کا شیرازہ بکھر سکتا ہے

حق پرستوں کے فسانے میں کہیں مات نہیں
تم سے ٹکرائے زمانے کی یہ اوقات نہیں

اب فقط شور مچانے سے نہیں کچھ ہوگا
صرف ہونٹوں کو ہلانے سے نہیں کچھ ہوگا

سعودی عرب کی دلکش بہاریں

محمد خورشید المدنی

مملکت سعودی عرب! یہ دنیا کے مسلمانوں کا دل ہے، یہ بہت ساری خصوصیات، امتیازات اور خوبیوں کا حامل ہے، اس کا سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ اس ملک میں حرمین شریفین ہے، علاوہ ازیں یہاں سینکڑوں ایسے رفاہی، دینی و تعلیمی ادارے ہیں جو بڑے پیمانے پر دین وانسانیت کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، سعودی عرب کا یہ عظیم کارنامہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ اس کی آمدنی کا بڑا حصہ دین اسلام کی خدمت اور کتاب وسنت کی نشر واشاعت کے لئے وقف ہے اور اس کے تعاون سے دنیا میں لاکھوں دینی مدارس، عصری تعلیم گاہیں، مساجد اور دعوتی مراکز آباد ہیں اور یہ سب اپنے بلند و پاکیزہ اہداف ومقاصد کی تکمیل میں مصروف عمل ہیں، یہاں قرآن کریم کی نشر واشاعت کے لئے مدینہ منورہ میں ''مجمع الملک فہد'' کے نام سے ایک شہر آباد ہے، جس میں نہایت منظم اور مربوط انداز میں قرآن کریم اور مختلف زبانوں میں اس کے معانی کے ترجموں کی اشاعت ہوتی ہے، جو دنیا کے گوشے گوشے بلکہ ہر مسلم گھرانے میں پڑھے جاتے ہیں، خبروں کے مطابق ایک ماہ میں ۲۰۔۲۰ لاکھ قرآن مجید کے نسخے چھاپ کر افریقہ کے دور دراز ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

اور سب سے اہم اور نمایاں کارنامہ حرمین شریفین کی توسیع اور حجاج بیت اللہ الحرام کی خدمت اور ان کی ضیافت وحفاظت بھی ہے، دنیا کے کونے کونے سے ہر سال تقریباً ۳۰ لاکھ حجاج کرام ''لبیک اللّٰھم لبیک'' کی صدا بلند کرتے ہوئے آتے ہیں، لیکن قربان جائیں حکومت کے حسن انتظام پر کہ کسی طرح کی شکایت سننے کو نہیں ملتی، پوری سرکاری وغیر سرکاری مشینری حجاج کی راحت رسانی اور خدمت ونگرانی میں مشغول رہتی ہے اور سارے حجاج کرام اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے مناسک حج کی ادائیگی کے بعد اپنے وطن لوٹتے ہیں، ان کے دل سعودی حکومت کے شکر وسپاس کے جذبے سے معمور ہوتے ہیں اور زبانیں اس کی خوبیاں، ایثار وقربانیاں بیان کرنے میں رطب اللسان رہتی ہیں، یہ ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف ہر انصاف پسند کرنے پر مجبور ہے۔

سعودی عرب دنیا کا سب سے امن پسند ملک ہے، یہاں کتاب وسنت کی روشنی میں فیصلے ہوتے ہیں، شرعی قوانین کا سختی سے نفاذ ہے اور اسی کی برکت یہ ہے کہ جرائم کی شرح یہاں سب سے کم ہے، یہ وہ شرف ہے جو دنیا کے کسی ملک کو حاصل نہیں ہے۔

اس ملک نے ماضی کے ۷۰ سالوں میں جتنی خدمت اسلام اور مسلمانوں کی کی ہے، اتنی خدمت کرنے کی توفیق وسعادت کسی دوسرے ملک کے نصیب میں نہیں ہے، یہ وہ ملک ہے جو پوری دنیا میں سرکاری سطح پر اسلامی مراکز اور مساجد کی تعمیر کرتا ہے، ایک گلوبل میگزین ''ELCONFIDENTIAL'' کے مطابق پوری دنیا کے مساجد کی تعمیر میں سالانہ تین ارب ڈالر خرچ کرتا ہے۔

یہ وہ حکومت ہے جس نے قرآن وحدیث کی دعوت وتبلیغ کے لئے بابصیرت دعاۃ الی اللہ تیار کرنے کے لئے اپنے ملک میں کئی یونیورسیٹیاں قائم کی ہے، جہاں کے فارغین آپ کو پوری دنیا میں ملیں گے، جو اپنے ملک کے وفادار و پرامن شہری بن کر خدمت انسانیت کے جذبے سے سرشار، اعتدال، حکمت اور توسع کے ساتھ دین اسلام کے امتیازات ومحاسن اور خصائص پیش کرنے میں لگے ہیں، اور اپنے سماج میں امن وامان، سماجی ہم آہنگی قائم کر کے اسے بہار آفریں، صحت مند سماج بنانے میں اپنی ساری توانائیاں لگا رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کی دینی وانسانی خدمات قابل صد رشک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو اس کے نیک فرماں روا کو اور مخلص ومحب عوام کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہ سچ ہے کہ

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے
ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

اعلان داخلہ

جامعة المؤمنات الاسلامیہ

AL MOMENAT GIRLS SCHOOL PATNA

فیڈرل کالونی، عیسیٰ پور، پھلواری شریف پٹنہ۔۸۰۱۵۰۵، موبائل: 9798203144_8340706164

بانی: **امیر شریعت سادس حضرت مولانا سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ**

☆ لڑکیوں کیلئے اسلامی ماحول میں دینی وعصری تعلیم ☆ باصلاحیت معلمات کی نگرانی میں بہار بورڈ اور سی بی ایس سی نصاب کے مطابق میٹرک تک تعلیم، ساتھ میں پانچ سالہ عالمیت کورس ☆ لڑکیوں کے لئے حفظ قرآن کا شعبہ ☆ نصاب میں کمپیوٹر، دستکاری اور امور خانہ داری شامل ☆ پانچ منزلہ کشادہ وخوبصورت عمارت میں مناسب فیس پر قیام وطعام اور دیگر ساری سہولیات موجود، داخلہ کی کاروائی جاری، جلد رابطہ کریں۔

آپ ہمیں اپنی بچی دیں، ہم انہیں اچھی تعلیم وتربیت دے کر ایک تعلیم یافتہ، نیک سیرت اور وفاشعار بیٹی بنا کر آپ کے حوالہ کریں گے ان شاء اللہ۔

عبدالواحد ندوی
ناظم جامعۃ المومنات وصدر شعبۂ عربی منیرئی کالج

10+2 کائنات انٹرنیشنل اسکول مع ہاسٹل (ملحق: سی۔بی۔ایس۔ای)

جامعہ کائنات (ملحق: بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، پٹنہ)

تدریسی وغیر تدریسی عملہ کی ضرورت

استاذ برائے اردو، فارسی، عربی، اسلامیات، حفظ، ناظرہ، سنسکرت، کمپیوٹر، ریاضی، فزیکل ایجوکیشن کے علاوہ اتالیق (WARDEN) طباخ (COOK) نائٹ گارڈ وڈرائیور کی ضرورت ہے، خواہش مند حضرات درج ذیل پتہ پر ۳۰رجون ۲۰۲۲ء سے قبل اپنے کوائف (Bio Data) مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

الملتمس
شکیل احمد کاکوی
چیئرمین کائنات انٹرنیشنل اسکول
کائنات نگر، کاکو، جہان آباد۔۸۰۴۴۱۸
واٹس ایپ ورابطہ نمبر: 8809285505
shakilkakvi@gmail.com

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

طب وصحت

بینائی تیز کرنے والی غذائیں

آنکھیں قدرت کا ایک انمول تحفہ ہیں۔لیکن آجکل بہت ساری بے جا چیزوں کے استعمال سے ہمیں بینائی کی کمزوری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اسی طرح بچوں کو بھی بینائی کے متعلق بہت سارے مسائل درپیش اور بینائی کی کمزوری کے باعث عینک استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔آئیے ایسی غذاؤں کے بارے میں جانتے ہیں جن کا اپنی خوراک میں شامل کرنے سے ہماری بینائی کافی حد تک بہتر ہوسکتی ہے۔

عمومی صحت کی بہتری کے لیے تو اچھی غذا کا استعمال بے حد ضروری ہے۔کچھ غذائیں ایسے وٹامنز پر مشتمل ہوتی ہیں جو آپ کی قدرتی بصارت کو بہتر بنانے کا کام کرتی ہیں۔آنکھیں چونکہ ایک قدرت کا عطا کردہ تحفہ ہیں لیکن ہم سے بہت سارے افراد اپنی آنکھوں کی صحت کا بلکل بھی خیال نہیں رکھتے جس کی وجہ سے ان کی آنکھیں بہت جلد ہی خراب ہوجاتی ہیں۔

تاہم ہم اپنے گھروں میں دستیاب بعض غذاؤں کے ذریعے خود کو نظر سے متعلق مسائل سے بچاسکتے ہیں۔آنکھوں سے متعلق ہم جن مسائل سے زیادہ تر دوچار ہوتے ہیں ان میں آنکھوں کو لال ہونا، آنکھوں میں خشکی اور آنکھوں میں خارش کا ہونا شامل ہیں۔بلخصوص عمر میں اضافے کے بعد اس میں اضافہ ہوجاتا ہے۔اگر آپ اپنی نظر کو مضبوط رکھنا چاہتے ہیں تو ذیل میں بتائی گئیں غذاؤں کو اپنی خوراک کا حصہ لازمی طور پر بنائیں۔

گاجر کا جوس: گاجر بینائی کو تیز بنانے والا ایک بہترین عناصر ہے۔ ماہرین طب کے مطابق روانہ ایک گلاس گاجر کا جوس آپ کو آنکھوں سے متعلق تمام بیماریوں سے دور رکھ سکتا ہے۔گاجر میں پائے جانے والے وٹامن اے آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں۔ایک گاجر میں اوسطا 5 ہزار ملی گرام وٹامن اے ہوتا ہے۔وٹامن اے نہ صرف آنکھوں بلکہ قوت مدافعت اور جلد کی صحت کے لیے بھی نہایت مفید ہے۔گاجر میں وٹامن اے کے ساتھ ساتھ پوٹاشیم، کاربوہائڈریٹس اور ریشے پائے جاتے ہیں۔یہ تمام قدرتی عناصر ہماری بینائی کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مچھلی: مچھلی میں پائے جانے والے اومیگا 3 چکنائی کے بارے میں تو ہم سب نے سنا ہی ہے۔مچھلی میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔اومیگا 3 کولیسٹرول کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔یہ آنکھوں کے اعصاب کو مضبوط بناتا ہے اور آنکھوں کو خشک ہونے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔یہ تو ڈاکٹر بھی سختی سے ہدایت کرتے ہیں کہ ایسی غذا کو کھایا جائے جس میں اومیگا 3 کی مقدار زیادہ پائی جائے کیوں کہ یہ آنکھوں کے امراض کو کم کرنے میں نہایت سودمند ثابت ہوتا ہے۔

زیتون کا تیل: زیتون کا تیل وٹامنز اور اینٹی آکسیڈنٹ سے بھرپور ہوتا ہے اس وجہ سے زیتون کا تیل آنکھوں کی صحت کی بہتری اور نظر کو طاقت ور بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔زیتون کا تیل نہ صرف کھانے میں استعمال کریں بلکہ اس تیل کو کپڑے کی مدد سے آنکھوں کے گرد لگانے سے بدنما جھڑیاں دور ہوجاتی ہیں۔زیتون کا تیل آنکھوں میں سرمے کی طرح لگانے سے آنکھوں میں ایک قدرتی چمک آجاتی ہے۔

شکر قند: شکر قند کو اس کے سیزن میں بھرپور استعمال کرنا چاہیے کیوں کہ یہ وٹامن اے سے بھرپور ہے جس کی ہماری آنکھوں کو بہت ضرورت ہے۔شکر قند اس قدر نظر کو تیز کردیتی ہے کہ آپ کی نظررات کو بھی دیکھنے کے قابل ہوجاتی ہے اور یہ بینائی کو دھندلانے سے بچنانے میں بھی بے حد مددگا ثابت ہوتی ہے۔

پالک: پالک ایک ایسی سبزی ہے جس میں آئرن اور وٹامن سی کی بہت بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔جو آپ کی آنکھوں کو سن اسکرین یعنی دھوپ کے مضر اثرات بچانے والی کریم کا کام کرتی ہے۔

پھول گوبھی، بند گوبھی اور شملہ مرچ: یہ سبزیاں وٹامن سی اچھی خاصی مقدار پر مشتمل ہوتی ہیں جو نہ صرف قوت مدافعت بلکہ بصارت کو بڑھانے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ان سبزیوں میں پوٹاشیم اور میگنیشیم وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔یہ بہت فائدہ مند سبزیاں ہیں کیوں کہ ان میں ذروری وٹامن، فلیوناائڈز اور حیاتی کیمیا پائے جاتے ہیں۔یہ تینوں مل کر مخصوص قسم کے کینسر کے خطرات کو کم کرنے اور جسم میں دائمی سوذش کو ٹھیک کرنے میں مدد دیتے ہیں۔جگر کے لیے سیلینیم اور سلفر دونوں کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ بند گوبھی میں اور پھول گوبھی میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے اور شملہ مرچ چونکہ ہری سبزی ہے تو تمام ہری سبزیاں بینائی کو بہتر سے بہترین بنانے میں بہت مدد کرتی ہیں۔

ترش پھل: ترش پھلوں میں وٹامن سی بھرپور مقدار میں پائی جاتی ہے۔ یہ نظر کی طاقت کو مضبوط کرتی ہے اور بڑھتی عمر میں بینائی کو کمزور ہونے سے بچاتی ہے۔ترش پھلوں میں زیادہ تر موسمی، کینو، لیمو، چکوترا وغیرہ شامل ہیں۔

انڈے: انڈے میں وٹامن اے بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔وٹامن اے رات کے اندھے پن سے بچانے میں مدد کرتا ہے۔انڈوں میں ہائی پروٹین پایا جاتا ہے۔یہ آپ کے دماغ کی طاقت کو فروغ دیتے ہیں۔آپ کی ہڈیوں کی طاقت کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔یہ آپ کے خون کی گردش کے لیے اچھے ثابت ہوتے ہیں۔انڈوں کے کھانے سے کینسر کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔بالوں کی نشونما کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔یہ کولیسٹرول کو کم کرتے ہیں۔آپ کے موڈ کو بہتر بناتے ہیں۔وزن کو برقرار رکھتے ہیں۔آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ناشپاتی: ناشپاتی ان بہترین پھلوں میں سے ایک ہے جو آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں اور بینائی کو تیز کرتے ہیں۔ناشپاتی میں موجود وٹامن سی، وٹامن کے اور کاپر ہماری آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہلدی: ہلدی بہترین غذائی عناصر میں سے ایک ہے۔ہلدی وٹامن اے، بی اور ای سے بھرپور ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ہلدی میں ایسے اینٹی آکسیڈینٹ پائے جاتے ہیں جو آنکھ کے قدرتی عدسے کو دھندلا ہونے سے بچاتے ہیں۔ہلدی میں بے پناہ غذائیت موجود ہوتی ہے، جن میں فایبر، وٹامن سی، وٹامن ای، پوٹاشیم، میگنیشیم، پروٹین اور زینک شامل ہوتا ہے جو ہماری بینائی کو تیز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

ٹماٹر: ٹماٹر وٹامن سی سے بھرپور ہوتا ہے اسی لیے آنکھوں کی صحت کی مضبوطی کے لیے عمومی طور پر بہت فائدے مند ہے۔ٹماٹر میں وٹامن سی، لائیکو پین، بیٹا کیروٹین اور وٹامن ای کی بھرپور مقدار ہوتی ہے جو آنکھوں کی صحت کی تائید کرتی ہے۔

موسمی: یہ وٹامن سی سے بھرپور ہوتی ہے۔موسمی نظر کی طاقت کو مضبوط کرتی ہے اور بڑھتی عمر میں نظر کو کمزور ہونے سے بچاتی ہے۔

کیوی فروٹ: کیوی وٹامن سی سے سب سے زیادہ بھرپور پھلوں میں سے ایک پھل ہے۔یہ انسانی جسم کی قوت مدافعت کو مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔اس کے علاوہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بینائی کی طاقت کو بہتر بناتا ہے۔

پانی: پانی بھی آنکھوں کی حفاظت کرنے کا سب سے اعلی ذریعہ ہے اس کی مقدار بھی اپنی روزمرہ کی زندگی میں بڑھادیں۔پانی آنکھوں کی بصارت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔روزانہ 8 گلاس پانی لازمی پئیں۔پانی صرف پیاس بجھانے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ یہ جسمانی نظام کی بہت اچھے طریقے سے صفائی بھی کرتا ہے۔زہریلا مواد پانی کے ذریعے سے جسم سے خارج ہوجاتے ہیں۔پانی کے استعمال سے جسم کے کچھ اعضاء میں پیدا ہونے والی پتھریوں کا بھی علاج باآسانی علاج کیا جاتا ہے۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیزی ندوی

سپریم کورٹ میں اقلیتی کمیشن کی دفعہ کی قانونی حیثیت کو چیلنج

دیوکی نندن ٹھاکر نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کرکے قومی اقلیتی کمیشن ایکٹ 1992 کی دفعہ 2(سی) کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔عرضی میں کہا گیا ہے کہ اس قانون کے ذریعے مرکز نے من مانے طریقے سے مسلم، عیسائی، سکھ، بودھ اور پارسی کو قومی سطح پر اقلیت قرار دیا ہے جو عدالت عظمٰی کے ٹی ایم اے پئی معاملے میں فیصلے کے بھی خلاف ہے۔اس دفعہ کو من مانی اور آئین کے خلاف بتایا گیا ہے ساتھ ہی مذہبی اور لسانی بنیاد پر ضلع سطح پر اقلیتوں کی پہچان کرنے کے لئے مرکز کو احکامات دینے کی مانگ کی ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اقلیتی برادری کے حوالے سے 23 اکتوبر 1993 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کو من مانا اور آئین کے آرٹیکل 14، 15، 21، 29 اور 30 کے خلاف قرار دیا جائے۔ آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی دائر کی گئی ہے۔

کالج میں حجاب پہن کر جانے کی وجہ سے چھ طالبات برطرف

کرناٹک میں حجاب کے سلسلے میں طالبات کو برطرف کرنے کا پہلا معاملہ اُڈپی ضلع کے اوپن انکڈی میں پیش آیا ہے۔یہاں کے سرکاری فرسٹ گریڈ کالج میں طالبات کو حجاب نہ پہننے کیلئے بارہا مطلع کئے جانے کے باوجود طالبات حجاب پہن کر کالج جاری تھیں جس پر کارروائی کرتے ہوئے پرنسپل نے طالبات کو کالج سے برطرف کیا ہے۔چھ طالبات کو برطرف کرنے کیلئے کالج انتظامیہ کمیٹی اور لکچررس کی ٹیم نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔پرنسپال کا کہنا ہے کہ حکومت کے فیصلے اور عدالتی احکامات کے باوجود طالبات حجاب پہن کر کالج آرہی تھیں، اس وجہ سے انہیں برطرف کیا گیا ہے۔

آسام میں پی ایف آئی کے خلاف سولہ مقدمات درج

آسام پولیس نے کریک ڈاؤن شروع کرتے ہوئے پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے خلاف مقدمات درج کیے اور ایسے دیگر کئی گروپوں کے خلاف بھی کریک ڈاؤن شروع کیا ہے۔ایک اعلی پولیس اہلکار نے بنگلہ دیش میں قائم شدت پسند گروپ سے پی ایف آئی کے مبینہ روابط کا حوالہ دیا۔انہوں نے کہا کہ پولیس نے پی ایف آئی کے اسٹوڈنٹ ونگ کیمپس فرنٹ آف انڈیا) سی ایف آئی (کے خلاف مزید دو کیس درج کیے ہیں۔اسپیشل برانچ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ہیرین ناتھ نے کہا کہ پی ایف آئی کے خلاف 12 مقدمات میں چارج شیٹ داخل کی گئی ہیں، جب کہ بقیہ کیسز کی جانچ جاری ہے۔

مولانا حامد اللہ عثمانی کی رحلت-دعاء مغفرت کی درخواست

افسوس ہے کہ پچھلے دنوں ضلع دربھنگہ کے مشہور قصبہ گرول کے باشندہ ممتاز عالم دین حضرت مولانا حامد اللہ عثمانی رحلت فرماگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون ان کی عمر ۵۵ رسال کے قریب تھی۔مولانا عثمانی حضرت مولانا محمد عثمان گرولوی سابق مہتمم مدرسہ رحمانیہ سوپول دربھنگہ کے پوتے اور حضرت مولانا انوار احمد صاحب کے صاحبزادے تھے، چند دنوں قبل تبلیغی جماعت کے اسفار پر گئے ہوئے تھے کہ وہیں ہارڈ اٹیک ہوگیا، اور اللہ کے گھر سے ہی اللہ کے حضور پہونچ گئے، مولانا موصوف نہایت خندہ جبیں اور صاحب باطن عالم دین تو تھے ہی بڑے عابد وزاہد اور متقی و پرہیزگار انسان بھی تھے، مدرسہ رحمانیہ سوپول میں تعلیم حاصل کی، آپ مولانا رضوان احمد ندوی سب ایڈیٹر ہفتہ وار نقیب کے ساتھیوں میں تھے، جہاں آپ بڑے ذہین طلبا میں شمار کئے جاتے تھے، مرحوم حضرت مولانا ہارون الرشید سابق پرنسپل مدرسہ رحمانیہ سوپول اور بانی مدرسہ رحمانی نسواں جمالپور کے سمدھی اور حافظ سفیان احمد کے خسر محترم بھی تھے، ان کے وصال کی خبر ملتے ہی امارت شرعیہ کے ذمہ دار اصحاب وکارکنان نے دلی صدمے کا اظہار کیا یہاں تک کہ مولانا رضوان احمد ندوی تعزیت کے لیے گرول پہونچے اور ان کے برادر محترم مولانا محمود الحسن صاحب سے اظہار تعزیت کیا، دعاء فرمائیے کہ حق تعالی سبحانہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ابرار وصلحاء کے ساتھ حشر فرمائے آمین، قارئین سے بھی دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔

Volume:62/72,Issue:22 R.N.I.N. Delhi Regd. No.BIHURD/4136/61Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

میں مطمئن ہوں اگرچہ خراب ہے ماحول
خزاں کے بعد کا عالم بہار ہوتا ہے
(ماہر القادری)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF, PATNA-801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-21-23
R.N.I.N.Delhi,Regd No-BIHURD/4136/61

ہندوستان میں مذہبی آزادی پر حملہ

محمد فاروق اعظمی

جیسا کہ روایت رہی ہے اس بار بھی ہندوستان نے مذہبی آزادی کے تعلق سے امریکی محکمہ خارجہ کی رپورٹ کو مسترد کردیا ہے اور اسے متعصّبانہ خیالات بتاتے ہوئے کہا کہ یہ یک طرفہ اور بدنیتی پر مبنی تبصرہ ہے۔ امریکی رپورٹ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے وزارت خارجہ نے جہاں ہندوستان کے تکثیری معاشرہ کی شان میں قصیدے پڑھے ہیں، وہیں جواب آں غزل کے طور پر امریکہ میں نسلی حملے، نفرت انگیز جرائم اور تشدد پر اپنی تشویش کا بھی اظہار کیا ہے۔ اتنا ہی نہیں ہماری وزارت خارجہ کے ترجمان ارندم باگچی کا دعویٰ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات میں ووٹ بینک کی سیاست کی جارہی ہے۔ اب یہ تو وہی بہتر بتا پائیں گے کہ ہندوستان میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں پر ہونے والے حملوں سے امریکہ کی سیاست میں کس پارٹی کا ووٹ بینک مضبوط ہو پائے گا۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کی جان و مال اور عزت وآبرو پر حملوں میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہوگیا ہے اور یہ اضافہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے ہم نواؤں کے ووٹ بینک میں بھاری بھرکم اضافہ کا بھی سبب ہے۔ گزشتہ ایک دہائی سے ملک کے ماحول میں اتنا زہر انڈیلا جارہا ہے کہ آج روزانہ ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں فرقہ وارانہ تشدد اور مسلم دشمنی کا واقعہ ہورہا ہے۔ مسلمانوں کے روزگار کے وسائل، عزت وآبرو سے جینے کے حق پر ڈاکہ زنی کو ان کہی سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ مسلمانوں کو عملاً دوسرے درجہ کا شہری بنادیا گیا ہے، مسلمانوں کی عبادت گاہوں اور دینی شعار پر حملے ہندوستان کی سیاست کا پسندیدہ عمل بن چکا ہے۔ حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی کے چھوٹے بڑے تمام لیڈران مسلم دشمنی میں پیش پیش ہیں۔ فرقہ واریت اور مسلم دشمنی کی بنیاد پر حاصل ہونے والے ووٹ کو بھارتیہ جنتا پارٹی ہندوستا ن کو ہندوراشٹر بنانے کا مینڈیٹ بھی سمجھ رہی ہے اور کچھ عجب نہیں کہ آنے والے برسوں میں اس مذموم خواب کو تعبیر بھی دے دی جائے۔

امریکی محکمہ خارجہ نے اپنی رپورٹ میں ہندوستان کے ان ہی زمینی حقائق کی تفصیل بیان کی ہے۔ یہ رپورٹ امریکہ کے وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے دو روز قبل جاری کی ہے جس میں دنیا میں مذہبی آزادی کی خلاف ورزیوں کا منظر نامہ پیش کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں ہر ملک کیلئے اس کا الگ باب ہے۔ ہر ملک میں مذہبی آزادی کی حالت بیان کی گئی ہے۔ رپورٹ میں حکومتی پالیسیوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو مذہبی عقائد اور گروہوں، مذہبی فرقوں اور افراد کے طریقوں اور دنیا بھر میں مذہبی آزادی کو فروغ دینے کیلئے امریکی پالیسیوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ ہندوستان کی بابت امریکی محکمہ خارجہ نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ ہندوستان میں 2021 کے دوران اقلیتی برادریوں کے افراد پر حملے سال بھر جاری رہے۔ بین الاقوامی مذہبی آزادی پر پارلیمنٹ میں پیش کی گئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان حملوں میں قتل، مار پیٹ اور ظلم و ستم بھی شامل ہیں۔ ہر چند کہ ہندوستان میں اقلیتوں کی صورتحال پر رائے زنی سے رپورٹ میں گریز کیا گیا ہے لیکن رپورٹ میں آزادانہ طور پر مختلف رضا کار تنظیموں اور اقلیتی اداروں کی جانب سے ان پر حملوں کے الزامات کا حوالہ دیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقلیتوں پر مظالم کے معاملے میں حکومت کی جانب سے مکمل خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔ اس رپورٹ میں آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا گیا ہے کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کا ڈی این اے ایک ہی ہے اور انہیں مذہب کی بنیاد پر الگ نہیں کیا جانا چاہیے۔ امریکی رپورٹ میں اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی 'کارستانیوں' کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

دیکھا جائے تو امریکی رپورٹ کوئی نئی نہیں ہے۔ ہر سال جاری ہونے والی اس رپورٹ میں ہندوستان میں مذہبی اقلیتوں کے احوال پر تفصیل کے ساتھ ذکر ہوتا رہتا ہے اور ہر سال ہماری حکومت اس رپورٹ کو مسترد کرتی آئی ہے۔ سال 2022 کی رپورٹ کو حکومت نے مسترد کرکے روایت کی پابندی کی ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس رپورٹ میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے ہندوستان کے لوگ ناواقف ہوں۔ ہر ہندوستانی کو اس بات کا بخوبی ادراک ہے اور یہ احساس بھی ہے کہ ملک میں اقلیتوں خاص کر مسلمانوں کے خلاف منظّم طریقے سے دشمنی کی جارہی ہے۔ مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت بننے کے بعد 2014 سے یہ سلسلہ تیز تر ہوگیا ہے۔ ملک کی اقلیتوں اور مسلمانوں میں خوف وہراس اور تناؤ کا ماحول ہے۔ مسلمانوں کے خلاف تشدد اور فسادات کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ 2016 سے 2020 کے چار برسوں کے دوران فرقہ وارانہ تشدد کے کل 3399 واقعات ریکارڈ پر ہیں۔ ہر سال مسلمانوں کے خلاف فسادات اور تشدد کے واقعات کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ 2016 میں 698 مسلم مخالف فسادات ہوئے تھے جو 2020 میں بڑھ کر 723 ہوگئے۔ آج 2022 میں صورتحال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی سے وابستہ لیڈران سرعام توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں۔

حکومت مذہبی اقلیتوں پر حملوں کو روکنے میں پوری طرح ناکام ہے، یہ ناکامی حکومت کی 'پالیسی' بن چکی ہے۔ مذہبی آزادی ختم کرنا حکومت کے ایجنڈا میں شامل ہوچکا ہے۔ تبدیلی مذہب کے خلاف قانون بنا کر اس آزادی کو ختم کیا جارہا ہے۔

اروناچل پردیش، چھتیس گڑھ، گجرات، ہماچل پردیش، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اوڈیشہ، راجستھان، اتر پردیش اور اتراکھنڈ سمیت ملک کی 28 میں سے 10 ریاستوں میں مذہب کی تبدیلی پر پابندی کے قوانین موجود ہیں اور ان ریاستوں میں مذہب تبدیل کرنا جرم ہے۔ یہ قانون مسلمانوں اور مسیحیوں پر پوری طاقت کے ساتھ نافذ کیا جارہا ہے۔ گائے کی حفاظت کے نام پر انسانوں کے قتل وخون کی کھلی آزادی دے دی گئی ہے۔ ملک کی 25 ریاستوں میں گائے ذبیحہ پر مکمل پابندی ہے۔ مدھیہ پردیش میں تو گائے کی حفاظت کا باقاعدہ قانون بنادیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت بھاری جرمانہ اور تین سال کی قید کی سزا بھی ہے۔ یہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد قانون ہے جو مویشیوں کی حفاظت کیلئے انسانوں پر نافذ کیا جاتا ہے۔ 'گئو رکشک' کے نام سے دہشت گردوں کا ٹولہ جگہ جگہ اپنے شکار کی تلاش میں گھات لگائے بیٹھا رہتا ہے اور موقع ملتے ہی تشدد کا نشانہ بنا کر ہلاک کرڈالتا ہے۔ حکومت سے وابستہ لیڈران ان دہشت گردوں کی گل پوشی کرکے ان کی ستائش اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف منافرت کی مہم اتنی زور پکڑ چکی ہے کہ اب شبہ میں جین مذہب کے لوگ بھی مارے جارہے ہیں۔

یہ بجا ہے کہ ہندوستان تکثیری معاشرہ ہے، اس ملک کے آئین نے مذہبی آزادی کی ضمانت بھی دی ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اب حکومت کی 'سرپرستی' میں اس تکثیری معاشرہ کو یک رنگا کرنے اور مذہبی آزادی ختم کرنے کی سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں۔ ہم امریکی رپورٹ کو بھلے ہی رد کردیں لیکن مذہبی آزادی پر ہونے والے حملے کی حقیقت اور مسلم دشمنی سے انکار نہیں کرسکتے ہیں۔

اعلان برائے داخلہ

محکمہ صحت، حکومت بہار، این ایم سی ایچ کیمپس، پٹنہ سے تسلیم شدہ اور آریہ بھٹہ نالج یونیورسٹی پٹنہ سے الحاق شدہ بہار کا مشہور و معروف ادارہ

مولانا منت اللہ رحمانی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ (پارامیڈیکل)

امارت شرعیہ کیمپس، پھلواری شریف، پٹنہ۔801505

میں درج ذیل ڈپلومہ کورسز میں رجسٹریشن شروع ہے

(1) DMLT (ڈپلومہ ان میڈیکل لیب ٹیکنالوجی)؛ کورس کی مدت: 2 سال
(2) DPT (فزیوتھراپی میں ڈپلومہ)؛ کورس کی مدت: ساڑھے تین سال
(3) DMRT (ریڈیالوجی ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ)؛ کورس کی مدت: 2 سال

ڈگری کورسز (BMLT اور BPT؛ مدت ساڑھے چار سال) دلچسپی رکھنے والے امیدوار ہمارے انسٹی ٹیوٹ کے انکوائری رجسٹر میں اپنا نام اور رابطہ نمبر درج کرواسکتے ہیں۔ اور ڈپلومہ کے لیے داخلہ فارم 01.06.2022 سے 30.06.2022 تک دفتر کے کاؤنٹر پر دستیاب ہے۔ وقت: صبح 10.00 بجے سے سہ پہر 03.00 بجے تک۔

ڈپلومہ کورسز کے لیے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 03.07.2022، وقت صبح 11:00 بجے سے دوپہر 01:00 بجے تک ہوگا۔ مزید معلومات کے لیے امیدوار نیچے دیے گئے موبائل نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

داخلہ کے لیے اہلیت بائیولوجی اور انگریزی کے ساتھ آئی ایس سی (I.Sc.) یا 10+2 (بائیولوجی اور انگلش کے ساتھ)

عمر کی حد:- 17 سال سے 30 سال تک

رابطہ نمبر: 7004899361,9631529759,8210834077,7250222587,8873771070

ایس نثار احمد	**ڈاکٹر فضیل احمد**	**سہیل احمد ندوی**
ایڈمنسٹریٹر	پرنسپل انچارج	سکریٹری

Print & Design by : Azimabad Printers, Patna # 9473371988

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner